THE Youth INTERNATIONAL
Monthly World Wide English & Urdu News Magazine

ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل
اردو اور انگریزی زبان میں شائع ہونے والا بین الاقوامی میگزین

This Magazine build up friendship relation Pakistan with World wide

The wise leadership of H.H. Sh. Zayed is basic reason of progress and prosperity of U.A.E.
Sh. Mussallim Bin Ham

اوورسیز پاکستانیز کا کامیاب کنونیشن
شیخ رشید
کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔

ملک ایک بہت بڑے خونیں انقلاب کی طرف بڑھ رہا ہے۔
سابق وفاقی وزیر محمد افضل خان کا خصوصی انٹرویو

مرکز بلوچستان کیساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کر رہا ہے۔
بلوچستان کے صوبائی وزیر مال محمد سرور خان کاکڑ کا تہلکہ خیز انٹرویو

آزاد کشمیر کی موجودہ کابینہ میں زیادہ تر وزرا اور مشیر ان پڑھ اور جاہل ہیں۔
وزیر اعظم آزاد کشمیر کے سابق مشیر چوہدری محمد ارشد اولکھ کا سنسنی خیز انٹرویو

طلباو طالبات کیلئے بیرون ملک میں تعلیم کے مواقع
معلوماتی سلسلہ

نواز شریف سے بہتر حکمران پاکستان کو کبھی نہیں ملا۔
لاڑکانہ کے نوجوان سیاسی رہنما سردار عبدالحمید منیری کی گفتگو

موجودہ حکمران عوام دشمن منافقانہ پالیسیوں پر عمل پیرا ہیں۔
پاکستان عوامی پارٹی کے مرکزی صدر فانوس گجر کا جرت مندانہ انٹرویو

پاکستان 40 روپے، یو اے ای 12 درہم، بحرین 1.20 دینار، دبئی 10 درہم، دبئی ڈالر، اومان 1.20 دینار، قطر 12 قطری ریال، سعودی عرب 12 ریال، کویت 1.20 کویتی دینار، ملیشیا 13 رنگٹ

This Magazine Build up Friendship Relation between Pakistan and World wide.

THE Youth INTERNATIONAL

Monthly World Wide English & Urdu News Magazine

پاکستان اور ورلڈ کے مابین دوستانہ تعلقات کے فروغ کا علمبردار

ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل

اردو اور انگلش زبان میں شائع ہونے والا بین الاقوامی نیوز میگزین

جلد نمبر 11- شمارہ 5-4 اپریل، مئی 1999ء قیمت فی شمارہ 50 روپے

اس شمارے میں

صفحہ نمبر	عنوان
6	جہاں کرکٹ وہاں جوا
7	بیرون ملک طلبہ کے لئے تعلیم کے موقع
8	بھارت نے پی ٹی وی کی نشریات جام کر دی
9	مکتوب کوالپور
11	سابق وفاقی وزیر محمد افضل خان کا انٹرویو
14	محمد سرور خان کاکڑ صوبائی وزیر مال بلوچستان کا خصوصی انٹرویو
15	سابق مشیر وزیراعظم آزاد کشمیر چوہدری محمد ارشد اولکھ کا انٹرویو
18	لاڑکانہ کے نوجوان مسلم لیگی رہنما سردار عبدالحمید مغیری کی بات چیت
19	پاکستان عوامی پارٹی کے صدر فانوس گجر کا تہلکہ خیز انٹرویو
20	الحدید مین پاور کے چیئرمین محمد صابر خان کا انٹرویو
24	صوبہ سرحد کے ممتاز پروموٹر حاجی ہدایت اللہ خان کی توجہ طلب باتیں
25	اوورسیز پاکستانیز کنونشن کی تفصیلی رپورٹ
35	صدر پاکستان مسلم لیگ سعودی عرب قاری شکیل کے غور طلب خیالات
37	پاکستان مسلم لیگ یو کے کے صدر راجہ اشتیاق کے خیالات
39	چوہدری محمد صدیق صدر پاکستان مسلم لیگ **ابوظہبی**
40	کویت میں مقیم محب وطن پاکستانی عبدالرحمان آرائیں کی غور طلب گفتگو
41	سال انڈسٹریز
59	پاکستان کی فلم انڈسٹری کی ہیروئن اداکارہ میرا
5'3	شیخ مسلم بن حم کا خصوصی انٹرویو انگلش سائیڈ

Spacial Intervew SH. MUSALLAM BIN HUM - English Saide Page 3 to 5

Famace Artist LAYAQAT ALI Page 6 to 8

ایڈیٹر انچیف

محمد صدیق القادری

سب ایڈیٹرز

مس روبینہ قادری، مس شازیہ، توصیف القادری

مجلس مشاورت

ڈاکٹر صغیر کامران، محمود انصاری، نسیم عادل، نزو علی فرتاش، ناصر زیدی، جمیل قریشی، عزیز بھٹی، ولی رضوی، ریحان منیر، تنویر صدیق، تحسین القادری جی ایم قادری، منظر نقوی، اظہار حیدر، محمود مرزا

اندرون ملک نمائندگان

کوئٹہ: محمد انور شاہ فون ۸۳۵۵۶۲ فیکس: ۸۳۰۶۲۷
۱۲-۱۳ السید بلڈنگ جناح روڈ کوئٹہ بلوچستان
کراچی: عبدالودود خان ۹۶- فینسی کوڈ فیری مارکیٹ شاہراہ لیاقت کراچی فون: ۷۷۶۳۴۱۴
اسلام آباد: فیضان الحق
راولپنڈی: عبید ملک اصغر علی فون: ۴۷۰۶۰۱
گلگت: شہزادہ حسین، ایم سعید حسین فون: ۲۴۴۷
پشاور: ایم ریاض، شیراز پراچہ
گوجرانوالہ: آصف بھٹی
کاموکے: راجا الطاف احمد

بیرون ملک نمائندگان

دوبئی: محمد جمیل خان جیجی فون ۶۶۰۱۸۱ فیکس ۶۲۸۶۸۴
سعودی عرب: جدوار شاہ احمد غوری
مکہ المکرمہ: مبشر اقبال، سلطان احمد، ریاض امجد بیگ
شارجہ: شمیم چوہدری
ابوظبی: صغیر احمد جعفری
کویت: امتیاز احمد فون ۲۶۳۱۹۱۸ فیکس ۲۶۳۰۶۶۸
جرمنی: محمد عارف سلیمی
لندن: راجہ اشتیاق

پبلشر ز ایڈیٹر انچیف: محمد صدیق القادری نے طیب اقبال پرنٹنگ پریس رائل پارک سے چھپوا کر دفتر "ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل" چھٹی منزل ایوان اوقاف بلڈنگ دی مال لاہور پاکستان سے شائع کیا۔

پتہ خط و کتابت "یوتھ انٹرنیشنل" ۶ فلور ایوان اوقاف بلڈنگ نزد پرانا سٹیٹ بنک (دی مال) پوسٹ بکس ۲۳۴۶ لاہور پاکستان فون: ۰۴۲-۷۳۵۴۷۲۹

اداریہ

نیاٹرانسپورٹ سسٹم

ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے پنجاب کے وزیراعلیٰ میاں شہباز شریف نے ہدایت کی کہ لاہور میں فرینچائزڈ بس ٹرانسپورٹ کے آغاز سے پہلے بس سٹاپ تیار کئے جائیں۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ وزیراعلیٰ نے چوبیس روٹوں کی منظوری دے دی ہے جن میں سے چار روٹوں کا آغاز جولائی میں ہو جائے گا وزیراعلیٰ نے ہدایت کی کہ بسوں میں گنجائش سے زیادہ افراد نہ بٹھائے جائیں اور سواریاں صرف بس سٹینڈ ہی سے اٹھائی جائیں۔ لاہور ٹرانسپورٹ کا جو نیا سسٹم جاری کیا جا رہا ہے اس کی تیاریاں مکمل ہوگئی ہیں اور اگلے ماہ سے یہ سسٹم چالو ہو جائے گا۔ اس کی کچھ بسیں لاہور پہنچ چکی ہیں جب کہ باقی بسیں عنقریب آجائیں گی۔ یہ نیا سسٹم اس توقع کے ساتھ شروع کیا جا رہا ہے کہ اس سے لوگوں کو سفر کی سہولتیں حاصل ہوں اور پرانے سسٹم میں جو خرابیاں پائی جاتی ہیں' ان سے خلاصی پائی جائے۔ اس بات کا پتہ تو نئے سسٹم کے جاری ہونے کے بعد ہی چلے گا کہ یہ سسٹم عوام کے لئے فائدہ مند ثابت ہو تا ہے یا کل تک میں داخل ہونے کے بعد یہ بھی تمک بن جاتا ہے لیکن اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ پرانے ٹرانسپورٹ سسٹم سے عوام بڑے تنگ آئے ہوئے ہیں۔ سواریوں کی اوورلوڈنگ' روٹ پورا نہ کرنا اور بس سٹاپوں کے علاوہ ہر جگہ سے سواریوں کو بٹھالینا چند ایسی شکایات ہیں جو ہر روٹ پر پائی جاتی ہیں۔ نئے ٹرانسپورٹ سسٹم میں کرایہ بڑھا دیا گیا ہے۔ اگر اس سسٹم میں یہ خرابیاں پیدا ہوگئیں تو عوام سمجھیں گے کہ یہ محض کرایہ بڑھانے کا ایک بہانہ تھا ورنہ پرانے اور نئے سسٹم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ وزیراعلیٰ نے ہدایت کی ہے کہ بسیں چلانے سے پہلے بس سٹاپ تعمیر کئے جائیں اور آخری بس سٹاپ پر شیڈ بنائے جائیں۔ یہ بڑی اچھی بات ہے۔ اس سے مسافروں کو بس کے انتظار میں بیٹھنے کی سہولت حاصل ہو جائے گی۔ علاوہ ازیں اس بات کا اہتمام بھی ضروری ہے کہ بسیں صرف مقررہ بس سٹاپوں پر ہی کھڑی ہوں اور راستے میں نہ کسی مسافر کو سوار کریں نہ اتاریں۔ اس طرح روٹ پورا کرنے کی پابندی بھی ضروری ہے ورنہ بہت ہی بسیں درمیان سے واپس لوٹ جاتی ہیں۔ حکومت کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ ٹرانسپورٹ کا مسئلہ صرف صوبائی دارالحکومت ہی کو درپیش نہیں بلکہ صوبے کا ہر بڑا شہر اس مسئلے سے دوچار ہے۔ اس لئے نئے ٹرانسپورٹ سسٹم کی برکات صرف لاہور تک محدود نہیں رہنی چاہئیں بلکہ صوبے کے باقی شہروں کو بھی اس سے مستفید ہونے کا موقع ملنا چاہئے۔

ناجائز قبضے مافیا کے خلاف اقدامات

ایک اخباری اطلاع کے مطابق ملک بھر میں قبضہ گروپوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی روک تھام اور قبضہ مافیا کے زیر تسلط اربوں روپے کی مالیتی نجی و سرکاری جائیدادوں کو واگزار کرانے کے لئے ناجائز قبضہ کو سنگین جرم قرار دیا جا رہا ہے اور مقدمات انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت خصوصی عدالتوں میں چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جہاں تک قبضہ گروپ اس وقت اربوں روپے کی شہری اور دیہی اراضی کے مالک بنے بیٹھے ہیں ہیں اصل مالک کی بدمعاشی اور غنڈہ گردی کی وجہ سے خاموش ہیں اور اسی میں اپنی عافیت خیال کرتے ہیں۔ لاہور سمیت بڑے شہروں میں یہ مافیا کسی نہ کسی دوسرے کاروبار کے پردے میں یہ کام کرتا ہے' ان کے علاقے کے بدمعاشوں' ہسٹری شیٹروں' اشتہاریوں کے ساتھ تعلقات ہوتے ہیں یا ان کی ساجھے داری یا پتی کے ساتھ یہ قبضے کرتے' شہریوں کو ہراساں کرتے اور بھتے وصول کرتے ہیں۔ ان کے رابطے سرکاری افسروں سے لے کر قانون نافذ کرنے والے سب سے بڑے ادارے پولیس کے ساتھ بھی ہوتے ہیں۔ وزیراعظم سیکرٹریٹ کے پولیٹیکل سیل نے اس سلسلے میں جو رپورٹ تیار کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ وزیراعظم ملک کے طول و عرض سے ملنے والی شکایات میں سے بیشتر کا تعلق قبضہ مافیا سے ہے۔ ہر بڑے شہر اور گاؤں میں سرگرم اس مافیا میں بااثر' سیاستدان' بلدیاتی نمائندے' پولیس اور محکمہ مال کے اہلکار اور پراپرٹی ڈیلرز بھی شامل ہیں۔ وزیراعظم سے سفارش کی گئی ہے کہ اس رجحان کے خاتمے کے لئے ناجائز قبضہ کو سنگین جرم قرار دے کرا کے انسداد دہشت گردی کے ایکٹ کے دائرہ کار میں لایا جائے۔ وزیراعظم کو یہ تجویز قبول کرلینی چاہئے اور اس بارے میں بلاتاخیر احکامات جاری کر دینے چاہئیں کیونکہ قبضہ گروپوں نے شہریوں کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے نہ صرف یہ بدمعاشی اور غنڈہ گردی کرتے ہیں بلکہ اپنے مالی وسائل اور تعلقات کی بناء پر انتظامی گرفت سے بھی بچ رہتے ہیں۔ حکومت کئی بار یہ عندیہ دے چکی ہے کہ ان گروپوں اور مافیاؤں سے عوام کو نجات دلائی جائے گی لیکن ہر سال صورت حال خراب ہی ہوتی جا رہی ہے اب خود وزیراعظم کے سیاسی سیل نے یہ رپورٹ مرتب کرکے سفارش کی ہے تو اسے بلاتامل قبول کرلینا چاہئے بلکہ اسے خواتین کے خلاف جرائم جن میں گینگ ریپ سرفہرست ہے تک پھیلایا جائے۔ اس بارے میں بھی یہ فیصلہ کرلیا جائے کہ ایسے کیس انسداد دہشت گردی کی عدالتوں کے حوالے کئے جائیں گے کیونکہ یہ جرائم بھی زیادہ تر بااثر' دولت مند بااختیار لوگ کرتے ہیں جنہیں پولیس کا خوف نہیں ہوتا یا جو پیسے کے بل بوتے پر اپنے گھناؤنے جرم سے بچ نکلنے کی کوشش کرتے ہیں جب تک جرائم کے حوالے سے ہم سخت اپروچ اختیار نہیں کریں گے۔ اصلاح احوال کی امید عبث ہے۔

کھلی کچہری

جناب محترم ایڈیٹر انچیف

محمد صدیق القادری صاحب

السلام علیکم

جناب آپکے ادارہ ہذا کی وساطت سے میں مجلس عمل تحفظ حقوق علماء کرام و مشائخ عظام پنجاب ایوان اوقاف لاہور کا خط۔

محمد رفیق تارڑ صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان

میاں محمد نواز شریف وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

، کمانڈر ان چیف پاکستان

چوہدری شجاعت حسین، وزیر دفاع پاکستان

وسیم سجاد صاحب، چیئرمین سینٹ پاکستان

الٰہی بخش سومرو، سپیکر نیشنل اسمبلی پاکستان

سیف الرحمان، چیئرمین احتساب سیل پاکستان

کے حضور پیش کرنا چاہتا ہوں امید ہے کہ آپ اس کو شائع کر کے علماء و مشائخ کو شکریہ کا موقع دیجئے۔ خط حاضر خدمت ہے۔

سلام مسنون۔

گذارش ہے کہ ایک جانب تو ریلوے ٹرینوں اور بسوں میں بم دھماکوں کے ذریعے، بے گناہ عوام کو ہلاک کیا جا رہا ہے، دوسری طرف ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت پاکستان ریلوے کو تباہ کرنے اور ریل گاڑیوں کو پٹڑی سے گرانے کا خوفناک پروگرام بھی ترتیب دیا گیا ہے اور اس طرح راشی افسران نہ صرف لاکھوں کروڑوں روپے ہضم کرلیں گے بلکہ سینکڑوں عوام کی جان و مال سے بھی کھیلیں گے جس سے ریلوے کو بھی سخت نقصان ہوگا۔

اس منصوبے کی کڑی یہ ہے کہ ریلوے ٹریک ڈیپارٹمنٹ نے کسی اخبار میں ٹینڈر دینے کی بجائے انڈس ٹریڈرز کراچی کو پرچیز آرڈر نمبر TSO/۲۵-۵-۳۲ مورخہ ۱۹۹۷-۱۰-۲۹ کے تحت تارکول کزوٹ آئل کا آرڈر دیا۔ یہ تیل ریلوے لائن کے نیچے بچھائے ہوئے لکڑی کے سلیپروں کو مظبوط کرنے اور کیڑوں سے محفوظ رکھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اگر تیل ناقص ہو تو جذب نہیں ہوگا۔ جس سے ریل گاڑی کے وزن سے سلیپر کے ٹوٹنے اور حادثات ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

جناب والا! ہماری معلومات کے مطابق انڈس ٹریڈرز کراچی کا فراہم کردہ تیل انتہائی ناقص ہے اس کی سپلائی ٹریک ڈپو میں پہنچ چکی تھی لیکن ٹیسٹ رپورٹ ابھی تک حاصل نہیں کی گئی جبکہ DCPT کراچی کے پاس سپلائی موجود ہے۔ حالانکہ ریلوے یونین کے ذمہ دار عہدیداروں نے اس ناقص تیل کی نشاندہی کے علاوہ سنٹرل لیبارٹری کے ٹیسٹ کے بغیر ادائیگی نہ کرنے کا بھی مطالبہ کیا تھا۔ مگر راشی اور نااہل افسروں نے ناقص تیل سپلائی کرنے والی فرم کو (تقریباً ۵۲ لاکھ روپے کی) ادائیگی بھی کر دی ہے۔

گذارش ہے کہ قومی خزانہ کو نقصان پہنچانے، ملی بھگت یا رشوت کے ذریعے ریلوے کے لئے ناقص تیل حاصل کرنے اور اس کے نتیجے میں ریل گاڑیوں اور عوام کی جان و مال کو خطرات میں ڈالنے نیز ریلوے اثاثوں کو تباہ کرنے کے الزام میں چیف کنٹرولر آف پرچیز غفار خان، ڈپٹی چیف انجینئر ٹریک سعید اختر ٹریک سپلائی آفیسر محمد امیر خان، اسسٹنٹ انجینئر انسپیکشن اور دیگر ذمہ دار افسروں کے خلاف سخت کارروائی کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ اور ملک و قوم کی لوٹی ہوئی دولت واپس لی جائے۔

والسلام

قاضی محمد زمان خان عباسی
صدر مجلس عمل تحفظ حقوق علماء کرام و مشائخ عظام پنجاب وخطیب مرکزی جامعہ مسجد دربار
حضرت شاہ گدا گزرحی شاہو، لاہور

تعزیت

عرش صدیقی ملتان کی بہت مشہور اور معروف شخصیت تھے۔ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی کے سربراہ تھے۔ شاعر اور نقاد تھے اور جانے موصوف میں کیا کیا خوبیاں و اوصاف تھے۔ ان کی موت پر ادارہ یوتھ انٹرنیشنل ان کے لواحقین اور چاہنے والوں سے تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

ایڈیٹر انچیف
محمد صدیق القادری

میں بذریعہ ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل کے ذریعہ اوورسیز پاکستانیوں کے تمام دوستوں اور میزبانوں کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے مجھے میرے بڑے بھائی عرش صدیقی مرحوم کے بارے میں تعزیت کے خطوط لکھے ہیں۔ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ خط نہیں لکھ سکتا تھا۔ اس لیے میں معذرت خواہ ہوں اور آپ تمام صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

والسلام
محمود اصغر صدیقی لاہور

جہاں کرکٹ ... وہاں جواء

کرکٹ کا کھیل دنیا میں شریف لوگوں کا کھیل مانا جاتا ہے لیکن یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ موجودہ دور میں کرکٹ کا جتنا بڑا کھلاڑی اتنا ہی بڑا جواری ہوتا ہے — اور آج کل تو — کرکٹ اور جوئے کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور اب جہاں کرکٹ ہو وہاں جوا اور جہاں جوا ہو وہاں کرکٹ ہو رہی ہوتی ہے۔ پاکستانی ٹیم دنیائے کرکٹ میں جہاں دیگر ریکارڈ رکھتی ہے وہاں اس ٹیم کے کھلاڑی کرکٹ کی تاریخ میں سب سے زیادہ جوئے میں ملوث ہونے کا ریکارڈ بھی رکھتے ہیں گویا ریکارڈ کے معاملے میں پاکستانی کھلاڑی کسی سے پیچھے نہیں رہتے۔ ورلڈ کپ میں اس بار بھی پاکستان کھلاڑیوں سے ریکارڈ کی توقع تھی جس پر وہ پورا اترے لیکن یہ ریکارڈ کھلاڑیوں نے کرکٹ میچ میں بنگلہ دیش کے خلاف رنزوں کا ڈھیر لگا کر نہیں بلکہ انتہائی پر اسرار طریقے سے شکست کھا کر قائم کیا اور ورلڈ کپ کی تاریخ میں پہلی بار حصہ لینے والی بنگالی ٹیم پاکستان کے خلاف ایک بڑا معرکہ جیتنے میں کامیاب ہو گئی۔ اس شکست پر ماتم کرنے کے بجائے کپتان وسیم اکرم نے ہنستے ہوئے یہ بیان داغ دیا کہ خیر ہے کوئی بات نہیں ہم اپنے ہی بھائیوں سے ہارے ہیں۔ لیکن بھائیوں سے ہارنے کے بعد وہ بڑے بھائی پھر نہیں سنبھل سکے۔ اور جنوبی افریقہ بھارت کے خلاف اہم میچز بھی ہار گئے تاوم تحریر پاکستان کو اوپر نیچے تین بڑی شکست ہو چکی ہے جن کا ذمہ دار کسی ایک کو نہیں ٹھرایا جاسکتا ہے کیونکہ پاکستان کی لوہٹنگ جوڑی سے لے کر مڈل آرڈر تک مکمل فلاپ ہو چکی ہے۔ بنگالی بھائیوں کے خلاف شکست سے قبل تمام بڑے اخبارات نے شہ سرخیوں سے یہ خبریں جاری کی تھیں کہ بنگلہ دیش کے خلاف پاکستان ہار جائے گا کیونکہ دنیائے کرکٹ بڑے بڑے سٹہ بازوں نے انگلینڈ میں ڈیرے جما لئے ہیں۔ پاکستان ٹیم کی بنگلہ دیش کے ہاتھوں اس اچانک اور غیر متوقع شکست نے جہاں ماہرین کرکٹ کو حیران و پریشان کر دیا وہاں پوری پاکستان قوم اس بات پر انگشت بدندان تھی کہ اس چیمپئن ٹیم کو آخر کیا ہو گیا ہے۔ پاکستان کرکٹ ٹیم کی یہ روایت رہی ہے کہ وہ ہمیشہ جیتتے جیتتے ہار جاتی ہے اور یہ ہار اچانک ہوتی ہے جو حیران کن اور غیر متوقع ہوتی ہے۔ پاکستان کرکٹ ٹیم جس طرح بنگلہ دیش کے خلاف شکست سے دوچار ہو گئی اس شکست نے کرکٹ کی تھوڑی بہت سوچ رکھنے والے ہر شخص کو ایک سوالیہ نشان بنا دیا۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے کسی اہلکار نے اس اچانک اور پراسرار شکست پر تحقیقات کرنے کی بجائے بنگال حکومت کو مبارکباد کے پیغامات سرکاری طور پر بھجوائے۔ پاکستان کے کپتان وسیم اکرم نے ٹاس جیت کر جہان بوجھ کر نہ کھیلنے کا غیر دانشمندانہ فیصلہ کیا حالانکہ پاکستان بیٹنگ لائن کو بنگالی بھائیوں کے خلاف پہلے موقع دے کر ہم نہ صرف بڑا اسکور کر سکتے تھے بلکہ کھوئی ہوئی فارم میں کھلاڑی واپس بھی آسکتے تھے لیکن ظاہر ہے کہ ہر کام کو کسی نہ کسی منصوبہ بندی کے تحت ہی مکمل کیا جاتا ہے۔ اس بار منصوبہ یہ تھا کہ بنگالی بھائیوں کو ٹیسٹ کرکٹ کا درجہ دلانے کے لئے ہر محاذ پر ساتھ دیا جائے گا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان دی فیلڈ اور آف دی فیلڈ بنگالی بھائیوں کا کھل کر ساتھ دیا گیا۔ شبہ ہے کہ اس میچ پر کروڑوں کا مال بنایا گیا اور کھلاڑی آئندہ ورلڈ کپ تک مال بنانے سے مالا مال ہو چکے ہیں پاکستان میں ہمیشہ یہ المیہ رہا ہے کہ کسی بھی الزام کو محض الزام سمجھ کر جھٹلا دیا جاتا ہے پاکستان کے اسٹار کھلاڑیوں وسیم اکرم، سلیم ملک، اعجاز احمد، معین خان، وقار یونس، ثقلین مشتاق، سعید انور پر لاہور ہائی کورٹ کے ایک رکنی بنچ جسٹس قیوم ملک ایک اہم کیس کی سماعت کر رہے ہیں اور ان پر باسط علی، راشد لطیف، عطاء الرحمن کی طرف سے الزامات کی تحقیقات جاری ہیں ابھی ان الزامات کی بازگشت جاری تھی کہ بنگالی بھائیوں نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور پاکستان ایک اہم میچ ہار کر مزید مشہور ہو گیا۔ خیر یہ سلسلہ تو چلتا ہی رہے گا لیکن ابھی ورلڈ کپ جاری ہے اور عین ممکن ہے کہ بنگالی بھائیوں کا میچ ہی وسیم اینڈ کمپنی کے گلے میں پھندا بن کر پڑ جائے اور ثبوت کے لئے ہر میچ بھی پیش کیا جاتا ہے۔ آئندہ کیا ہوگا یہ تو بیس جون کو ہی پتا چلے گا۔ بیس جون کے فائنل کے بعد پاکستانی کھلاڑیوں کو عدالت میں فائنل کھیلنا ہوگا۔ فائنل راؤنڈ میں مقابلہ سخت ہے کیونکہ اس بار مزید الزامات ان پر ہوں گے۔

کھلاڑیوں اور انکے خاندان کے افراد کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائے

پاکستان میں الزام کو صرف الزام سمجھ کر جھٹلا دیا جاتا ہے

پاکستان میں کرکٹ ٹیم کو بہتر کرنے کا اب وقت آگیا ہے کہ کھلاڑیوں اور ان کے خاندان کے افراد کی کسی بڑے سرکاری خفیہ ادارے تحقیقات کرائی جائے تاکہ آئندہ کوئی بھی ایسی فاش غلطی کرنے کی کوشش نہ کرے جو ملک و قوم کے لئے باعث ندامت بھی اور کرکٹ جیسے معزز کھیل کے لئے تکلیف دہ بھی ہو۔

ورلڈ کپ میں پاکستانی ٹیم نے جس طرح بنگلہ دیش کے خلاف ہار کر سوالیہ نشان چھوڑا اب اس ٹیم کے ہر کھلاڑی کے بارے میں عام لوگوں میں کوئی اچھا تاثر نہیں پایا جاتا۔ پاکستانی ٹیم پر کئی سالوں کے الزامات ہیں کہ وہ جان بوجھ کر میچ ہار جاتے ہیں اور اسی روایت کو اس بار بھی برقرار رکھا گیا ہے خیر اب وقت آگیا ہے کہ اسی روایت کو توڑا جائے ورنہ وہ وقت دور نہیں ہے کہ پاکستان میں کرکٹ کی طرح جواء بھی گلیوں میں عام ہو جائے گا۔ اور پھر اس وباء سے کوئی بچ نہ سکے گا اس لئے نئی نسل کو بچانا ہے تاکہ آئندہ اس سے ملک و قوم کا وقار مجروح نہ ہو۔

طلباء و طالبات کیلئے بیرون ملکوں میں تعلیم حاصل کرنیکے مواقع

سلسلہ وار معلوماتی آرٹیکل

I& International Mathmatical Union

Institute de Mathmatica

Purae Apicada

Estrada dona Costorina 110

Jardim Botanico

22460-Riode

R .J .Brazil

وظائف، ہر چار برس کے بعد حساب دانوں کی انٹرنیشنل کانگریس میں شمولیت کیلئے جاری کئے جاتے ہیں۔

مضمون، حساب

اہلیت: ترقی پذیر ملکوں کے 35 برس سے کم کے امیدوار جو انگریزی زبان پر عبور رکھتے ہوں۔

مدت: کانگریس اگست کے ماہ میں دس دن کیلئے ہوتی ہے۔

مالیت: اکانومی کلاس کے سفر خرچ کے علاوہ امیدوار کے رہائشی اخراجات۔

تاریخ درخواست: کانگریس منعقد ہونے والے سال سے قبل 31 دسمبر تک، آخری کانگریس اگست 1998ء میں برلن میں منعقد ہوئی تھی اب 2002ء میں ہو گی۔

19: International Rice

Research Institute (IRRI)

P.O. Box 933

1099 Manila. Philippines.

ریسرچ ٹریننگ پروگرام

A پوسٹ ڈاکٹوریل پروگرام۔

B ایم ایس سی ر پی ایچ ڈی ڈگری فیلو شپ۔

C آپرنٹس ٹائپ کی نان ڈگری فیلو شپ۔

مضمون: چاولوں سے متعلقہ زرعی مضامین۔

مقام تعلیم: انٹرنیشنل رائس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فلپائنز، اور اس سے تعاون کرنے والے ادارے مثال کے طور پر یونیورسٹی آف فلپائنز لاس بوناس اینڈ سینٹرل سٹیٹ یونیورسٹی فلپائنز، یونیورسٹی پر تامین ملائشیا، انسٹی ٹیوٹ پر تامین، بوگور انڈونیشیا، پوسٹ گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف ایگریکلچر سری لنکا، ایشین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی اینڈ کیسازات یونیورسٹی تھائی لینڈ، زی ڈنگ ایگریکلچرل یونیورسٹی چائنہ، ایگریکلچرل یونیورسٹی آف فیصل آباد، پاکستان، اور بنگلہ دیش ایگریکلچرل یونیورسٹی۔

اہلیت امیدوار! ترقی پذیر ملکوں کے ایسے امیدوار جو بی ایس سی کی ڈگری رکھتے ہوں اور چاولوں کی پیداوار سے متعلق فارموں یا اداروں میں کام کرتے ہوں اور انہوں ان کے مالکوں نے سپانسر کیا ہو، تاہم بعض حالات میں حکومتوں اور دیگر اداروں کی طرف سے نامزد کردہ امیدواروں کو بھی موقع دیا جاتا ہے۔ درخواست گزار کا انگریزی پر عبور رکھنا ضروری ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں کے چند ایسے امیدوار بھی تربیتی کورس میں شامل کئے جا سکتے ہیں۔ جو اپنے تربیتی پروگرام کے اخراجات برداشت کرسکتے ہوں اور کسی متعلقہ ادارے یا پروجیکٹ سے وابستہ ہوں۔

اہلیت ترقی پذیر ملکوں کے 35 برس سے کم عمر کے امیدوار جو انگریزی زبان پر عبور رکھتے ہوں

مدت کورس! A ایک سے دو سال B دو سے تین سال C 6 ماہ سے 12 تک درخواست بھیجنے کا طریقہ انٹرنیشنل رائس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ہیڈ آف ٹریننگ پروگرام کے نام اوپر دیئے گئے پتہ پر خط و کتابت کے ذریعہ مزید معلومات حاصل کرنے کے بعد دی جاسکتی ہے۔

20: International Telecommunication

Uninon (ITU)

Place de Nations

1211 Geneva Switzerland

وظائف کی تعداد: فیلو شپ (300 سے 400 تک)

تربیتی کورس! ترقیاتی و منصوبہ بندی آرگنائزیشن میں تربیت جو کہ متعلقہ ملک میں ٹیلی کمیونی کیشن نیٹ ورک میں اقتصادی اور سماجی ترقی کیلئے کار آمد ہو سکے۔

مضامین: ٹیلی کمیونی کیشن کی تنصیبات کو نصب کرنا، ٹیلی کمیونی کیشن ٹریفک کو کنٹرول کرنا اور مواصلاتی رابطہ قائم کرنا، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی نشریات کے تکنیکی پہلو، سیٹلائٹ اور خلائی مواصلاتی نظام، ریڈیو کمیونی کیشن کی تکنیکی مواصلاتی شعبہ میں تکنیکی ترقی اور ضروریات کی تربیت۔

مقام تعلیم: کسی بھی ایسے ملک میں جہاں ضروری سہولتیں دستیاب ہوں بشرطیکہ وہاں کی زبان حصول علم کی راہ میں دشواری کا باعث نہ بنتی ہو۔

اہلیت: اقوام متحدہ کے رکن اور بین الاقوامی مواصلاتی یونین 174 سے اشتراک کئے ہوئے تمام ملکوں کے ایسے امیدوار جنہیں انکی حکومتوں نے نامزد کیا ہو، عمر کی حد مقرر نہیں ہے لیکن عام طور پر 25 سے 35 برس کے امیدوار قابل ترجیح ہوتے ہیں۔ مواصلاتی شعبے میں ٹیکنیشن یا انجینیر ہونا چاہیے یا کسی مواصلاتی شعبہ میں انتظامی امور کے نگران ہوں۔ دستیاب فنڈز کی صورت حال دیکھتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کے امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔

اہلیت ترقی پذیر ملکوں کے ایسے امیدوار جو بی ایس سی کی ڈگری رکھتے ہوں

کورس کی مدت: مختصر کورس ایک سے دو ہفتہ تک اور ایک سال تک قابل تجدید ہو گا۔

جاری ہے

بھارت نے پی ٹی وی کی نشریات جام کرکے اچھی روایت قائم نہیں کی

شاباش پاکستان ٹیلی ویژن پر تمام کریڈٹ نواز شریف حکومت کو جاتا ہے

حال ہی میں بھارتی حکومت نے پاکستان ٹیلی ویژن کی نشریات اپنے ملک میں روک دی ہے۔ اس اقدام کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ کیونکہ انڈین الیکٹرانک میڈیا دنیا بھر میں اپنے گمراہ کن پروپیگنڈہ سے خود کو جمہوریت کا چیمپئن اور علمبردار ثابت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتا۔ پی ٹی وی کے پروگرام ختم کرکے اس کی جمہوریت پسندی کی قلعی کھل گئی ہے لہٰذا اس طرح سے عوام کے بنیادی انسانی حقوق اور آزادی رائے پر جو زد پڑی ہے۔ عالمی انسانی حقوق کے علمبرداروں کے لئے لمحہ فکریہ ہے؟ پی ٹی وی نے حقیقت اور سچ پر مبنی رپورٹس دکھا کر انڈیا کا مسخ شدہ چہرہ اور تمامتر جھوٹ دنیا کے سامنے عیاں کرکے رکھ دیا ہے۔ شاباش پاکستان ٹیلی ویژن یہ تمام کریڈٹ موجودہ مسلم لیگی حکومت کو جاتا ہے کیونکہ گزشتہ حکومتوں کے برسراقتدار کے دوران بھارت کو پی ٹی وی کی نشریات پر نہ کوئی اعتراض تھا اور نہ ہی اس نے ان نشریات کو اپنے اور عوام کے لئے مضر صحت قرار دیا' پھر روکنے کی کوشش کی۔ پی ٹی وی کے روح رواں اور سربراہ سینئر جناب پرویز رشید جناب مشاہد حسین سید وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات حکومت پاکستان مبارکباد کے مستحق ہیں کہ جن کی ٹھوس اور مثبت اور جاندار پالیسیوں کی بناء پر انڈیا کو پی ٹی وی کی نشریات معطل کرنا پڑیں۔

سالہا سال سے آل انڈیا ریڈیو کی اردو سروس کے پروگراموں میں پاکستانی گزٹ سے طلباء و طالبات کے نام پڑھ کر فرمائشی گیت سناتا رہا ہے۔ درمیان میں زہر آلود تبصرے اور جھوٹے واقعات سے پاکستانی حکومت اور عوام پر مسلسل الزام تراشی اس کا معمول رہا ہے نیز ڈش اور انٹرنیٹ پر جانے والے پروگراموں میں بھی ان کا سب سے بڑا ہدف پاکستان ہی ہوتا ہے۔ آج تک حکومت پاکستان نے انڈین ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی نشریات کو کبھی معطل نہیں کیا۔ اس فرق کو حقیقت پسندانہ اور غیر جانبدارانہ نظر سے دیکھا جانا چاہئے۔ اس موقع پر ہمارے اس طبقہ کی آنکھیں کھل جانی چاہیں۔ جو بھارت میں جمہوریت کی مداح سرائی میں کوئی لمحہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ انہیں گزشتہ کئی سالوں سے مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کی اکثریتی آبادی پر ساتھ لاکھ سے زائد انڈین آرمی کے ظلم و ستم اور تشدد کے واقعات نظر نہیں آتے۔

انڈیا کو چاہئے تھا کہ پی ٹی وی کی نشریات پر پابندی لگانے کی بجائے ان حقائق کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا۔ جو اس پابندی کا باعث بنے۔ یا پھر سچ اور حقیقت پر مبنی واقعات کو سننے اور برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کرتا۔ پی ٹی وی سے تو وہی کچھ دکھایا جا رہا ہے۔ جو بھارت نہتے کشمیریوں پر ظلم و بربریت کی انتہاء کر رہا ہے۔

یہاں پر عالمی نشریاتی ادارے بی بی سی کا ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے جو دنیا بھر میں اپنے آپ کو انتہائی منصفانہ اور غیر جانبدارانہ رپورٹس بیان کرنے کا دعویدار ہے مگر جب روزانہ کشمیر کی خبریں اس ادارے سے نشر ہوتی ہیں تو اس کی حقیقت پسندی اس کا اپنا منہ چڑا رہی ہوتی ہے۔ اس عالمی نشریاتی ادارے کا ستم ملاحظہ فرمائیں۔ آزاد کشمیر کو پاکستانی مقبوضہ کشمیر کہتا ہے' مقبوضہ کشمیر سے متعلق اقوام متحدہ کی قرار دادیں اور مسلمانوں کی سب سے زیادہ آبادی اسے دکھائی نہیں دیتی۔ جب کہ آزاد کشمیر میں صورت حال اس کے بالکل برعکس ہے اس واضح فرق کو یہ عالمی نشریاتی ادارہ دانستہ سمجھنے سے قاصر ہے بی بی سی کے اس غلط اور جھوٹ و گمراہ کن پروپیگنڈہ سے دنیا کو اب زیادہ دیر تک اندھیرے میں نہیں رکھا جاسکتا۔

ان تمام رکاوٹوں کے باوجود آخر کار کشمیریوں کو آزادی نصیب ہوگی انشاء اللہ کیونکہ بقول شاعر

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے

YOUNG MEDIAMAN

PERSONOLTY

MR. TAIUFIK BEN HELAL

MR. TAUFIK belong to well known African Arab Educate Family. His father Mr. Helal very famace arabic poiets and writor.

Mr. TAIUFIK Higher educated talanted young mediaman, in journolisem have good Expreence arabic and English. He is working as a media advisor Bin Hum Group of companis Abudhbi.

Mr. Taiufik make very coopratiive and helpfull samiling face actritive personality, He have lot of friends in the world incoloding Pakistan.

مکتوب کوالالمپور... ملائیشیا اور انتخابات

جاپان کے روزنامہ مائینچی میں حال ہی میں ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ جمہوریت کرپٹ لیڈرز کے خلاف بہترین ضمانت ہے ان کے سابقہ ڈپٹی انور ابراہیم جو اس وقت چھ سال کی قید کاٹ رہے ہیں کو وزیر اعظم مہاتیر نے کرپٹ سیاستدان قرار دیا مہاتیر نے کہا ہے کہ بیلٹ باکس ان کی کرپشن کا راز فاش کردے گا آئین کے مطابق ملائیشیا میں جون 2000 تک انتخابات لازمی ہیں لیکن اکثر تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ یہ انتخابات اس سال کے آخر تک ہو جائیں گے اس طرح سے اپوزیشن کو اپنے آپ پوری طرح آرگنائز کرنے کے لئے کم وقت ملے گا جب کہ حکومتی پارٹی اس عرصے کا بہترین استعمال کر سکے گی یونائیٹڈ ملائشین نیشنل آرگنائزیشن یوتھ ونگ کے ایک سینئر عہدیدار عظیم محمد زبیدی کا کہنا ہے کہ میرا خیال ہے کہ مہاتیر نئی صدی کے آغاز سے قبل ہی بھاری مینڈیٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ مہاتیر کا عہد ختم ہونے کو ہے جہاں تک اومنو کا تعلق ہے تو ان کی کوشش ہوگی کہ وہ اقتدار پر اپنا 42 سالہ اقتدار برقرار رکھیں خاص طور پر انہیں ملک کے جذباتی نوجوانوں پر مشتمل افراد پر سبقت لے جانے کی ضرورت ہوگی ملک کی 22 ملین کی کل آبادی میں سے 58 فیصد ملائی ہیں جو کہ اومنو کی حمایتی ہیں اب یہ دیکھنا ہے کہ اومنو مہاتیر کے بغیر اور اس کے ساتھ زندہ رہتا ہے۔ کہ نہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ کیا اومنو مہاتیر کے بعد زندہ رہ سکے گی وقت سے قبل انتخابات منعقد ہونے کا فائدہ بہرحال اومنو کو ہوگا چینی اپوزیشن لیڈر لم گوان اینگ انتخابات تک جیل میں رہیں گے جنہیں گورنمنٹ کا سب سے بڑا مخالف سمجھا جاتا ہے جب کہ دوسری طرف انور ابراہیم کی بیوی وان عزیزان اسماعیل اپنی انتخابی تحریک کو چلانے کے لئے ورکرز کو اکٹھا کر رہی ہیں "انور ابراہیم کے ساتھ ملک کے نوجوانوں کی حمایت ہے جن میں اکثریت ایسے نوجوانوں کی ہے جن کی ووٹ دینے کی عمر میں ابھی چھ ماہ کی کمی ہے لہٰذا وہ ووٹ دینے کے اہل نہیں ہیں اگر ملک میں 13 نومبر سے پہلے انتخابات ہوتے ہیں تو پھر انتخابات پرانے انتخابی منشور کے مطابق ہونگے جو کہ اومنو کے اہلکاروں کا خیال ہے کہ پارٹی کے حق میں ہے کئی حوالوں سے دیکھیں تو نظر آئے گا کہ مہاتیر اور انور کے مابین ہونے والی لڑائی کئی نسلوں تک چلے گی اومنو کو اس بات پر تشویش ہے کہ 1970ء سے قبل طلباء میں سیاسی سوجھ بوجھ اتنی نہ تھی جتنی آج پیدا ہوگئی حالانکہ ان دنوں انور ابراہیم بذات خود حکومت کے خلاف طلباء کی قیادت کر رہے تھے اومنو کے عہدیدار عظیم کا کہنا ہے کہ ہم نے نئی نوجوان نسل کو ضائع کر دیا ہے انہوں نے کہا کہ یونیورسٹیوں میں پاس کا بہت اثر و رسوخ ہے اسی طرح سے معروف سیاستدان فارش نور کا کہنا ہے کہ طلبا میں سیاست سے دلچسپی بڑھ رہی ہے اب صرف خدشہ اس بات کا ہے کہ ملک بھر کے طلباء کے پاس حمائتی نہ بن جائیں ملائی کی حمایت اور اومنو کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے کیونکہ ہر بار عام ملائی اپوزیشن امیدواروں کو غیر ملائی امیدوار ہراتے رہتے ہیں اومنو تعمیر و ترقی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے کیونکہ وہ ملائی کے عوام کے انسانی حقوق کی چیمپئن کہلاتی ہے لہٰذا ملائی کے عوام اومنو کی حکومت میں خوشی محسوس کرتے ہیں اومنو جو نیشنل فرنٹ کے اتحاد کی بنیاد پر 1975ء میں آزادی کے وقت سے ملائیشیا پر حکومت کر رہی ہے کو اب اپنا اقتدار خطرے میں محسوس کر ہو رہا ہے۔ مئی میں پورے ملک میں وزارت تعلیم کے زیر اہتمام سیمیناروں کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں طلباء کو حکومت کی پالیسیوں سے آگاہ کیا گیا ہے اب سیمیناروں میں 33000 طلباء کی ریکارڈ تعداد نے شرکت کی 10 مئی کو خود مہاتیر محمد نے ملک کی 20 بڑی نوجوانوں کی تنظیموں کے 100 قائدین سے ملاقات کی اور انہیں مختلف معاملات پر بریفنگ دی جس میں انور ابراہیم کی گرفتاری اور سزا بھی شامل تھی

وزیر اعظم نے ملائیشیا کی 20 بڑی نوجوانوں کی تنظیموں کے 100 قائدین سے ملاقات کر کے حکومت کی پالیسی سے آگاہ کیا

ملائیشیا کی معیشت پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ اس نے بہت ترقی کی ہے یہی وجہ ہے کوالالمپور انٹرنیشنل فنانسنگ میں دو بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کرے گا اس طرح سے ڈیموکریٹک ایکشن پارٹی جو پارلیمنٹ میں سب سے بڑی حزب اختلاف کی جماعت ہے ملک میں بڑھتی ہوئی بے چینی کو ہوا دے رہی ہے اومنو کے عہدیداروں کا کہنا ہے کہ وان عزیزی کی پارٹی نیشنل جسٹس پارٹی ملک کی بڑھتی اور معروف ہوتی ہوئی پارٹی ہے اور شاید وہ الیکشن میں چند سیٹیں حاصل کرلے خود اومنو پارٹی بھی جمود کا شکار ہے اگر پارٹی الیکشن کو اٹھارہ ماہ کے لئے ملتوی کر دیا جائے اور اگر 2000ء کے آخری مہینوں میں انتخابات کروائے جائیں تو پھر شاید پارٹی مشکلات کا شکار ہو جائے گی اور اگر کئی سالوں سے وزارتوں پر براجمان وزیروں کی وزارتوں کو تبدیل کر دیا جائے اور چند ایک وزارتوں پر نئے چہروں کو لاکر پارٹی کے جسم میں نیا خون دوڑایا جاسکتا ہے لہٰذا اس طرح سے مہاتیر محمد کی وفاداری پر بھی تنقید بند ہو جائے گی تاحال یہ کہنا مشکل ہے کہ اپوزیشن پارٹی کو آسانی سے شکست دی جاسکتی ہے اور جس طرح کے واقعات رونما ہو رہے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عوام کی نظر میں انور ابراہیم کا گراف بلند ہو رہا ہے ایک اومنو عہدیدار کا کہنا ہے کہ ملک کی تین ریاستیں پاس پارٹی کے پاس چلی جائیں گی جس میں ٹرنگانو پرسس اور کیدا شامل ہیں لیکن اس وقت اس پارٹی کی حکمران صرف شمال مشرق ریاست کیلنتان پر ہے کچھ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ فرنٹ پارلیمنٹ میں ایک تہائی اکثریت حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ اومنو پارٹی کے پرانے حامی اور ملک کی پریس ابھی تک اومنو کی حمایت کر رہی ہے حالانکہ اومنو شمالی علاقوں میں چند نشستیں ہارے گی لیکن اگر اس نے ایک تہائی سے بھی کم نشستیں حاصل کیں تو یہ حیرت کی بات ہوگی۔

مہاتیر نے اپنے مضمون جو کہ جاپان کے اخبار روزنامہ مائینچی میں شائع ہوا ہے میں مزید لکھا ہے کہ انور اس کیس کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے ہیں حالانکہ ہر الزام پہ چھ چھ سال کی سزا ہو سکتی ہے جو کل چوبیس سال بنتی ہے لیکن جج نے اس سزا کو صرف چھ سال تک محدود کر دیا ہے۔

A Good Institute of the employment in Foreign Countries.
Saudi Arabia, Kuwait, Oman, Behrin, Qattar & U.A.E

Jan Express

Govt. Approved Overseas Employment Promoters
Licence NO. MPD/ 0835/ PWR

NISAR AHMED
PROPRIETER

Office
Jannisar Plaza, Hashtnagri,
Near GTS Stand, G.T. Road,
Peshawar City (Pakistan)
Phone Office: 253381-253383
Fax: 253376

ALL KIND OF HOUSING AND ROAD PROJECTS
GOOD NAME OF CONSTRUCTION
IN PAKISTAN

Z. H. Construction (Pvt) Ltd.

Engineer & Constructor

Head Office:
Zafar Engineering Complex, Khyaban-A-kashmir, G-15
Zone Ii, Near Octroi Post No. 26 Peshawar Road Islamabad
P.O. Box No. 1140 G. P. O. Rawalpindi.
Mobile: 0351-7371333
Phone: 478750, 471775 Fax: 92-51-471776

میں نے اصولوں کی خاطر اے این پی کو چھوڑا

محمد افضل خان دوران انٹرویو

سابق وفاقی وزیر، صدر پختون خواہ ملی پارٹی محمد افضل خان سے انٹرویو

پختون قوم کے حقوق اور قوم پرستی کی سیاست میں محمد افضل خان کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں پختونوں کے قومی اجتماعی مفادات کے حصول کیلئے انہوں نے اپنی زندگی کو وقف کیا ہوا ہے، سیاسی میدان میں انتھک جدوجہد اور بے شمار قربانیاں ہیں یہی وجہ ہے محمد افضل خان کو فرنٹیر کے پختون حلقوں میں بڑی عزت و تکریم حاصل ہے ایک جمہوریت پسند رہنما کی حیثیت سے انہوں نے ہمیشہ ذاتی مفادات کو بالا طاق رکھ کر قومی مفادات کو ترجیح دی ہے۔ لوٹ مار اور بلیک ملینگ کی سیاست کی بجائے صاف ستھری اور عوامی سیاست کی ہے سیاست کو بزنس بنانے کی بجائے عوامی خدمت کا ذریعہ بنایا جس کی بنا پر پاکستان کے سیاسی حلقوں میں بھی انہیں نہایت اہم مقام حاصل ہے۔ انہوں نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز ۱۹۶۹ء سے نیپ میں باقاعدہ شمولیت سے کیا۔ ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں صوبائی اسمبلی کے رکن نیپ کے ٹکٹ اپنی آبائی نشت وادی سوات سے منتخب ہوئے صوبائی وزیر بنے۔ جب بلوچستان میں نیپ کی مینگل، بزنجو حکومت کو ذوالفقار علی بھٹو نے ختم کیا تو سرحد حکومت نے بطور احتجاج استعفیٰ دے دیا نیپ سے علیحدگی اختیار کرنے کے عوض بھٹو صاحب نے انہیں سرحد کی چیف منسٹری کی آفر کی جو انہوں نے اصولوں کی بنیاد پر ٹھکرا دی نیپ نہ چھوڑنے اور چیف منسٹری نہ قبول کرنے کی پاداش میں بھٹو صاحب نے حیدر آباد سازش کے تحت کیس بنوا کر سرحد سے سب سے پہلے انہیں گرفتار کروایا جنرل ضیاء کے مارشل لاء لگنے کے تین ماہ بعد انہیں حیدر آباد جیل سے ٹربیونل ختم ہونے پر رہائی ملی جنرل ضیاء انہیں نے اپنی پہلی وفاقی کابینہ میں لینے کیلئے آفر کی محمد افضل نے مارشل کابینہ میں شامل ہونے کی بجائے جیل جانے کو ترجیح دی ایم آر ڈی کی تحریک میں فعال کردار ادا کیا پھر سرحد کی گورنری کے مسئلے پر اے این پی سے شدید اختلافات کی بنا پر علیحدگی اختیار کر کے پختون خواہ ملی پارٹی کے نام سے اپنی پارٹی علیحدہ بنائی ۱۹۹۳ء میں بے نظیر بھٹو کی مخلوط حکومت میں وفاقی وزیر امور کشمیر شمالی علاقہ جات رہے۔ پھر ڈپٹی اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے زبردست کردار ادا کیا آج کل انتخابی سیاست کو چھوڑ کر قومیت کی سیاست میں سرگرم عمل ہیں قوم پرستوں کے اتحاد شامل ہو کر پختون قومیت کے حقوق کیلئے سرگرم عمل ہیں۔

پچھلے دنوں مجھے ایک نوجوان سیاسی دوست کی دعوت پر صوبہ سرحد جانے کا موقعہ ملا مصروفیات سے فراغت پر محمد افضل خان کو فون کیا تو انہوں نے اپنے آبائی علاقہ درشملہ جو مینگورہ بحرین کی طرف ۲۰ میل اور بحرین سے ڈاؤن ۱۶ میل پر دریائے سوات کے کنارے پر خوب صورت سرسبز مقام پر واقع ہے جہاں پھلوں خصوصاً سیب، ناشپاتی کے باغات ہی باغات ہیں درشملہ خوب صورت دیدہ زیب پر سکون مقام پر ہونے کی وجہ سے بہت پرکشش ہے جہاں محمد افضل خان کا بہت وسیع العرض حویلی نما بنگلہ ہے۔

ڈیرھ لاکھ کے قریب لوگوں کے سردار ہیں جو سوات سے کوہستان تک پھیلے ہوئے ہیں۔ قارئین کی دلچسپی کیلئے محمد افضل خان جو ہمارے بہترین قابل فخر دوستوں اور خیر خواہوں میں شمار ہوتے ہیں پرانی شناسائی ہونے کے باوجود دلچسپ صورت حال یہ پیدا ہوئی ہمارا استقبال کرنے کیلئے سرخ، سفید رنگت کے دراز قد داڑھی اور سر میں سفید کپڑے کی ٹوپی پہنے پروقار شخصیت کھڑی تھی جنہیں ہم نہ پہچانتے ہوئے بھی جواباً بڑی گرم جوشی سے بغل گیر ہوئے۔ ہم غائباً اپنے اس دوست محمد افضل خان کی تلاش میں تھے جن کی آواز اسمبلی میں گونجا کرتی تھی سر پر جناح کیپ ہوتی تھی ان کی تصویریں اخبارات اور ٹیلی ویژن پر نظر آتی تھی یہاں کافی عرصہ کے بعد جو شخص مل رہے تھے وہ غالباً کسی تبلیغی جماعت کے چیف یا امام مسجد نظر آ رہے تھے۔ چہرے کی تبدیلی کے باوجود آواز میں ہرگز تبدیلی نہیں تھی۔ آواز میں وہی ولولہ اور للکار تھی محمد افضل خان میں یہ

> جب میں چیف منسٹری کے لالچ میں نہ آیا تو مجھے سبق سکھانے کیلئے نام نہاد حیدر آباد سازش کیس میں ملوث کیا گیا

زبردست تبدیلی دیکھ کر خوشگوار اور تعجب بھی ہوا جو شخص ساری عمر قوم پھر سیاست میں متحرک رہا آج اپنے چہرے اور خوب صورت داڑھی سجائے سرخ پر سفید ٹوپی پہنے میرے سامنے موجود ہے۔ میرے ذہن میں ایک سوال بار بار ابھر رہا ہے کیا محمد افضل خان بتائیں گے ساری عمر قوم پرستی، ترقی پسند اور سیاست میں متحرک رہے اور آج اپنی شخصیت میں تبدیلی پیدا کرنے کے کیا اسباب ہیں؟ کیا قومی پرستی کی سیاست سے توبہ کر کے تبلیغی جماعت کی سیاست اپنائی ہے یا سیاست سے کنارہ کشی کر کے صرف اللہ اللہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ بہر حال خان صاحب کو اس پراسرار تبدیلی کے بارے میں بتانا ہو گا۔ قارئین آیئے ہم آپ کو دور شملہ سوات سے محمد افضل سے ملواتے ہیں۔

سوال۔ افضل خان صاحب سب سے پہلے اپنے بارے میں بتائے کہ آپ سیاست میں کب اور کیسے آئے؟

جواب۔ صدیق القادری صاحب میری سیاست میں آمد کوئی حادثاتی یا اتفاقی بات نہیں ہے، ہمارے آبو اجداد شروع سے ہی سیاست میں تھے میری ساری زندگی سیاسی جدوجہد میں اور تکالیف ہماری فیملی نے اٹھائی ہیں اس کی پاکستان کی سیاست میں بہت کم مثال ہے سوات کے حکمران کی مخالفت کی وجہ سے ہمارے خاندان کو علاقہ بدر کیا گیا ہمارے سیاسی مخالفوں نے ہماری زمینیں، مکان، حجرے سمیت سب کچھ تباہ و برباد کر دیا ہم سوات کے نزدیک ریاست بونیر میں اپنی پوری فیملی کے ہمراہ پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ ۱۹۵۹ء میں جب ہم دوبارہ وادی سوات منتقل ہوئے تو ہم نے بڑے عزم اور ولولے کے ساتھ والی سوات جہاں زیب خان کے ظلم و ستم کا بڑی جوانمری کے ساتھ مقابلہ کیا میری زندگی میں اس جلاوطنی کے اثرات اب بھی موجود ہیں چونکہ میں نے بچپن سے جلاوطنی اور ظلم و ستم اور تکالیف کو برداشت کیا ریاست سوات کے حکمران کے آگے سر نہیں جھکایا اس لئے میں بچپن سے انقلابی سطح کے سیاست کا قائل ہو گیا تھا۔ میں نے تہیہ کیا تھا ریاست کے ظالم و جابر حکمران کی ظالمانہ حکومت کو ایک نہ ایک دن ختم کر کے دم لوں گا۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے میں نے طالب علم کے حیثیت پختون قوم کے ہیرو باچا خان کے پاس جانا شروع کیا ہم باچا خان کی اچھی ترقی پسندانہ سوچ کی سیاست کے قائل تھے پھر میں نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پختون اسٹوڈنٹس فیڈریشن میں شمولیت اختیار کی میری سیاسی شخصیت بنانے میں خان عبدالغفار خان کی تربیت کا بہت بڑا حصہ ہے۔

سوال۔ ایسے مشکل حالات کے باوجود آپ نے تعلیم کیسے مکمل کی؟

جواب۔ اپنے مشکل ترین تکلیف دہ حالات میں بھی میں نے اپنا حوصلہ نہ توڑا میں نے تہیہ کر لیا تھا کہ میں نے اپنی تعلیم حاصل کر کے سیاست کرنی ہے اپنے علاقہ کے محکوم اور غریب بے سہارا لوگوں کی مدد کرنی ہے علاقہ کے لوگوں کو ظالم و جابر حکمران سے نجات دلانی ہے۔ ان اعلیٰ مقاصد کے حصول کیلئے میں نے سخت محنت کر کے ایم اے ایل ایل بی، ایم پولیٹکل سائنس کیا ساتھ طلبا سیاست میں بھی بھرپور حصہ لیتا رہا تعلیم سے فراغت کے بعد میں ۱۹۶۹ء میں نیپ میں باقاعدہ شمولیت کر کے عملی سیاست کا آغاز کیا ۱۹۷۰ء میں نیپ کے ٹکٹ پر صوبائی اسمبلی کا الیکشن لڑا بھاری اکثریت سے کامیاب ہوا میری جیت سوات کے حکمرانوں کے خلاف عوام کا بھرپور فیصلہ تھا۔

سوال۔ نیپ کے پلیٹ فارم پر الیکشن جیتنے کے بعد آپ کا کیا سیاسی کردار تھا؟

جواب۔ وادی سوات میں مجھے اعزاز حاصل تھا کہ میں نے گزر رہی ہے سیاسی مخالفت کی وجہ سے جتنا ظلم و ستم، نقصان صرف نیپ کے ٹکٹ پر الیکشن جیتا تھا صوبہ سرحد میں نیپ جمیعت کی مخلوط حکومت بنائی گئی تو اس حکومت میں میں صوبائی وزیر تھا۔

سوال۔ نیپ اور جمیعت کی مخلوط حکومت کا تجربہ کیسا رہا؟

جواب۔ ہمارے نیپ کا جمیعت کے ساتھ نظریاتی اختلاف ہونے کے باوجود اتحاد تھا ہماری حکومت بڑی کامیاب چل رہی تھی سرحد میں ہماری حکومت تھی بلوچستان میں عطا مینگل [illegible] نجو کی حکومت تھی دونوں حکومتیں بھٹو کی مخالف حکومتیں تھیں انہیں گوارہ نہیں تھا سرحد اور بلوچستان میں ان کی مخالف حکومتیں رہیں جب بھٹو صاحب نے آمرانہ طریقے سے بلوچستان کی مینگل حکومت کو ختم کیا تو ہماری سرحد حکومت نے بطور احتجاج استعفیٰ دے دیا۔

جواب۔ بلوچستان میں سردار عطاءاللہ مینگل کی حکومت کو جب غیر جمہوری طریقہ سے ختم کیا گیا تو ہم نے سرحد حکومت سے احتجاجاً رزائن دیا تو ذوالفقار علی بھٹو نے تین ماہ تک سرحد میں حکومت نہ بنائی اسی دوران مجھے نیپ سے توڑنے اور چیف منسٹر بنے کی آفر ملتی رہی۔

سوال۔ آپ نے بھٹو صاحب کی چیف منسٹری کی آفر کو کیوں ٹھکرایا؟

جواب۔ جب بیگم کلثوم سیف اللہ، محمود سلیم کو صوبائی اسمبلی کا ممبر بنا دیا گیا بیگم کلثوم سیف اللہ سے فیملی کے پرانے خاندانی مراسم تھے انہوں نے مجھے اپنے گھر بلایا اس وقت اسلم خٹک گورنر سرحد تھے ڈاکٹر صاحب کے بڑے بیٹے ہمایوں سیف اللہ بھی اس میٹنگ میں موجود تھے اسلم خٹک نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا مرکز کی خواہش ہے کہ آپ (افضل خان) چیف منسٹر بنایا جائے میں نے مذاق میں کہا جب سودے بازی کا موقع آ جائے تو آپ سودے بازی کریں گے۔ تو وہ (اسلم خٹک) بھی ہنس پڑے۔ میں نے وفاقی حکومت کے نمائندے اسلم خٹک کو واضع طور پر بتایا چور دروازوں کے ذریعے مجھے چیف منسٹری نہیں چاہیے میں جمہوریت کا پیروکار ہوں جمہوری طریقہ سے اقتدار میں آنا پسند کرتا ہوں میں غیر جمہوری طریقے سے ہرگز چیف منسٹری قبول نہیں کر سکتا۔

سوال۔ آپ کے چیف منسٹری کے انکار پر پھر کیا ہوا؟

جواب۔ جب میں چیف منسٹری کے لالچ میں نہ آیا اور ولی خان کی نیپ چھوڑنے پر رضامند نہ ہوا تو مجھے سبق سکھانے کیلئے حیدر آباد نام نہاد سازش کیس میں گرفتار کر کے حیدر آباد ٹربیونل کے حوالے کر دیا میری گرفتاری کے 6 ماہ بعد پکڑا گیا جب بھٹو کی حکومت ختم کر کے جنرل ضیاء نے مارشل لاء لگایا تو اس کے تین ماہ بعد مجھے حیدر آباد جیل سے رہائی ملی۔

سوال۔ آپ کی پارٹی (نیپ) پر مارشل لاء لگوانے کا الزام ہے اس کے بارے آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب۔ یہ بات درست ہے جنرل ضیاء کے مارشل لاء کی وجہ سے ہمیں حیدر آباد کے نام نہاد سازش کیس سے رہائی ملی عبدالولی خان کی جنرل ضیاالحق مرحوم سے میٹنگ ہوئی تھی بھٹو کے ساتھ شدید مخالفت کی بنا پر وہ (ولی خان، بیگم نسیم ولی خان) ضیائی ٹیم میں شامل ہو گئے اس وجہ سے بیگم نسیم ولی خان کی شہرت ہوئی اور ان (ولی خان، بیگم نسیم ولی خان) پر ایم آر ڈی کی تحریک کو جنرل ضیاء کی ایما پر سبوتاژ کرنے کا تمیل گا۔

سردار شیر یار خان مزاری کو بھی یہی شکایت ہے ان دنوں میں (افضل خان) ہری پور جیل میں تھا۔

سوال۔ جنرل ضیاء الحق اپنی کابینہ میں آپ کو کیوں نمائندگی دینا چاہتے تھے؟

جواب۔ اس سوال کا جواب تو ولی خان، بیگم نسیم ولی خان سے پوچھیں جہاں تک مجھے یاد ہے جب جنرل ضیاء الحق (مرحوم) اپنی وفاقی کابینہ بنا رہے تھے اس وقت انٹیلی جنس کے ڈی ایس پی وہ میرے پاس زرین خان کو لے کر آئے جو اپنے علاقہ کے خان تھے۔ انہوں نے میرے پاس آتے ہی کہا ہمیں وفاقی حکومت نے بھیجا ہے وہ آپ کو فیڈرل منسٹر کر رہے ہیں میں نے جب جواب دیا مارشل لاء حکومت میں ایک ڈیموکریٹس انسان کس طرح وزارت میں آسکتا ہے۔ میں نے کہا ذوالفقار علی بھٹو مجھے چیف منسٹری دے رہے تھے مگر میں نے وزارت اعلیٰ کی بجائے جیل جانا قبول کیا اس لئے کہ میں اپنے ضمیر اور اصولوں کی وجہ سے مجبور تھا۔

سوال۔ آپ کے اے این پی چھوڑنے کی بنیادی وجہ کیا تھی؟

جواب۔ میں نے اصولوں کی خاطر اے این پی کو چھوڑا اے این پی عوامی پارٹی بھی مارشل لاء کی حامی بن گئی تھی مارشل لاء کی بی ٹیم کہلانے لگی ایم آر ڈی کی جمہوری تحریک سبوتاژ کیا اقتدار کیلئے اپنی نظریاتی مخالف پارٹیوں سے اتحاد کیا پختون قوم کے اجتماعی مفاد کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا گیا جس کی وجہ سے میرے سمیت ہزاروں ورکروں نے بطور احتجاج اے این پی کو چھوڑ دیا۔

سوال۔ آپ پر الزام ہے کہ آپ کو گورنری نہیں ملی اس لئے آپ علیحدہ ہوئے؟

جواب۔ یہ بالکل بہتان ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں حالانکہ عبدالخالق خان کا نام گورنری کیلئے میں نے پریس میں دیا اگرچہ اس وقت میں اے این پی کی قوم دشمن پالیسوں کے خلاف بطور احتجاج پارٹی کو چھوڑنے والا تھا ان مفاد پرستوں نے مجھ پر غلط الزام لگایا مجھے گورنر نہیں بنایا گیا اس لئے پارٹی چھوڑ دی ہے۔

سوال۔ باچا خان اور ولی خان کو نظریاتی سیاست کے علمبردار ہونے پر پختون قوم میں بڑی اہمیت حاصل تھی؟ کیا آپ بتائیں گے موجودہ اے این پی نظریاتی پارٹی ہے؟

جواب۔ اے این پی نے پہلے اقتدار کیلئے اپنی مخالف جماعت پیپلز پارٹی سے اتحاد کیا پھر اپنے مفادات اور اقتدار کی خاطر مسلم لیگ سے اتحاد کیا یہ سیاسی قلابازیاں ورکروں کے مشورے کے بغیر کی گئی اے این پی کے عہدیدار اور ورکرز بھی اعظم ہوتی اور فرید طوفان پر لوٹ مار، کرپشن اور غبن کے ثبوت دکھا رہے ہیں ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لینے والا کوئی نہیں ہے۔

اب اے این پی کی سیاست نظریات کی بجائے کمرشل ازم، اقتدار اور زیادہ سے زیادہ مال کمانے کیلئے ہے اب انہیں پختونوں کے حقوق کی کوئی پرواہ نہیں انہیں صرف اقتدار اور مال سے غرض ہے۔

سوال۔ آپ پختونوں کے رہنما ہیں وفاقی وزیر بھی رہے ہیں کیا آپ بتائیں گے کہ یہاں کی سیاست سے کرپشن پر کیسے قابو پایا جا سکتا ہے؟

جواب۔ میں نے کیبنٹ منسٹر کی حیثیت سے سینٹ کے اجلاس میں اپنی تقریر میں کہا تھا لوگ کہتے ہیں ۲۵ سال پہلے کرپشن کا زمانہ تھا لیکن اب موجودہ دور بلڈوز کرپشن کا دور ہے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کے دور میں میاں محمد نواز شریف کے خلاف تین سو مقدمات تھے اب میاں محمد نواز شریف کے دور

> اے این پی مارشل لاء کی حامی بن گئی تھی 'اقتدار کے لئے اس نے اپنے نظریات سے مخالف پارٹیوں سے اتحاد کیا

محمد افضل خان دوران انٹرویو

میں بے نظیر بھٹو اور آصف زرداری کے خلاف بے شمار اہم مقدمات چل رہے ہیں۔

سوال۔ احتساب کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب۔ سینیٹر سیف الرحمان سب سے بڑا چور ہے جس نے کروڑوں روپے کھائے ہیں یہ سب ملی بھگت کے ساتھ

ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل صدیق القادری محمد افضل خان سے انٹرویو لیتے

احتساب کے نام پر قوم کے ساتھ فراڈ کر رہے ہیں۔ اگر احتساب کرنا ہے بلا امتیاز سب کا ہونا چاہیے کیا بے نظیر بھٹو اور آصف زرداری کے سوا باقی سب فرشتے ہیں یا نواز شریف کی حکمران پارٹی بجلی چور، قرضہ خور، غبن کرنے والے لوگ موجود نہیں کیا ان حکومتی لوگوں کے خلاف احتساب معاف ہے۔ اگر نواز شریف واقعی احتساب میں مخلص ہیں تو ۸۵ سے لے کر ۹۹ تک کا احتساب کیا جائے اس دوران زمینیں، انڈسٹریاں، کھوٹھیاں، بڑے بڑے پلازے اور فارم بنانے والوں سے بے دردی سے پوچھ گچھ کی جائے جو لوگ ثبوت پیش کر کے اپنے آپ کو کلیئر کر لیں جو کلیئر نہ کر سکیں ان کی تمام تر جائیدادیں ضبط کر کے سخت سزائیں دی جائیں۔

سوال۔ آپ نے انتخابی سیاست کو کیوں خیرباد کہہ دیا ہے؟

جواب۔ عوام بار بار الیکشنوں سے تنگ ہیں ہر الیکشن میں پیسے اور اثر و رسوخ کے زور پر روایتی پیشہ ور لوگ سامنے آ جاتے ہیں جو کہ حکومتوں کے فیل ہونے کا سبب بنتے ہیں کرپٹ عناصر، قرضہ خور، دہشت گرد، غنڈے سیاست پر قابض ہو چکے ہیں جو لاقانونیت اور جرائم کے فروغ کا سبب ہیں عوام ایسے عناصر سے تنگ ہیں اس انتخابی سیاست سے عوام کو کچھ نہیں مل رہا عوام موجودہ سیاست دانوں سے مایوس ہو چکے ہیں۔ ملک ایک بہت بڑے خونی انقلاب کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ جو سب کچھ بہا کر لے جائے گا۔

سوال۔ امریکہ کی کھلم کھلا مداخلت کے باوجود کیا پاکستان آزاد خود مختار ملک ہے؟

جواب۔ جو ملک آزاد، خود مختار ہوتے ہیں وہ اپنے پاؤں پر مضبوط کھڑے ہوتے ہیں ان کی اپنی آزادانہ پالیساں ہوتی ہیں بدقسمتی سے ہماری بھی غیر ملکی مرہون منت ہیں ہمارے سیاستدان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بجائے امریکہ کی خوشنودگی میں ہمہ وقت تیار رہتے ہیں ان کے آڈر پر پاکستانی شہری کامل کانسی جیسے مجاہد کو گرفتار کروا دیتے ہیں۔

اگر ہم لیبیا کی مثال لیں تو ابھی تک قذافی نے اپنے 2 شہریوں کو امریکہ کے حوالے نہیں کیا حالانکہ ان پر قاتلانہ حملہ بھی کرا لیا گیا اقتصادی پابندیاں بھی عائد کی جبکہ ہمارے حکمرانوں کو امریکہ اپنے ہاں دعوت دے کر بے عزت کرتا ہے ہمارے پولیس پر کرپٹ، بددیانت، رشوت خور ہونے کا الزام لگاتا ہے مگر پاکستانی قوم کی پولیس کی نے

باقی صفحہ

وفاقی حکومت بلوچستان کے وسائل کو لوٹ رہی ہے

پارلیمانی امور کے صوبائی وزیر محمد سرور خان کاکڑ کی خصوصی بات چیت

محمد سرور خان کاکڑ کی شخصیت بلوچستان کی سیاست کے حوالے سے کسی تعارف کی محتاج نہیں بلوچستان کی سیاست میں انہیں اہم مقام حاصل ہے۔ بلوچستان میں لاکھوں پختونوں کے ترجمان کی حیثیت سے انہوں نے اپنی سیاسی شخصیت کو منوایا ہے۔ محمد سرور خان ذاتی طور پر بے شمار خوبیوں کے مالک ہیں بڑے زندہ دل بے باک صاف ستھرے دھڑے باز قسم کے دوست پرور انسان ہیں ان کی یہی خوبی انہیں دوسرے سیاستدانوں سے ممتاز کرتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ہر حکومت کو ان کی خدمات کی ضرورت پڑتی ہے

حکومت اور عوام کو نظر انداز کیا جا رہا ہے وفاقی سطح پر چھوٹے صوبوں خصوصاً" بلوچستان کے ساتھ جو زیادتیاں اور ناانصافیاں ہو رہی ہیں اس کا لاوا کسی وقت بھی پھٹ سکتا ہے۔

بلوچستان کی موجودہ مسلم لیگی حکومت کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں محمد سرور خان کاکڑ نے بتایا کہ بلوچستان کی صوبائی حکومت جو مسلم لیگی کہلاتی ہے اسے وفاق میں کوئی اہمیت نہیں دی جا رہی ہمارے صوبائی وزیر اعلیٰ

جو گیس پنجاب اور سندھ سے نکل رہی ہے اس کی قیمت 100 روپے فی مکعب میٹر ہے جبکہ بلوچستان سے نکلنے والی گیس 25 روپے فی مکعب میٹر ہے وفاقی حکومت کی پنجاب اور سندھ کے مقابلے میں بلوچستان سے ناانصافانہ سلوک انتہائی افسوسناک ہے جس کی وجہ سے بلوچستان میں مایوسی بے چینی اور وفاقی حکومت سے بددلی کے جذبات پروان چڑھ رہے ہیں وفاقی حکومت کا فرض ہے کہ وہ بلوچستان جو رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے گیس اور معدنیات سے مالا مال ہے اس کو حق دیا جائے بلوچستان کی تعمیر

بلوچستان کے جرات مند سیاسی رہنما محمد سرور خان کاکڑ کے دوران انٹرویو خوبصورت پوز

محمد سرور خان کاکڑ اپنے ننھے منے بچوں کے ہمراہ

وزارت ان کے لئے گھر کی لونڈی کی حیثیت رکھتی ہے یہ بلوچستان اسمبلی کے مسلسل ممبر منتخب ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ تاج جمالی کی حکومت میں (سینئر وزیر) اس کے بعد گمسی' انٹر میڈیٹ حکومت میں (صوبائی وزیر)' اب جمالی کی حکومت میں "ریونیو و پارلیمانی امور کے وزیر" ہیں بلوچستان کے مسائل پر محمد سرور خان کاکڑ نے یوتھ انٹرنیشنل کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کہا بلوچستان بہت وسیع اور پسماندہ صوبہ ہے جس میں مختلف زبانوں کلچر اور ایک دوسرے سے الگ تھلگ مختلف قومیں آباد ہیں ان کے بے شمار مسائل و شکایات ہیں بلوچستان میں لوگوں کو خوراک' لباس' مکان' تعلیم' صحت اور بنیادی ضروریات زندگی کی اشد ضرورت ہے جبکہ وفاقی حکومت بلوچستان کے وسائل پر قابض ہے اور چند لوگ وفاقی حکومت کی ملی بھگت سے بلوچستان کے وسائل کو لوٹ رہے ہیں۔

وفاقی حکومت کی بلوچستان کے لئے موجودہ پالیسی انتہائی تشویشناک اور سوتیلی ماں جیسی ہے جان بوجھ کر بلوچستان

جمالی صاحب ہر ماہ صوبائی حکومت کے ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے وفاقی حکومت کے پاس جاکر ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ بلوچستان کے جو ذاتی وسائل ہیں ان وسائل کا بھی حق نہیں مل رہا جبکہ بیرونی قرضوں میں بلوچستان سے ایک وفاقی

نواز شریف قومی وحدت بچانے کیلئے آئینی اصلاحات کرائیں

وسائل پر صوبوں کے حق کو تسلیم کیا جائے

یونٹ کی حیثیت سے کاٹ لیا جاتا ہے جو سراسر وفاقی حکومت کی زیادتی ہے۔

و ترقی میں وفاقی حکومت بھاری گرانٹ دے تا کہ بلوچستان کے عوام کو بنیادی ضروریات زندگی میسر ہو سکیں۔ ایک سوال کے جواب میں محمد سرور خان کاکڑ نے کہا ہم بلوچستان کے وسیع تر قومی مفاد میں وفاقی حکومت کے ساتھ اچھے خوشگوار تعلقات رکھنا چاہتے ہیں ہم محاذ آرائی کی بجائے افہام و تفہیم سے مسائل کو نبھانا چاہتے ہیں تا کہ بلوچستان میں لوگوں کو ملازمتیں ملیں انڈسٹریز لگیں سرمایہ کاری ہو تا کہ صوبے کے عوام ترقی اور خوشحالی کی طرف آگے بڑھ سکیں۔

محمد سرور خان کاکڑ نے وفاقی حکومت کو خبردار کرتے ہوئے کہا بلوچستان کو اس کا قانونی حق دیا جائے غیر ملکی سرمایہ سے بلوچستان کے قدرتی وسائل کو ترقی دی جائے تو بلوچستان معدنیات میں پاکستان کو خود کفالت دے سکتا ہے۔

سرور خان کاکڑ نے بتایا تمام اہم پوسٹوں میں بلوچستان کو کوئی نمائندگی حاصل نہیں سب سے بڑھ کر بلوچستان کا وفاقی

باقی صفحہ 52

چوہدری محمد ارشد اولکھ کے دوران انٹرویو مختلف انداز

"مجھ سے استعفیٰ مانگا نہیں گیا میں نے احتجاجاً دیا تھا"

سابق مشیر وزیر اعظم آزاد جموں و کشمیر چوہدری محمد ارشد اولکھ سے خصوصی انٹرویو

چوہدری محمد ارشد اولکھ

دنیا میں بعض شخصیات ایسی ہوتی ہیں جن میں غیر معمولی صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں اور یہ صلاحیتیں اس وقت اور بڑھ جاتی ہیں جب ان کا حامل دیانتدار اور محب وطن ہو در اصل یہ صلاحیت خداداد ہوتی ہیں جو ہر کسی کے پاس نہیں ہوتیں ان صلاحیتوں کے حامل لوگ ہر قوم کی تقدیر بدل دیتے ہیں ایسے لوگ مشکل سے مشکل وقت میں بھی نہیں گھبراتے ہر چیلنج کا مقابلہ ڈٹ کر کرتے ہیں ایسی ہی بے پناہ صلاحیتوں کے مالک چوہدری محمد ارشد اولکھ ہیں جو سیاسی شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ سچے محب وطن پاکستانی بھی ہیں انھوں نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز گورنمنٹ کالج لاہور سے بطور سٹوڈنٹ لیڈر کیا اور مارشل لاء دور میں بھی ہمت نہیں ہاری اور دن رات محنت کر کے پاکستان کے سیاسی، حکومتی، سفارتی اور عوامی حلقوں میں اپنا نام روشن کیا چوہدری محمد ارشد اولکھ نے ثابت کر دیا کہ سیاست کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہے اور نہ ہی کسی کی میراث ہے اللہ تبارک تعالیٰ جسے چاہے یہ اعزاز عطا کر سکتا ہے۔

چوہدری محمد ارشد اولکھ نے اپنی عملی سیاسی زندگی کا آغاز مشیر برائے سیاسی امور بدرجہ حکومت وزیر اعظم آزاد کشمیر سے کیا آپ نے اپنی مدبرانہ سیاسی بصیرت کی بدولت ملکی و بین الاقوامی سطح پر گرانقدر خدمات سرانجام دیں آزاد کشمیر اور حکومت پاکستان کے مابین بہتر تعلقات کے فروغ کے لیے انھوں نے پل کا کردار ادا کیا ایک محب وطن سیاسی رہنما کی حیثیت سے انھوں نے اپنے ذاتی مفاد کی بجائے ہمیشہ قومی مفادات کو ترجیح دی ہم نے یوتھ انٹرنیشنل کے لیے ان سے تفصیلی بات چیت کی جو آپ کی نذر ہے۔

س۔ اولکھ صاحب ہمارے قارئین کو اپنی شخصیت کے بارے میں کچھ بتائیں؟

جواب۔ قادری صاحب میرا تعلق چاہل کلاءں اولکھ بھائی گاؤں قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ کے ایک کھاتے پیتے زمیندار گھرانے سے ہے سیاست بھی ورثے میں ملی ہے میٹرک میں نے قلعہ دیدار سنگھ ہائی سکول سے پہلی پوزیشن میں کیا سکول کی سطح سے ہی سیاست میں دلچسپی لینی شروع کر دی تھی ایک عرصہ سکول یونین کا صدر رہا طلبہ کے حقوق اور مسائل کے حل کے لیے بھر پور جدوجہد کی ادبی سرگرمیوں اور تقریری مقابلوں میں بھر پور حصہ لیا۔ 1970 میں اعلیٰ پوزیشن میں میٹرک کر کے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا ان دنوں گورنمنٹ کالج میں داخلہ ملنا بڑے اعزاز کی بات سمجھا جاتا تھا کیونکہ اس کالج میں حکیم الامت علامہ اقبال جیسی شخصیت علم حاصل کر چکی تھی کالج میں دوران تعلیم میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ میں بیوروکریٹ، ڈاکٹر یا انجینئر بننے کی بجائے عملی سیاست میں حصہ لوں گا اور اپنے ملک کے پسے ہوئے عوام کی خدمت کروں گا۔

گورنمنٹ کالج میں ہی میں نے نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں میں بھر پور حصہ لیا وہاں میں نے ہم خیال طالب علموں کا ایک گروپ بنایا جس کا چیئرمین مجھے بنایا گیا۔ میرے گروپ میں طارق فیروز، ظفر عباس، اخلاق تارڑ، نذیر سعید اور جلیل عباس شامل تھے جو اب سول سروس میں اچھے عہدوں پر فائز ہیں گریجویشن کرنے کے بعد ذوالفقار علی بھٹو نے مجھے جج

ڈیوٹی سے سعودی عرب بھیجا۔ 1977 میں بھٹو صاحب نے اے ایس پی پولیس کے لیے میرے آرڈر کیے ہی تھے کہ مارشل لاء لگ گیا جس کی وجہ سے یہ آرڈر پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکے 1980 میں سیاسی سرگرمیوں کے سلسلہ پابندی کی وجہ سے کاروبار کی غرض سے ملک سے باہر چلا گیا اس دوران سب نے سعودی عرب، دوبئی اور انگلینڈ کا دورہ کیا 1983 میں وطن واپس آکر اپنے کاروباری معاملات اور سیاسی امور پر بھرپور توجہ دی 1985 میں غیر جماعتی انتخابات میں صوبائی اسمبلی کے حلقہ پی پی 86 گوجرانوالہ سے الیکشن لڑا سیاسی جماعتوں کے بائیکاٹ کی وجہ سے ان انتخابات میں نظریاتی اور سیاسی لوگوں کی بجائے کونسلر کی سطح کے لوگ اور ڈرگ مافیا کی دولت کی مدد سے غیر سیاسی لوگ اقتدار میں آ گئے۔ ۱۹۸۵ء سے لے کر آج سیاسی سوجھ رکھنے والے لوگ دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔

۱۹۸۵ء میں وفاقی وزیر غلام احمد لالیکا نے مجھے لاہور سنسر بورڈ کا ممبر فائز کر دیا اس عہدے پر میں نے ۸۸ تک کام کیا اور فلم سازوں کی بڑی بڑی آفروں کو ٹھکرا کر قواعد و ضوابط کے مطابق کام کیا۔ ۸۶ میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی ایڈوائزری کمیٹی کا رکن مقرر کیا گیا پھر ۱۹۹۳ء میں انڈس ہنک کا ایڈوائیزر رہا پھر ۱۹۹۶ء میں قومی اسمبلی کے حلقہ این اے ۹۷ گوجرانوالہ سے الیکشن لڑا ۱۹۹۷ء میں وزیراعظم کا آزاد جموں و کشمیر کا مشیر خاص برائے سیاسی امور مقرر کیا گیا مجھے دونوں حکومتوں کے درمیان رابطے کی ذمہ داری سونپی گئی اس ضمن میں دلچسپ بات یہ ہے کہ آزاد کشمیر میں پیپلز پارٹی

[illegible] جو اس وقت کے وزیراعظم سے ہاتھ ملا رہے ہیں ساتھ میاں نواز شریف اور میاں منظور احمد وٹو کھڑے ہیں

کی حکومت تھی اور پاکستان میں مسلم لیگ کی ان حالات میں دونوں حکومتوں کے درمیان رابطے کا کام کرنا بہت مشکل کام تھا۔ اس دوران میں نے بیرسٹر سلطان محمود کی حکومت کو چلانے اور وفاقی حکومت سے باہمی افہام و تفہیم پیدا کرنے میں بے حد کام کیا اور آزاد کشمیر حکومت کو مشکل ترین مراحل سے نکالا۔

سوال۔ جب آپ آزاد کشمیر حکومت کیلئے اتنے متحرک اور کارآمد تھے تو وزیراعظم نے آپ سے استعفیٰ کیوں مانگا؟

جواب۔ میں یہاں آپ کا ریکارڈ درست کرنا چاہوں گا کہ وزیراعظم نے مجھ سے استعفیٰ نہیں مانگا تھا بلکہ میں نے احتجاجاً استعفیٰ دیا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ آزاد کشمیر کی موجودہ کابینہ میں زیادہ تر وزراء اور مشیر ان پڑھ اور جاہل ہیں۔ یہ وزراء جب آزاد کشمیر سے اسلام آباد آتے ہیں تو یہاں کے سیاسی اور سفارتی حلقوں میں اپنا تعارف کراتے تو انہیں یہ بتایا جاتا کہ وزیراعظم کے مشیر برائے آزاد کشمیر ارشد اولکھ ان کے بہترین دوست ہیں چونکہ میرا اپنا ذاتی اثر و رسوخ سیاسی اور سفارتی حلقوں میں بہت زیادہ تھا میں نے برسٹر سلطان محمود کی حکومت کو چلانے کیلئے انتھک کام کیا جب یہ لوگ اس بحرانی کیفیت سے نکل گئے تو یہ برسٹر سلطان محمود چوہدری کے ان احساس کمتری کے شکار وزیروں اور مشیروں نے میرے خلاف سازشیں شروع کر دیں کیونکہ ان کو احساس تھا کہ یہ شخص ہم سے زیادہ پڑھا لکھا اور تجربہ کار ہے اس کی پبلک ریلیشن بہت زیادہ ہے (Personality calash) والی بات تھی کیونکہ یہ وزیر اور مشیر جب اسلام آباد میں کسی تقریب میں اپنا تعارف کراتے تو انہیں یہی جواب ملتا کہ ہمیں آزاد کشمیر حکومت میں مشیر خاص صرف ارشد اولکھ کو جانتے ہیں ان لوگوں نے صرف اپنی ذاتی انا کی خاطر وزیراعظم آزاد کشمیر کے کان بھرے کہ ارشد اولکھ کشمیری نہیں ہے اس کا تعلق پاکستان سے ہے لہٰذا اس پاکستانی مشیر کو فارغ کیا جائے۔ اس پر وزیراعظم آزاد کشمیر ان لوگوں کو جواب دیا کہ تم کو نہیں معلوم کہ یہ کن کن اہم شخصیتوں کا آدمی ہے اس کو فارغ کرنا اتنا آسان نہیں۔ مجھے جب ان باتوں کا علم ہوا خاص طور پر تعصب کا کہ یہ کشمیری پاکستانیوں کے بارے میں کتنا تعصب رکھتے ہیں، حالانکہ کشمیر حکومت پنجاب حکومت کے سر پر بنتی ہے۔ پاکستان میں کشمیری اہم سرکاری عہدوں پر فائز ہیں۔ تو میں نے بطور احتجاج استعفیٰ دے دیا۔

سوال۔ تو پھر وزیراعظم آزاد کشمیر نے آپ کا استعفیٰ کس طرح منظور کر لیا؟

جواب۔ میں نے وزیراعظم کے نہ چاہتے ہوئے ان وزیروں اور مشیروں کے تعصب کو دیکھتے ہوئے استعفیٰ دیا تھا۔ جہاں استعفیٰ کے منظور کرنے کا تعلق ہے بیرسٹر سلطان محمود چوہدری بے شمار خوبیوں کے باوجود انتہائی کمزور اور بزدل وزیراعظم ہیں انہوں نے وزیروں اور مشیروں کے پریشر میں آ کر استعفیٰ قبول کیا۔

سوال۔ آپ حکومت آزاد کشمیر میں مشیر خاص رہ چکے ہیں کیا آزاد کشمیر حکومت وہاں کے عوام کی توقعات پر پورا اتر رہی ہے؟

جواب۔ اصل بات پوچھیں تو بیرسٹر سلطان محمود چوہدری کا آزاد کشمیر حکومت پر کوئی کنٹرول نہیں ہے اصل کنٹرول بیوروکریسی اور ان بے لگام جاہل وزیروں اور مشیروں کا ہے جو ہر وقت انہیں بلیک میل کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ ان کی ناقص پالیسیوں کی وجہ سے وہاں اقتصادی اور سیاسی بحران آیا ہوا ہے۔ کشمیری عوام کی بہتری اور ترقی کیلئے خاطر خواہ اقدامات نہیں ہو رہے مگر وزیراعظم اور ان کی کابینہ کے اپنے "ذاتی مفادات" خوب چل رہے ہیں۔ آزاد کشمیر کے سرکاری ملازمین کی ذاتی کوٹھیوں میں حکومت آزاد کشمیر کرایہ دار ہے۔

سوال۔ آپ کے آزاد کشمیر حکومت کے بارے میں مشاہدات کیا ہیں۔

جواب۔ دراصل بیرسٹر سلطان محمود چوہدری برائے نام وزیراعظم ہیں، ان کی شرافت اور کمزوریوں سے ان کے مشیر اور وزیر بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

سوال۔ آپ پر الزام ہے کہ آپ نے مشیر خاص کی حیثیت سے خوب کرپشن کی اور پیسہ بنایا؟

جواب۔ میں گذشتہ چوبیس سال سے اسلام آباد میں ہوں اس دوران میں نے کئی عہدوں پر کام کیا مگر میں آج تک اپنا گھر نہیں بنا سکا۔ اگر میں واقعی کرپٹ ہوتا اور میں نے بہت سا پیسہ بنایا ہوتا تو کم از کم اپنا ذاتی گھر تو میں بنا لیتا۔ میں نے ہمیشہ سیاست کو عبادت سمجھا ہے کرپشن اور لوٹ مار سے نفرت کی ہے۔ اس طرح کی باتیں وہ لوگ کرتے ہیں جو خود یہ کام کرتے ہیں۔ جو لوگ یہ باتیں کر رہے ہیں ان کی کرپشن کی داستانیں تو زبان زد عام ہیں۔

سوال۔ آزاد کشمیر حکومت کا مستقبل کیا ہے؟

جواب۔ بیرسٹر سلطان محمود نظریاتی کم اور کاروباری زیادہ ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنے فائدے کی سوچتے ہیں جہاں سے حاصل ہوتا ہو وہاں چلے جاتے ہیں۔ ان کی حکومت اس وقت بحران کا شکار ہے ان کا تعلق پیپلز پارٹی سے ہے مگر سارا مسلم لیگ کا لئے ہوئے ہیں اس وقت وہ پارٹی لیول سے ہٹ کر صرف اور صرف اپنی حکومت چلانے کے چکر میں ہیں۔ اب تو تمام ترکیم وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف کے ہاتھ میں ہے کہ کب تک وزیر داخلہ چوہدری شجاعت کی سفارش کو مانتے ہوئے آزاد کشمیر حکومت کو چلنے دیتے ہیں۔

جب آزاد کشمیر میں پیپلز پارٹی اور پاکستان میں مسلم لیگ کی حکومت تھی اس دور میں بیرسٹر سلطان محمود کی حکومت کو بچانے میں بہت اہم کردار ادا کیا

سوال۔ آج کل آپ کی سیاسی سرگرمیاں کیا ہیں۔

جواب۔ میں سیاسی بیوروکریٹ ہوں ملک کو جہاں بھی میری ضرورت ہو گی میں وہاں جاؤں گا۔ فی الحال جون کے آخر میں نجی دورے پر یورپ اور امریکہ جا رہا ہوں جہاں سے جولائی کے آخر میں واپسی ہو گی۔ اس کے بعد فیصلہ کروں گا کہ مجھے کس پلیٹ فارم پر کونسی ذمہ داریاں سنبھالنی چاہیے۔

سوال۔ پاکستان کے ایٹمی پاور بننے سے بیرون ملک پاکستانیوں کا کیا ردعمل ہے؟

جواب۔ ۲۸ مئی کو جب پاکستان نے ایٹمی دھماکے کیے تو اس وقت بطور مشیر کام کر رہا تھا ان دھماکوں پر آزاد کشمیر کے عوام سمیت پوری دنیا میں موجود پاکستانیوں کے سر فخر سے بلند ہو گئے تھے۔ ہر جگہ اس روز جوش جشن منائے گئے تھے۔ فوج اور دفاع پر پچھلے پچاس برس سے جو خطیر رقم خرچ ہو رہی تھی اس کا صلہ ان ایٹمی دھماکوں کی شکل میں قوم کو مل گیا ان ایٹمی دھماکوں پر بیرون ملک پاکستانیوں کا جوش و خروش بھی دیدنی تھا۔ البتہ حکومت کے فارن کرنسی اکاؤنٹ منجمد کرنے کے فیصلے کو پاکستانیوں نے انتہائی سخت اور غلط فیصلہ قرار دیا گیا اور اسے ملک دشمنی سے تعبیر کیا گیا تھا۔ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کا کہنا تھا کہ ایٹمی دھماکے کے بعد اگر ہمیں ملک کیلئے اپنی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور بیویوں کے زیور بیچ کر بھی ڈالر بھیجنا پڑے ہم بھیجتے کیوں کہ ہماری پہچان ہی پاکستان ہے۔ مگر بدقسمتی سے وزیر خزانہ کی غلط اور غیر دانش مندانہ پالیسی کی وجہ سے ایسا نہ ہو سکا۔ حکومت نے اسی وزیر خزانہ کو ترقی دے کر وزیر خارجہ عہدہ دے دیا ہے کیا یہ قوم کے ساتھ فراڈ نہیں یہ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے ساتھ سازش ہے۔

چوہدری محمد ارشد اولکھ چوہدری شجاعت حسین کے ساتھ

سوال۔ کیا ہمارے سفارت کار قومی مفادات کے تحفظ کیلئے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں؟

جواب۔ میں دنیا کے بہت سے ممالک گیا ہوں میرا اپنا ذاتی تجربہ ہے کہ ہمارے سفارت کار صرف اپنے ذاتی مفادات اور اپنے عزیزوں کے مستقبل کے حصول کیلئے کام کر رہے ہیں انہیں ملکی وقار کی سربلندی اور بہتر مستقبل کی کوئی فکر نہیں۔

چوہدری محمد ار[illegible] گفتگو کرتے ہوئے

سوال۔ بھارت اور پاکستان کے مابین دوستی کے حوالے سے جو کچھ ہو رہا ہے اس پر کچھ روشنی ڈالیں؟

جواب۔ پچھلے پچاس سالوں میں بھارت نے کشمیری عوام کے ساتھ جو سلوک کیا ہوا ہے اس سے ساری دنیا بخوبی آگاہ ہے۔ مجھے ۱۹۹۰ء میں بھارت دہلی جانے کا اتفاق ہوا وہاں ایک بہت بڑی تقریب میں شریک ہوا جہاں بہت اہم شخصیات مدعو تھیں۔ ان شخصیات میں ایک اہم ہندو شخصیت نے مجھے ملتے ہی کہا "اولکھ صاحب آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی اور کیوں نہ ہو ہم ایک نسل، ایک رنگ، ایک زبان اور ایک ثقافت سے تعلق رکھتے ہیں افسوس یہ ہے کہ ہم الگ الگ ہیں ایسا کیوں ہے آخر ہم یہ فاصلے مٹا کیوں نہیں دیتے۔

باقی صفحہ 55

پاک، عرب عظیم و لازوال برادرانہ دوستی زندہ باد

A Name of Trust Efficiency and Competency in Manpower Export.

SHAHID TRADERS

O.E.P. Lic. No. 0665 / KAR

Ph : 0092 - 21 - 2416322, 2417355, 2421310, 2421587 Res : 572378

Fax : 021 - 2416322

9 / 13-B Uni Plaza (ii) Chundrigar Road, Off- Altaf Hussain Road, Karachi - Pakistan.

M. Tufail Butt
Proprietor

نواز شریف سندھ کی عوام کے مقبول ترین لیڈر ہیں سردار عبدالحمید صغیری

میں نے بے نظیر کے مقابلے میں الیکشن لڑکر پچیس ہزار سے زائد ووٹ لئے

سردار عبدالحمید مغیری سندھ کے ہردلعزیز نوجوان مسلم لیگی راہنما ہیں آپ کا تعلق بلوچ خاندان سے ہے جو بلوچستان سے گذشتہ 50 سالوں سے لاڑکانہ تحصیل شہداد کوٹ میں مقیم ہے آپ کے دادا سردار دلوش مغیری علاقہ کی معروف سیاسی و سماجی شخصیت رہے۔

میاں محمد نواز شریف نے شدید مخالفت کے باوجود عبدالحمید مغیری کو لاڑکانہ تحصیل شہداد کوٹ سے سابق وزیر اعظم' اور پاکستان پیپلزپارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بینظیر بھٹو کے خلاف قومی اسمبلی کا الیکشن لڑنے کے لئے مسلم لیگ کا ٹکٹ دیا آپ نے جواں مردی سے مقابلہ کرتے ہوئے بینظیر زرداری کے مقابلہ میں 25 ہزار سے زائد ووٹ لئے۔

سردار عبدالحمید مغیری نے یوتھ انٹرنیشنل کو بتایا کہ جب ذوالفقار علی بھٹو نے پیپلزپارٹی کی بنیاد ڈالی تو میرے دادا سردار دلوش مغیری کو PPP میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی جس کو میرے دادا نے یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ ہم خاندانی مسلم لیگی اور قائد اعظم محمد علی جناح کے پیروکار ہیں لہٰذا ہم کسی صورت میں بھی مسلم لیگ چھوڑ کر PPP میں شامل نہیں ہو سکتے یہ سن کر ذوالفقار علی بھٹو سخت ناراض ہوا اور جب اقتدار میں آیا تو اس نے ہمارے خاندان کے ساتھ انتقامی کارروائیوں کا آغاز کرتے ہوئے ہماری فیملی میں فساد کرا دیا جسکے نتیجہ میں میرے چچا قتل ہو گئے۔

ہماری زمین چھین لی گئی اور ہمیں معاشی طور پر تباہ کر دیا گیا ہماری دشمنی کو بڑھا کر ہمارے خاندان پر ظلم کے پہاڑ ڈھائے گئے جب بھٹو جیل گیا تو اس وقت میں چھوٹا تھا میں اکثر سوچتا تھا کہ بھٹو خاندان کی زیادتیوں کا بدلہ ضرور لوں گا اس دوران میرے دادا انتقال کر گئے۔ میں زمانہ طالب علمی سے ہی پرجوش' متحرک طالب علم لیڈر کا کردار ادا کرتا رہا مسلم لیگی راہنما قاضی فضل اللہ اور ایوب کھوڑو کے ساتھ قریبی رابطہ رکھا بحیثیت مسلم لیگی نوجوان کے میں نے ان شخصیات سے بہت کچھ سیکھا ایم اے اکنامکس کرنے کے بعد مکمل طور پر مسلم لیگی پرچم تلے سیاست کا آغاز کر دیا مجھے سیاست میں لانیوالے میاں محمد نواز شریف ہیں میاں صاحب جب وزیر اعلیٰ پنجاب تھے تو اس وقت سندھ کے عوام میں بہت مقبول تھے سندھیوں کا خیال تھا کہ اگر ہمیں پنجاب کا وزیر اعلیٰ میاں محمد نواز شریف مل جائے تو ہمارے سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں میں خود میاں محمد نواز شریف کی شخصیت کا بہت مداح تھا میں اپنے نوجوانوں کے گروپ کے ہمراہ لاہور ماڈل ٹاؤن میاں صاحب سے ملنے کے لئے گیا میاں صاحب نے علم ہونے پر اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود مجھے ملاقات کا شرف بخشا میرے خیالات' جذبات کو دیکھتے ہوئے کمال شفقت سے مجھے میرے ساتھیوں سمیت مسلم لیگ میں شامل کیا پھر ٹرین مارچ لانگ مارچ میں سندھ نے بھرپور کام کیا۔ میاں محمد نواز شریف کی وجہ سے اب خود کو مسلم لیگی اور عوام کا خدمت گار سمجھتا ہوں سیاست کا دوسرا نام خدمت ہے جس کا اقرار صرف اور صرف میاں محمد نواز شریف کرتے ہیں جبکہ دیگر پارٹیوں کے لوگ لوٹ کھسوٹ کرپشن اور کمیشن و رشوت کو سیاست کا حصہ سمجھتے ہیں۔

س :- آپ بحیثیت سیاسی راہنما میاں محمد نواز شریف کو کیسا لیڈر تصور کرتے ہیں؟

ج :- میاں محمد نواز شریف ذہین فطین تعلیم یافتہ مدبر اور دور اندیش سیاسی لیڈر ہیں اپنے جذبات و احساسات پاکستان کے غریب عوام کے لئے رکھتے ہیں جس کی زندہ مثال یہ ہے کہ جب جونیجو دور حکومت میں وہ وزیر اعلیٰ تھے اور اپنے پہلے دور حکومت میں سیلاب زدگان کی مدد کی اس کی مثال پاکستان کی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی کہ ایک وزیر اعظم کیچڑ' گندے پانی اور گوبر میں چلتا ہوا دکھی انسانیت کی خدمت کر رہا ہے۔ اپنے ہاتھوں سے "گارہ اینٹیں" اٹھا کر لوگوں کے گھر تعمیر کراتا ہے میں ان کی درویشانہ طبیعت سے بہت متاثر ہوں۔جب وہ پہلے وزیر اعظم بنے تو اپنی گاڑی کو خود ڈرائیو کرتے ہوئے ایک تھانہ میں پہنچ گئے جہاں پر ڈیوٹی دینے والے اہلکاروں کے ساتھ پکوڑے اور نان کے ساتھ لنچ کیا میں سمجھتا ہوں ایسا رہبر و راہنما وزیر اعظم دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے رات کے کسی پہر بھی اپنی خوابگاہ سے نکل سکتا ہے

باقی صفحہ 53

فانوس گجر یوتھ انٹرنیشنل کا مطالعہ کرتے ہوئے

قومی سیاست میں فانوس گجر کا نام انتہائی عزت و احترام سے لیا جاتا ہے۔ فرنٹیر کے عوامی حلقوں میں ان کی شخصیت کسی رسمی تعارف کی محتاج نہیں غریبوں' مظلوموں' محکموں اور پسے ہوئے لوگوں کیلئے ان کی بے مثال قابل تعریف جدوجہد ہے۔

فانوس کا تعلق فرنٹیر کے سرسبزوشاداب دیدہ و زیب علاقہ بونیر مالاکنڈ ڈویژن سے ہے انہوں نے عملی سیاست کا آغاز زمانہ طالب علمی سے اے این پی کے پلیٹ فارم سے کیا ملک میں بحالی جمہوریت اور عوامی حقوق کے لئے انہوں نے انتھک جدوجہد کی حتیٰ کہ قید و بند کی صعوبتیں اٹھانے کے باوجود اپنے اصولی موقف پر ذرا بھر لرزش نہیں آنے دی پھر اے این پی کی قیادت سے شدید اختلافات کی بنا پر اپنے ہزاروں ورکروں کے ساتھ مستعفی ہو کر اپنی سیاسی پارٹی پاکستان عوامی پارٹی کے نام پر بنالی۔

پاکستان عوامی پارٹی کے نومنتخب بانی صدر کی حیثیت سے دن رات محنت کر کے قومی سیاست میں انہوں نے اپنے آپ کو ایک منجھا ہوا تجربہ کار سیاست دان منوایا ہے۔ آج عوامی پارٹی پاکستان کے چاروں صوبوں میں اپنے عوامی مشن پر گامزن ہے طلبہ' نوجوانوں' محنت کشوں' کسانوں' خواتین اور سیاسی ورکروں میں بڑی تیزی سے مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔ پارٹی کے حالیہ ورکرز کنونشن جس میں چار ہزار کے قریب ورکر مرد و زن اپنی مدد آپ کے جذبے کے تحت شریک تھے ان کی مقبولیت کی ایک مثال ہے۔ فرنٹیر کے گجر بھی فانوس گجر کے نام پر جان نچھاور کرتے ہیں یہ اپنے گجر قبیلہ کے ہردلعزیز لیڈر ہیں نیشنل کانفرنس کے مرکزی رہنما ہیں۔

موجودہ حکمران عوام دشمن منافقانہ پالیسیوں پر گامزن ہیں

پاکستان عوامی پارٹی کے مرکزی صدر فانونس گجر سے خصوصی انٹرویو

ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل کے ایڈیٹرانچیف جناب صدیق القادری نے اپنے حالیہ پشاور کے وزٹ کے دوران پاکستان عوامی پارٹی کی قیادت اور عہدیداروں سے ایک تفصیلی انٹرویو کیا کو قارئین کی خدمت میں پیش خدمت ہے۔

جن عہدیداروں نے گفتگو میں حصہ لیا ان میں مرکزی صدر فانوس گجر' انجینئر سول محمد وزیر صوبائی صدر پی اے پی صوبہ افغانیہ۔ سید شوکت شاہ جنرل سیکرٹری صوبہ افغانیہ' حسین تاج خان صدر پشاور ڈویژن' عبدالحکیم سیلاب انچارج سیکرٹریٹ' یار محمد باجوڑی ڈپٹی کمانڈر عوامی لبریشن آرمی صوبہ افغانیہ مقصود خان قریشی صدر پشاور ڈسٹرکٹ' ڈاکٹر بخت دورانی پشاور سٹی اور ظفر عباس مرزا ایڈووکیٹ صوبائی صدر عوامی لبریشن آرمی شامل ہیں۔

مرکزی صدر: صدیق القادری صاحب آپ جانتے ہیں کہ جب سے یہ ملک وجود میں آیا ہے صرف ایک ہی طبقہ برسراقتدار ہے اور جاگیردار اشرافیہ ہے یہی طبقہ اس ملک کو تباہی اور بربادی کے راستے پر ڈالنے کا ذمہ دار ہے اور اب، اس طبقہ نے سرمایہ دار کو بھی اپنا حصہ دار بنا لیا ہے اور انہوں نے دو سیاسی جماعتوں کا روپ اپنا لیا ہے۔ جاگیردار طبقہ پاکستان پیپلزپارٹی کی صورت میں منظر عام پر ہے دوسری طرف سرمایہ داروں نے مسلم لیگ کی شکل اختیار کر لی ہے۔ یہ دونوں پارٹیاں دراصل ایک سکے کے دو رخ ہیں۔ سرمایہ دار اور جاگیردار خواہ کسی بھی پارٹی میں ہوں ایک دوسرے کے رشتہ دار اور ملکی دولت لوٹنے میں حصہ دار ہیں۔ اس ملک میں دوسرا طبقہ جسے حروف عام میں متوسط طبقہ کہا جاتا ہے وہ محنت کش مزدوروں' کسانوں' ریڑھی بانوں' ڈرائیوروں اور سرکاری ملازمین کا ہے۔ جو اپنے حقوق سے یکسر محروم ہیں۔ جو سمندر کی تہوں میں ڈوب کر موتی نکالتے ہیں دن بھر پچاس منزلہ عمارت کی بلندی پر صلیب سے بندھے رہتے ہیں تاکہ خونخواروں کے لئے محلات تعمیر کر سکیں۔ زمین کی اندھیری تہوں میں گھس کر آتشدانوں کے لئے کوئلہ اور سرمایہ داروں کی صنعت کے لئے تیل نکال کر لاتے ہیں۔ چلچلاتی ہوئی دھوپ میں زمین کا سینہ چیر کر اناج اگاتے ہیں۔ تپتی ہوئی بھٹیوں میں زندہ رہ کر مشین چلاتے اور کارخانے آباد کرتے ہیں۔ اس ملک کا یہ عظیم طبقہ دن رات محنت کے ستم جھیل کر اپنے خون پسینے کے زور سے وطن عزیز کو عظیم تر بنانے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اس کے برعکس ہیلی کاپٹروں اور لمبی لمبی گاڑیوں میں سفر کرنے والے ائیر کنڈیشن بنگلوں میں بیٹھ کر عیاشیاں کرنے والے چند سو گھرانے ہیں۔ جنہوں نے طبقاتی اور وحشت و بربریت

سے بھرپور استحصالی نظام اس ملک کی اکثریت پر مسلط کیا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے ایک ہی خاندان ہے جسے "حکمران خاندان" اس خاندان نے وطن عزیز کو دیوالیہ کر کے رکھ دیا ہے۔ عرصہ سے اس بات کا پراپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ پاکستان میں پیدا ہونے والا ہر بچہ بیرونی مالیاتی اداروں کا مقروض ہے۔ پاکستان عوامی پارٹی اس بات کو ماننے سے انکار کرتی ہے۔ ہمارا استدلال یہ ہے کہ بیرونی قرضے صرف اور صرف پاکستان کے حکمران خاندان کے ذمہ واجب الادا ہے کیونکہ یہ قرضے اسی خاندان کے اثاثوں کو بڑھانے کیلئے استعمال میں

ولی خان کا میں ذاتی طور پر احترام کرتا ہوں

کالا باغ ڈیم ضرور بننا چاہئے

لائے گئے ہیں۔ یہ خاندان نہ صرف بیرونی مالیاتی اداروں کا مقروض ہے بلکہ پاکستان کے 98 فیصد محنت کش عوام کا بھی مقروض ہے۔ کیونکہ ان بیرونی قرضوں پر واجب الادا سود کی اقساط کے لئے عوام پر ٹیکسوں اور مہنگائی کا بوجھ ڈالا گیا۔ کبھی آپ نے ان سب باتوں پر غور کیا ہے؟ کبھی اپنے دشمن کے مقابلے میں اپنی طاقت کا اندازہ لگایا ہے؟ نہیں۔ آپ نے ہمیشہ اپنے آپ کو کمزور سمجھا ہے جس کی وجہ سے ملک کی غریب عوام سرمایہ داروں' جاگیرداروں اور ان کے نمائندوں کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنس کر نصف صدی سے انہی لوگوں کو اپنا نمائندہ بنا کر ایوانوں میں بھیجتے ہیں۔ اور نصف صدی سے یہ لوگ پاکستان کے ان سپریم اداروں میں بیٹھ کر قوم ملک اور مذہب اور قانون کا مذاق اڑاتے چلے آ رہے ہیں۔ ہم لوگ غفلت کی نیند سے کب بیدار ہوں گے ہمارے ضمیر کب زندہ ہوں گے اور اپنے حقوق کے لئے کب منظم ہوں گے۔

جاگیردار اور سرمایہ دار کبھی بھی منظم نہیں ہونے دیں گے کیونکہ غریب عوام کی تنظیم ان کی موت ہے اگر آپ اپنی بکھری ہوئی قوت کا اندازہ کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے پاکستان کے عوام کو ایک نیا عہد کرنا ہو گا اور اپنے طبقے میں سے اس نئے اہل انسان کو منتخب کرنا ہو گا جو آپ لوگوں کی صحیح طور پر نمائندگی کر سکے۔ آپکے مسائل سے بھی آگاہ ہوا اور دشمن کے مقابلہ میں آپ کو منظم بھی کر سکے آپ یقیناً" سوچتے ہوں گے ایسا کون سا پلیٹ فارم ہے جہاں سے ہم اپنے نئے عہد کا آغاز کریں۔ اس میں مایوس ہونے کی کوئی بات نہیں ہے پاکستان میں انقلاب لانے کیلئے احمد اللہ پاکستان عوامی پارٹی کے نام سے ایک پارٹی موجود ہے۔ جو آپکو سامراجی' اور جاگیردارانہ' سرمایہ دارانہ لٹیروں سے نجات دلائے گی۔

پاکستان عوامی پارٹی کی قیادت ایک متوسط طبقے سے تعلق رکھتی ہے۔ ان میں نہ تو کوئی جرنیل ہے اور نہ ہی کوئی جاگیردار سرمایہ دار ہے اور نہ ہی مراعات یافتہ مولوی اور نہ ہی پجیرو گاڑی اور عالی شان محلوں میں رہنے والے ہیں۔ بلکہ آپ کے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہماری پاکستان کے چاروں صوبوں کی عوام سے اپیل ہے پاکستان میں حقیقی معنوں میں عوامی انقلاب لانے کیلئے ہمارا ساتھ دیں۔

سوال:- صوبہ سرحد کے نام کی تبدیلی ایک بڑا ایشو ہے اور اے این پی نے پختونخواہ کا نام تجویز کیا ہے اس بارے میں آپ کی پارٹی کا کیا موقف ہے؟

جواب:- اے این پی کا کام کسی کو حقوق دلانا نہیں ہے بلکہ اس نے صوبے میں ایک پریشر گروپ بنا رکھا ہے اور پختونوں کے نام سے اپنی اجارہ داری قائم کی ہے اور اب

فانوس گجر اپنے قریبی رفقا سید شوکت شاہ' عبدالکیم سیلاب کے ہمراہ

ان کے پاس پختون کو دینے کے لئے کچھ رہا نہیں اس قسم کے مسائل کو اچھال کر زندہ رہنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ اگر مخلص ہوتے تو امریکہ کے نیو ورلڈ آرڈر کے مطابق چلنے والے سیاستدانوں کا ساتھ نہ دیتے۔ مگر یہ لوگ اب اس قوم کے ساتھ ہونے والی تمام سازشوں میں حصہ دار بن چکے ہیں۔ ہماری پارٹی صوبہ کے نام کو پختون خواہ کی بجائے صوبہ افغانیہ کا مطالبہ کرتی ہے۔

سوال:- کیا کالا باغ ڈیم ملکی مفاد میں ہے اگر ہے تو اس کو کیوں متنازعہ بنایا جارہا ہے؟

جواب:- پاکستان کی معیشت میں کالا باغ ڈیم شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے اور کالا باغ ڈیم کی تعمیر کو روکا کس نے ہے بلکہ یہ تو مسلم لیگ اور اے این پی کے درمیان ایک نورا کشتی ہے جب تک ہم کالا باغ ڈیم کے ساتھ ساتھ چھوٹے ڈیم نہیں بنائیں گے ہم معاشی طور پر خوشحال نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کے پاس اس وقت بھاری مینڈیٹ نہیں بلکہ یہ تو بھاری مینڈک ہیں۔ حکمران تو آئندہ صدی میں ملک کو ایشین ٹائیگر بنانے کے دعوے کر رہے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں جن منافقانہ پالیسیوں پر یہ گامزن ہیں وہ تو اس ملک کو "ایشین کیٹ" (بلی) بھی نہیں بنا سکتے۔

سوال:- موجودہ حالات میں ملک کو جس صورتحال کا سامنا ہے اس کو دیکھتے ہوئے مستقبل قریب میں سیاسی تبدیلی کے کیا امکانات ہیں؟

جواب:- بھاری جعلی مینڈیٹ کے نشے میں نواز شریف ٹولہ جس طرح ایڈہاک ازم مصروف ہے۔ لگتا نہیں کہ وہ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر ان چیلنجوں کا سامنا کر سکے پاکستانی عوام کی دلیرانہ' جرات مند لیڈر شپ دے سکے اگر موجودہ حکمران آئی ایم' ورلڈ بینک اور امریکہ کے ڈر سے عوام کا معاشی قتل کرتے رہے تو دسمبر کے آخر تک عوام کے سامنے تبدیلی کے اثرات خود بخود نظر آئیں گے پھر ان کا بھی خدا حافظ ہو گا۔

سوال:- بیرونی قرضوں اور ترقیاتی فنڈز میں کمیشن مافیا کی اجارہ داری کو کس طرح ختم کیا جاسکتا ہے؟

جواب:- پاکستان عوامی پارٹی برسراقتدار آکر معیشت کو بہتر بنانے کے لئے سیاسی بنیادوں پر زرعی انقلاب لائے گی اور معاشی مفادات کو دیکھتے ہوئے خارجہ پالیسی بنائیں گے جبکہ ہر شہری کو زندگی کی بنیادی سہولتیں فراہم کریں گے۔

سوال:- کیا آپ زراعت پر ٹیکس لگانے کے حق میں ہیں؟

عوامی پارٹی سامراجی 'ایجنٹوں' جاگیرداروں سرمایہ داروں اور لیڈروں سے نجات دلائے گی

جواب:- جی ہاں ہم تو زرعی ٹیکس کے حق میں نہیں لیکن بدقسمتی سے اس ملک میں بڑے بڑے زمیندار اور جاگیردار وہی لوگ ہیں جو خود زراعت کے ساتھ منسلک ہیں۔ اصلی مسئلہ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کا ہے۔ جنہوں نے پچاس سالوں میں اس ملک کے وسائل کو لوٹا' نواز شریف' چوہدری برادران' پی پی پی کے سروس شوز والے اے این پی کے بلور برادران' مردان کے سینٹر نسیم الرحمان اور سیف اللہ برادران نے ٹیکسوں کی آڑ میں اس ملک کے اربوں روپے لوٹے ہیں۔

سوال:- آئی ایم ایف اور عالمی مالیاتی اداروں کے قرضوں کے بوجھ سے قوم اور ملک کو کس طرح نجات دلائی جا سکتی ہے۔ کیونکہ پاکستان کا بچہ بچہ آئی ایم ایف کا مقروض ہے۔

جواب:- یہ توجہ طلب بات ہے کہ اس وقت ہمارا ملک حکمرانوں کی لوٹ کھسوٹ کی وجہ سے 39 بلین روپے کا مقروض ہے اور صوبائی قرضوں کو ملا کر یہ شرح 77 ملین تک پہنچ جاتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ جی ڈی پی 72 ارب ڈالر ہے اور قرضوں کی ادائیگی کے لئے مزید قرضے لئے جاتے ہیں۔ بدقسمتی سے عالمی اداروں نے قوم کا خون چوسنے کے لئے پاکستان کو تختہ مشق بنا رکھا ہے۔

سوال:- ٹیکس چوران جاگیردار' سرمایہ داروں کے خلاف آپریشن کے لئے آپ کے پاس کیا پروگرام ہے؟

جواب:- جی ہاں اگر قوم نے ساتھ دیا تو ہم ضرور جاگیرداروں اور ٹیکس چوروں کے خلاف کارروائی کریں گے جو قرضوں اور ٹیکسوں کی ادائیگی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ سالانہ گندم گنا اور کپاس کے فصلوں کے ذریعے اربوں روپے کماتے ہیں۔ چوبیس ارب روپے کے زرعی قرضے بھی اس بدمعاش طبقے نے ہڑپ کئے ہیں۔ جبکہ چھتیس ارب روپے کی مراعات بھی حکومت نے اس طبقے کو عنایت کی ہیں۔ ہر سال یہ طبقہ ڈیڑھ سو ارب روپے چوری کرتا ہے۔ اور دوسری جانب قرضے بھی معاف کروا لیتے ہیں۔

سوال:- عمران خان' قاضی حسین احمد اور آپ لوگوں کی سیاست میں کیا فرق ہے؟

جواب:- ہمارے اور عمران خان کی جدوجہد میں یہ فرق ہے کہ عمران بینظیر بھٹو اور نواز شریف کا خواب دیکھ رہے ہیں لیکن ہم تو ملک کے مظلوم طبقے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ قاضی حسین احمد' ولی خان تو ہمارے بزرگ ہیں ذاتی طور پر ان کا دل سے احترام کرتے ہیں۔

سوال:- پاکستان ایک غریب ملک ہے آپ کی پارٹی اقتدار میں آکر قلیل وسائل میں کیا کرے گی؟

جواب:- یہ کون کہتا ہے کہ پاکستان وسائل کے لحاظ سے غریب ملک ہے یہ تو دنیا کا واحد ملک ہے جو قدرتی وسائل سے مالا مال ہے۔ سندھ' بدین' پنجاب' اٹک اور بلوچستان میں پٹرول کے وسیع ذخائر ہیں۔ بلوچستان کے سینڈک میں سونے چاندی اور جست کے بھی ذخائر پائے جاتے ہیں۔ جبکہ چترال میں بھی سونے' اور چاندی اور دیگر قیمتی دھاتوں کی موجودگی کا بھی انکشاف ہوا ہے۔ اور پانی کی نعمت سے مالا مال ہے۔ اور اگر اس کو استعمال میں لایا جائے تو لاکھوں ایکڑ اراضی کاشت کی جا سکتی ہے۔ جبکہ چھوٹے چھوٹے ڈیم بنا کر ملکی معیشت کو بہتر بنانا ممکن ہے۔

سوال:- جناب فانوس گجر صاحب وہ کونسے عوامل تھے جن کی بنیاد پر آپ نے اے این پی کے ساتھ اپنی بائیس سالہ رفاقت کو چھوڑنا پڑا؟

جواب:- قادری صاحب در اصل فدائی خدمت گار تحریک کے بانی چاچا خان نے ملک کے مظلوم طبقے کے حقوق دلانے کے لئے قوم کو ایک تحریک دی اور اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے میں نے بھی اس پلیٹ فارم سے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اے این پی نے باچا خان کے مشن کو چھوڑ دیا۔ اور یہ جماعت اے این پی بھی مسلم لیگ اور پیپلزپارٹی کی طرح خواتین کی انجمن بن گئی۔ تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر کرسی اور پیسے کی خاطر نواز شریف کے ساتھ ملے اور یہ لوگ مستقبل قریب میں گاڑیوں بنگلوں اور کارخانوں کے چکر میں نواز شریف ٹولے کے کاروباری ساتھی بن گئے۔ کیونکہ اب اے این پی نے نظریے کو چھوڑ کر اقتدار کے مزے لینے کا فیصلہ کر لیا ہے یہی وجہ ہے کہ میں نے میرے ہزاروں ہم خیال ساتھیوں نے اے این پی کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔

سوال:- فانوس صاحب سے اے این پی کی طرف سے آپ پر یہ الزام ہے کہ آپ نے پیپلزپارٹی کے دور میں بہت سی مراعات حاصل کیں؟

جواب:- یہ حقیقت ہے کہ اے این پی اقتدار میں رہ کر بھی عوامی مسائل اور قوم کو روزگار دینے میں بری طرح ناکام رہی ہے لیکن میں نے شیرپاؤ حکومت میں بغیر کسی لالچ کے ذاتی کوششوں سے اپنے حلقے میں سینکڑوں نوجوانوں کو روزگار دلایا۔ جبکہ 38 کروڑ روپے ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کئے۔ لیکن اے این پی والے اپنی ناکامیوں کو دیکھتے ہوئے میرے خلاف الزامات لگا رہے ہیں۔

سوال:- اپنے حلقے میں اتنے ترقیاتی کام کروانے اور نوجوانوں کو روزگار کی فراہمی کے باوجود کیا عوامل تھے کہ 97ء کے انتخابات میں آپ کو کم ووٹ پڑے؟

جواب:- یہ تاثر غلط ہے کہ ہمیں الیکشن میں ووٹ کم پڑے کیونکہ ہمیں ایک ماہ قبل ہی معلوم تھا کہ الیکشن میں اپنے امیدواروں کو جتانے کے لئے پروگرام تیار کر لیا گیا ہے۔ اور ہم نے انتخابات میں زیادہ دلچسپی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن

اے این پی کی قیادت کرنسی' اور پیسے کی خاطر نواز شریف کے ساتھ ملی ہوئی ہے

اس کے باوجود میرے مخالف امیدوار نے دو ہزار ووٹ سے الیکشن جیتا۔

سوال:- آپ کے سیاسی مخالفین کا کہنا ہے بونیر کے گجروں کے علاوہ آپ کا کوئی خاص سیاسی اثر ورسوخ نہیں ہے۔

باقی صفحہ 52

حکومت بیرون ملکوں میں پاکستانی مین پاور کی ڈیمانڈ بڑھانے کیلئے سیمینار اور کانفرنسیں منعقد کرائے سردار محمد صابر خاں چیئرمین الجدید مین پاور

سردار محمد صابر خان وفاقی وزیر محنت و افرادی قوت شیخ رشید احمد سے مین پاور کی ایکسپورٹ میں اعلیٰ کارکردگی کا ایوارڈ لیتے ہوئے

سردار محمد صابر خان کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں مین پاور کی فیلڈ میں وسیع تجربہ رکھتے ہیں بہت کم مدت میں اپنی خداداد بے پناہ صلاحیتوں کی بدولت پاکستان و بیرون ملکوں میں بڑی نیک نامی و اچھی شہرت پائی ہے بزنس کو وسعت دینے کے لئے سخت محنت ایمان و دیانت داری کو اپنا شیوہ بنایا ہے۔

اپنے ہم وطنوں کو روزگار کی فراہمی میں مدد دینا قومی فریضہ سمجھتے ہیں 20 ہزار سے زاید پاکستانی ورکرز کو بیرون ملکوں میں باعزت روزگار فراہم کرچکے ہیں ان کے بھیجے ہوئے لوگ فوری زرمبادلہ ملک میں بھجوا رہے ہیں ایسے بطور قومی سپوت کا تعلق پاکستان کے آزاد جموں و کشمیر راولا کوٹ کی فیملی سے ہے ابتدائی تعلیم راولہ کوٹ سے حاصل کی گریجوایشن کراچی سے کرنے کے بعد ایم اے ایل ایل بی کیا پھر پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف مارکیٹنگ مینجمنٹ فیلو شپ حاصل کی ایم اے پولیٹیکل سائنس میں کیا طالب علمی کے دور میں بہت متحرک سٹوڈنٹ رہے سیاست میں آنے کی بجائے ملک و قوم کی خدمت کے لئے مختلف ملکوں سے انٹرنیشنل ریکروٹمنٹ کرتے رہے۔

س: آپ نے ریکروٹمنٹ کا لائسنس کب حاصل کیا اور کن ممالک میں مین پاور سپلائی کر رہے ہیں؟

ج: 1989ء میں الجدید مین پاور کے نام سے لائسنس لیا؛ فیصد سعودی عرب کی لیڈنگ کمپنیوں کو مین پاور سپلائی کر رہے ہیں جن میں بن لادن گروپ بھی شامل ہے۔ یہ گروپ سعودی عرب کا سب سے لیڈنگ گروپ ہے۔ اچھی شہرت کی وجہ سے مکہ مدینہ حرمین پراجیکٹس اس گروپ کو ملے اور انہوں نے مکمل کرائے ہیں بڑی بڑی عمارتیں اور روڈ کی تعمیر کے ٹھیکے اس کمپنی کے ذمہ ہیں اور اس گروپ نے ہمیشہ پاکستانی ورکرز کو اہمیت دی ہے۔

حکومت سب سے زیادہ مین پاور ایکسپورٹ کرنے والے پروموٹرز کو وی آئی پی کا درجہ دے

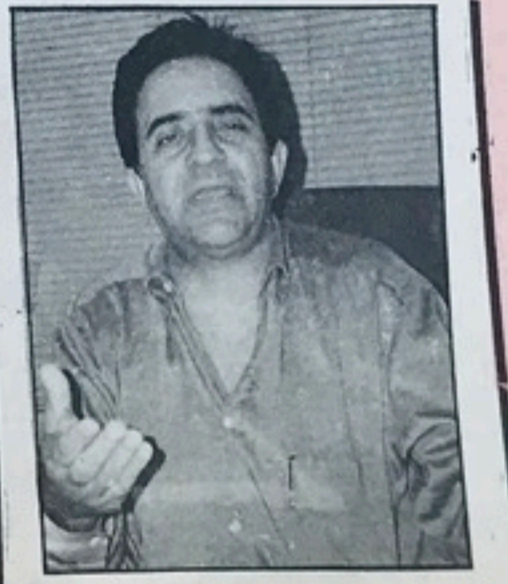

س: مین پاور کا لائسنس حاصل کرنے کا کیا معیار ہے؟

ج: مین پاور کی ریکروٹمنٹ کا کوئی معیار نہیں ان پڑھ اور عام آدمی جس کو مین پاور کے بزنس میں ذرا برابر بھی واقفیت نہیں ہوتی لائسنس دے دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے نان پروفیشنل لوگوں کی اکثریت اس فیلڈ میں گھس آئی ہے۔ اس کا نقصان یہ ہے کہ اس اہم ترین شعبہ کا وقار اور مقام مجروح ہو رہا ہے فراڈ اور چیٹنگ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بیڈ کریکٹرز لوگوں کے اس بزنس میں گھس آنے سے ریکروٹمنٹ کافی حد تک بدنام ہوئی ہے۔

س: حکومت میں افرادی قوت کی ایکسپورٹ کے بزنس میں کیا اہمیت ہے؟

ج: جس طرح کنسٹرکشن، ٹرانسپورٹ ہوٹلنگ کو انڈسٹری کا درجہ دیا گیا ہے، اس کو بھی دیا جانا چاہئے۔ یہ بہت اہم شعبہ ہے جو ملک کو سب سے زیادہ زرمبادلہ فراہم کر رہا ہے اور بیرون ملکوں میں پاکستانی ورکرز کو باعزت اور اچھی مراعات پر مشتمل روزگار دے رہا ہے۔

س: حکومت کو مین پاور پرموٹ کرنے کے لئے کیا اقدامات کرنے چاہئیں؟

ج: وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کو قرض اتارو ملک سنوارو مہم میں اوورسیز پاکستانیوں کے فراخدلانہ طور پر ملک و قوم کے لئے ڈونیشن دینے سے ان کے احساسات و جذبات کا اندازہ ہوگیا ہوگا بیرون ملک رہنے والے پاکستانی ہی ملک و قوم کے روشن مستقبل، ترقی و خوشحالی میں نمایاں کردار ادا کرسکتے ہیں۔

اوورسیز پاکستانی ہی ملک کو وافر مقدار میں زرمبادلہ کی فراہمی کا سبب بنے ہیں اور ان میں سے 90 فیصد لوگوں کو ہمارے پروموٹرز حضرات نے بیرون ملکوں میں بھجوایا ہے۔

میرا وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کو یہ مشورہ ہے کہ۔

1- سینئر ترین پروموٹرز کی ایک میٹنگ بلوائیں۔
2- پاکستانی ورکرز کی ایک اعلیٰ سطح پر کونسل تشکیل دیں اس کے چیئرمین وزیراعظم خود ہوں۔
3- سیکرٹری وفاقی وزیر محنت و افرادی قوت ہوں۔
4- کونسل میں وزیر خارجہ، وزیر داخلہ، سیکرٹری خارجہ، سیکرٹری داخلہ، سیکرٹری محنت و افرادی قوت، ڈائریکٹر جنرل بیورو آف امیگریشن اور سینئر ترین تجربہ کار پروموٹرز اور پیپا کے نمائندے شامل ہوں۔
5- کونسل کو بیرون ملک میں پاکستانیوں کے لئے روزگار کی فراہمی کا ٹارگٹ دیا جائے۔
6- مین پاور کی ڈیمانڈ رکھنے والے ملکوں میں بہت ہی تجربہ کار اور قابل ترین متحرک قسم کے لیبر اتاشیز مقرر کئے جائیں۔
7- سینئر پروموٹرز کے بیرون ملکوں میں دورے کرائے جائیں۔
8- بیرون ملکوں میں پاکستان لیبر کو متعارف کرانے کے لئے سیمینار اور کانفرنسیں منعقد کی جانی چاہئے۔
9- پاکستانی سفارت خانہ، قونصل خانہ او ای سی کو متعارف کروانے کی بجائے پاکستان کے پرائیویٹ سیکٹر کو متعارف کرائیں۔
10- سفارت خانہ و قونصل خانہ کو مین پاور کی تلاش کا ٹارگٹ دیا جائے پرموشن کو افرادی قوت کی تلاش سے منسلک کردیا جائے۔

س: پروموٹرز پاکستانی معیشت کو سنبھالا دینے کے لئے کیا کردار ادا کرسکتے ہیں؟

ج: موجودہ نازک ترین حالات میں حکومت کو چاہئے کہ پروموٹرز کو نظر انداز کرنے کی بجائے اس سیکٹر کی بھرپور حوصلہ افزائی کی جائے ملک کے معاشی بحران پر قابو پانے کے لئے یہ اہم کردار ادا کرسکتے ہیں فلپائن، تھائی لینڈ، انڈونیشیاء، سری لنکا، بنگلہ دیش، نیپال، انڈیا وغیرہ کے پروموٹرز اپنے حکومتی نمائندوں کی قیادت میں افرادی قوت کی تلاش میں گلف ملکوں میں جاتے ہیں اگر ہماری حکومت ایسے اقدامات کرے تو ہم بھی مین پاور کے شعبے میں کسی ملک سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

س: کیا ہمارے لیبر اتاشیز اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں؟

ج: نان پروفیشنل ناتجربہ کار لیبر اتاشیوں کی وجہ سے پاکستان اپنی مین پاور کی ڈیمانڈ لوز کر رہا ہے اچھی شہرت کے حامل

معاشی بحران پر قابو پانے اور زرمبادلہ کی فراہمی میں پروموٹرز اہم کردار ادا کر سکتے ہیں

پروموٹرز میں سے لیبر اتاشیز لگائے جانے چاہئے مین پاور کیا ایکسپورٹ کے کنٹریکٹ میں باہمی افہام و تفہیم کے لئے مختلف ملکوں کے پروموٹرز کی کانفرنس منعقد کرانے سے مشترکہ لائحہ عمل تیار کیا جاسکتا ہے۔ اس سے مین پاور کو بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے موجودہ لیبر اتاشیز نااہل اور رشوت خور ہیں پاکستان کی فلاح و بہبود کے لئے خود کو پیش کرنا اور جذبہ خدمت خلق اپنانا ان راشیوں کے بس کی بات نہیں۔

س: پاکستان کی مین پاور میں کس چیز کی کمی ہے؟

ج: ہمارے ورکرز میں ٹیکنیکل کام کی کمی ہے اور جدیدیت کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے۔ سرکاری سطح پر ٹیکنیکل تعلیم کو لازمی اور عام کیا جانا چاہئے پلمبرنگ، الیکٹریشن، کارپینٹرنگ، مشین آپریٹر اور ٹیلرنگ، ڈرائیونگ وغیرہ کے چار چار ماہ کے کورسز ہونے چاہئے صرف ہیڈکوارٹرز، ضلع، تحصیل، گاؤں کی سطح پر ٹیکنیکل ورکرز سکول و کالج ہونے چاہئے۔

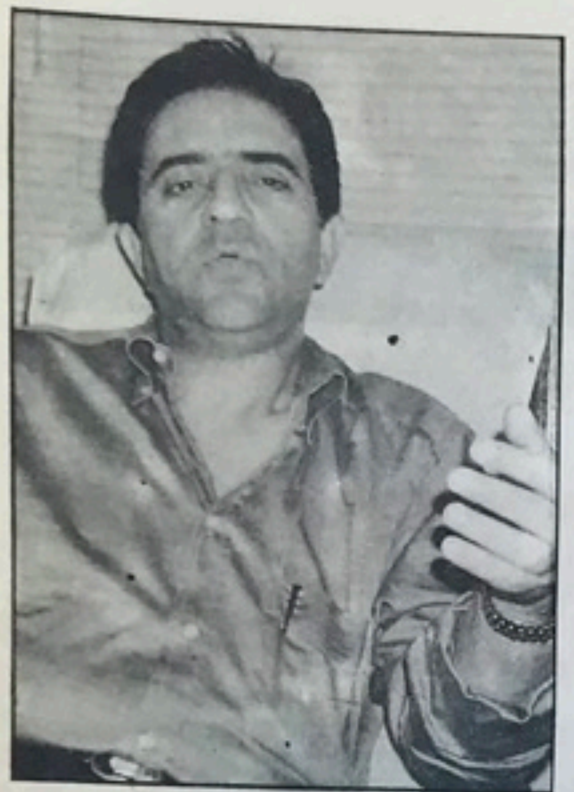

بالے سے 34 سال تک نوکری حاصل کرنے والے بے روزگار پڑھے لکھے نوجوانوں کو ٹیکنیکل کورس کروا کر برسرروزگار کیا جاسکتا ہے۔

ٹیکنیکل تعلیم عام ہونے سے ہم صرف کلرک پیدا کرنے کی بجائے ہنر مند نوجوان نسل پیدا کریں گے جو بیرون ملکوں سے اپنے لئے روزگار اور ملک و ملت کے لئے زرمبادلہ کمانے کا ذریعہ بنیں گے۔

س: ایمپلائر پاکستانی ورکرز کو چھوڑ کر دوسرے ملکوں کا رخ کیوں کرتے ہیں؟

ج: پاکستان میں ہنر مند افراد کی کمی ہے پڑھے لکھے نوجوان کمپیوٹر ٹیکنالوجی سے واقف نہیں ہیں ہونا تو یہ چاہئے ڈگری یافتہ نوجوانوں کو حکومتی سطح پر کمپیوٹر کورسز کروائے جائیں اور لینگویج سنٹر کھولے جائیں جہاں پر مختلف ممالک کی زبان سکھائی جائے انگلش انٹرنیشنل زبان ہے مگر افسوس کہ ہمارے پڑھے لکھے نوجوانوں کو بھی اچھی طرح نہیں آتی۔

س: آپ حکومت سے کیا توقع رکھتے ہیں۔

ج: موجودہ حکومت بھاری مینڈیٹ کے ساتھ برسراقتدار آئی ہے اس کا یہ فرض بنتا ہے۔ کہ عوام کے مسائل حل کئے جائیں اور تمام پالیسیاں عوام کی فلاح و بہبود کو پیش نظر رکھ کر بنائی جائیں ہمارے ملک میں بے روزگاری، مہنگائی غربت افلاس بہت زیادہ ہے لہٰذا ان مسائل کو فی الفور حل کرنے کی ضرورت ہے۔

سیاستدانوں نے زرمبادلہ کے سمندر نما سیکٹر کو نظرانداز کیا، پروموٹرز کا مین پاور میں اہم رول ہے، ہدایت اللہ

او پی ایف غریب ورکرز کے کروڑوں روپے کا فنڈ ضائع کر رہا ہے' (چیئرمین اوورسیز ایمپلائمنٹ ایسوسی ایشن صوبہ سرحد

وطن کی پیشانی پر داغ لگانے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں' پروموٹرز منشیات کی سمگلنگ میں ملوث نہیں

او پی ایف کی ہاؤسنگ و انڈسٹریل اسکیمیں و دیگر پراجیکٹ فلاپ ہوئے ہیں

حاجی ہدایت اللہ خان کی شخصیت پروموٹرز برادری میں بڑی اہم اور مقبولیت کی حامل ہے۔ انتہائی خدا ترس، ہمدرد، بے لوث، جذبہ خدمت خلق رکھنے والے انسان ہیں۔ دکھ درد میں مخلوق خدا کے کام آنا آپ کی زندگی کا بہترین اثاثہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اندرون وبیرون ملکوں میں ایک اچھے نیک اور شریف انسان کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔

پروموٹرز برادری کیلئے قابل ستائش خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ بیرون ممالک میں سب سے زیادہ ورکرز کو بھیجنے کا اعزاز رکھتے ہیں۔ پاکستان اوورسیز ایمپلائمنٹ ایسوسی ایشن صوبہ سرحد میں پروموٹرز کے دونوں گروپوں کے متفقہ چیئرمین ہیں۔ بی کام کرنے کے بعد ۱۹۷۸ سے افرادی قوت کی برآمد کے شعبے سے منسلک ہیں۔ اب تک تقریباً ۸ ہزار سے زائد لوگوں کو قانونی ذرائع سے بیرون ملک روزگار کے لئے بھجوا چکے ہیں۔

حاجی ہدایت اللہ خان (چیئرمین پاکستان اوورسیز ایمپلائمنٹ ایسوسی ایشن صوبہ سرحد) نے یوتھ انٹرنیشنل کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کہا جب سے ایسوسی ایشن بنی ہے میں اس وقت سے ہی 'ایکٹو' ہوں تمام انتخابات میں وائس چیئرمین منتخب ہوتا چلا آرہا ہوں اس سال سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے کی بنا پر دونوں گروپوں نے متفقہ طور پر مجھے چیئرمین منتخب کیا ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل۔ آپ کی باڈی کے کتنے ممبران ہیں؟ کیا آپ ہر سال الیکشن کراتے ہیں؟

حاجی ہدایت اللہ خان۔ صوبہ سرحد میں ہماری پاکستان اوورسیز ایمپلائمنٹ ایسوسی ایشن کے ۷ ممبران منتخب ہوتے ہیں۔ سید حبیب علی شاہ (وائس چیئرمین سوات (۱)) محمد اعظم آفریدی (وائس چیئرمین سوات (۲)) شاہجہان بنگش (پشاور)

> **مین پاور کی ایکسپورٹ قومی خدمت و عبادت سمجھ کر کرتا ہوں**

ڈائرشاہ (سوات) حاجی محمد نواز خان (تیمرگرہ) حاجی گل زمان (مٹ خیلہ) یہ ارکان ایگزیکٹو باڈی کے ممبران ہیں۔ ہم ہر سال انتخابات کرواتے ہیں۔ اس سال ستمبر ۹۸ میں الیکشن کرائینگے۔

یوتھ انٹرنیشنل۔ پروموٹرز کی پرابلم کیا ہیں؟

حاجی ہدایت اللہ خان۔ نمبر ا اس وقت صوبہ سرحد کے پروموٹرز کو اپنے ورکرز کے لئے میڈیکل کرانے کی بہت مشکلات ہیں۔ صوبہ سرحد کے دور دراز علاقوں کے لوگوں کو جو پشتو کے علاوہ کوئی اور زبان نہیں جانتے انہیں میڈیکل ٹیسٹ کرانے کے لئے اسلام آباد، راولپنڈی جانا پڑتا ہے جو کہ ان کے لئے پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ زبان نہ جاننے کی وجہ سے وہ خوف وہراس کا شکار ہوتے ہیں۔ اور پولیس کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ پولیس ان کی جیبیں صاف کر دیتی ہے۔ سعودی ایمبیسی کو چاہئے کہ وہ اس مسئلے کے لئے کوئی حل نکالے۔ پشاور میں میڈیکل سنٹر کھولا جائے اگر میڈیکل سنٹر کھولنے میں کوئی دشواری ہے تو اسلام آباد میڈیکل سنٹر کی شاخ کھول دی جائے۔ میڈیکل سنٹر کے لئے ہم ایسوسی ایشن کی جانب سے ضرورت کے مطابق بہترین جگہ اور دیگر تعاون کرنے کیلئے تیار ہیں۔

۲۔ پروموٹرز کو بیرون ملکوں میں ڈیمانڈ حاصل کرنے اور نئی منڈیوں کی تلاش میں جانے کے لئے وزٹ ویزا نہیں دیا جاتا جس کی وجہ سے پروموٹرز کو بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا

ہے۔ ہمارے وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف وفاقی وزیر محنت و افرادی قوت شیخ رشید سے مطالبہ ہے کہ وہ پاکستان کے لیڈنگ پروموٹرز کو وزٹ ویزا کی سہولتیں فراہم کریں۔

۳۔ مین پاور کے ٹریڈ کو انڈسٹری یا بزنس کا درجہ دیکر غیر ملکی ایمبیسوں کو بذریعہ سرکلر حکومت پاکستان مطلع کریں۔ جس طرح ایکسپورٹر اور بزنس مینوں کو وزٹ "بزنس ویزا" جاری کیا جاتا ہے۔ ہمیں بھی جاری کیا جائے۔ ہم ایسوسی ایشن کے پلیٹ فارم سے ہر طرح کی ضمانت فراہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔

۴۔ اگر پروموٹرز پر فکسڈ انکم ٹیکس لاگو کیا جائے تو گورنمنٹ کی دولت افسران کی جیبوں میں جانے کی بجائے براہ راست قومی خزانہ میں جائے گی۔ وسیع تر قومی مفاد میں اگر حکومت ۳۰۰ روپے فی ورکرز مقرر کر دے تو ملک کو کروڑوں روپے کا فائدہ ہو سکتا ہے۔

۵۔ منشیات کے چند سمگلروں کی وجہ سے برادر عرب ملکوں میں پاکستانی بدنام ہو رہے ہیں۔ حالانکہ پروموٹرز منشیات کی سمگلنگ میں کسی طرح بھی 'انوول' نہیں ہوتے۔ بحیثیت چیئرمین بیپا میرا حکومت پاکستان اور سعودی حکومت کو چیلنج ہے کہ وہ ایک بھی پروموٹرز کو ثابت کریں کہ اس نے لیگل امیگریشن کے ذریعے ایمپلائمنٹ ویزا پر ایک بھی منشیات فروش کو بھیجا ہو۔ زیادہ تر منشیات فروش عمرہ اور حج کے ویزہ پر ہیروئن لے جاتے ہیں۔ ان کالی بھیڑوں کی وجہ سے پاکستانی بدنام ہو رہے ہیں۔ گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ وطن عزیز کی بدنامی کرنے والوں کو سخت ترین سزائیں دے۔ تاکہ برادر عرب ملکوں میں پاکستان کا امیج بلند ہو اور افرادی قوت کی ڈیمانڈ بڑھنے کے مواقع پیدا ہوں۔

یوتھ انٹرنیشنل۔ آپ نے پروموٹرز کے کیا مسائل حل کرائے ہیں؟

حاجی ہدایت اللہ خان۔ سب سے پہلے میں واضح کر دوں پاکستان سے مین پاور کی برآمد میں پرائیویٹ سیکٹرز کے پروموٹرز کا اہم ترین قابل قدر رول ہے۔ جو اپنے ذاتی اثرو رسوخ اور وسائل سے بیرون ملکوں میں افرادی قوت کی تلاش کر کے ڈیمانڈ لاتے ہیں۔ ورکرز کو اچھی پرکشش تنخواہوں پر روزگار کے حصول کے لئے دیار غیر میں بھجواتے ہیں۔ اس سلسلے میں گورنمنٹ کی کوئی ہلپ نہیں ہے۔ ہمارے سیاستدانوں نے جان بوجھ کر اس اہم ترین زرمبادلہ کے سمندر نما سیکٹر کو نظر انداز کیا ہوا ہے۔ ملک و قوم کی خدمت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرنے کی بجائے ایجنسیاں، ایف آئی اے و دیگر حکومتی محکمے اور ان کے کارندے پروموٹرز کو بلیک میل کرنے لوٹنے اور ان کا معاشرے میں امیج تباہ کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔

۱۔ ہم نے ایسوسی ایشن کے پلیٹ فارم سے صوبہ سرحد کے پروموٹرز کے لئے سعودی ویزا قونصلیت کراچی اور اسلام آباد میں مہینہ وار پاسپورٹ ۲۰۰ کی تعداد بڑھا کر ۳۰۰ کرائی جس سے صوبہ سرحد کے پروموٹرز کو بہت فائدہ ہوا اور ان میں سے اکثر کے پاسپورٹ ایکسپائر ہونے سے بچ گئے۔

۲۔ پہلے پاسپورٹ جمع کرانے کے لئے قطاریں لگا کر راتوں کو کھڑا ہونا پڑتا تھا۔ ہماری ایسوسی ایشن نے سب سے پہلے کراچی، بیپا آفس میں پروموٹرز کے پاسپورٹ اکٹھے کر کے سیکرٹری بیپا کے ذریعے سعودی ایمبیسی میں جمع کرانے کا جرات مندانہ فیصلہ کیا۔ اب ۲۰ روپے فی پاسپورٹ 'بیپا کراچی' کو دینے سے صوبہ سرحد کے پروموٹرز کا یہ مسئلہ حل ہو گیا۔ راولپنڈی، اسلام آباد میں بھی یہی طریقہ شروع کیا گیا ہے۔

۳۔ پہلے ویزا "کنفرمیشن" کا مسئلہ ہوتا تھا۔ ہم نے ایسوسی

> **اوورسیز ایمپلائمنٹ پروموٹرز کو بے شمار مسائل اور مشکلات درپیش ہیں**

ایشن کے پلیٹ فارم پر اپنے پروموٹرز بھائیوں کے لئے اس مسئلے کو حل کرا دیا ہے۔ ہم ہر ممکن ذرائع سے مسائل کے حل کے لئے کوشاں ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل۔ پروموٹرز کا کہنا ہے کہ پروٹیکٹرز آفس ان کی کوئی مدد نہیں کرتا بحیثیت چیئرمین پاکستان اوورسیز ایمپلائمنٹ ایسوسی ایشن صوبہ سرحد آپ کی کیا رائے ہے؟

حاجی ہدایت اللہ خان۔ ہمارے پروموٹرز کو پروٹیکٹرز آفس سے کوئی شکایت نہیں ہے تمام کام قانون کے تحت ہو رہے ہیں ورکرز کی بریفنگ بھی ہو رہی ہے۔ میرے ذاتی خیال کے مطابق بریفنگ لازمی ہونی چاہئے۔ تاکہ دیار غیر میں جانے والے ورکرز کو معلوم ہو جائے کہ ان کے کیا حقوق و فرائض ہیں۔ وہاں انہیں جھگڑا کرنے یا سستی و کوتاہی کا کیا نقصان ہو سکتا ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل۔ کیا او پی ایف کی موجودہ کارکردگی سے آپ مطمئن ہیں؟

حاجی ہدایت اللہ خان۔ ہم او پی ایف کی کارکردگی سے ہرگز مطمئن نہیں ہیں۔ او پی ایف ہمارے غریب ورکرز کا کروڑوں روپے کا نقصان کر رہا ہے۔ اس ادارے کی ہاؤسنگ و انڈسٹریل اسکیمیں اور دیگر پراجیکٹ بری طرح فلاپ ہو گئے ہیں۔ ایجوکیشن اسکیم بھی سیاسی بنیادوں پر پروان چڑھ رہی ہے۔ جن ایریاز کے سب سے زیادہ لوگ بیرون ممالک میں گئے ہیں۔ وہاں تعلیمی مراکز کھولنے کی بجائے اسلام آباد اور بڑے شہروں میں ہائر کلاس، سیاستدانوں افسر شاہی، جاگیرداروں کے بچوں کیلئے ایجوکیشن سنٹر کھولے جا رہے ہیں۔ او پی ایف میں کثیر تعداد میں ویلفیر فنڈ غریب لیبر کلاس کے لوگ جمع کرا رہے ہیں۔ اور مفت تعلیم کرپٹ افسران، ملکی دولت لوٹنے والوں اور راشیوں کے بچوں کو دی جا رہی ہیں۔ غریبوں کے خون پسینے کی کمائی کو سرمایہ داروں پر خرچ کرنا ایسے ہی ہے جیسے سانپ کے بچے کو دودھ پلا کر پرورش کی جائے۔ O.P.F. کے بورڈ میں پروموٹرز کا شامل ہونا لازمی ہے لہذا آئندہ تمام پراجیکٹس شروع کرنے سے پروموٹرز برادری سے مشورہ کرنا وقت کا تقاضہ ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل۔ اخبارات و جرائد میں پروموٹرز کے فراڈ کی خبریں چھپتی رہتی ہیں۔ اس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے۔؟

حاجی ہدایت اللہ خان۔ ہر شعبے میں اچھے اور برے لوگ ہوتے ہیں۔ مین پاور کی ایکسپورٹ کے شعبہ میں بھی کچھ غلط قسم کے عناصر پائے جاتے ہیں۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے تو میں مین پاور کی ایکسپورٹ کو خدمت اور عبادت سمجھتا ہوں۔ کسی کو روزگار دلانا ایک خاندان کی کفالت کرنے کے مترادف ہے ہمارے بھیجے ہوئے لوگ حج اور عمرہ کرتے ہیں ان کی نیکیوں کے عوض اللہ تعالیٰ ہم پر بھی اپنا کرم کرتا ہے۔ فراڈ و دھوکہ دہی کرنے والے پروموٹرز کو بھی سزا ملنی چاہئے گورنمنٹ کو اس سلسلے میں غور و فکر کرنا چاہئے اور لائسنس جاری کرتے وقت چھان بین کرنے کی ضرورت کو محسوس کرنا چاہیے۔ غلط لوگوں کے اس فیلڈ میں گھس آنے سے یہ شعبہ بدنام ہو رہا ہے۔ اگر حکومت سیکورٹی فیس ایک لاکھ کی بجائے بڑھا کر ۵ لاکھ کر دے تو مالی طور پر مستحکم لوگ

باقی صفحہ 7 پر

پاک عرب برادرانہ تعلقات زندہ باد

عرب ممالک میں پاکستانی مین پاور بھیجنے کا قابل اعتماد اور مثالی ادارہ

AL-JADID MANPOWER SERVICES

Overseas Employment Promoters

پاکستانی لیبر ملک وملت کیلئے روشنی کا مینار ہے

الجدید مین پاور سروسز

زرمبادلہ کا حصول ہی ہمیں ترقی کی شاہراہوں پر گامزن کر سکتا ہے

Licence No. 0795/Karachi

305, Trade Centre, Block 13-A
University Road, Gulshan-e-Iqbal,
P.O.Box 17518 Karachi-75300 Pakistan.
Phone: 4967155, 4991428, 4972277
Res: 8112452, 8110248 Fax: (0092-21) 4960636

Muhammad Sabir Khan
M.A. LL.B, FIMM
Chairman & Chief Executive

پہلے اوورسیز پاکستانیز کنونشن کے کیا نتائج نکلے؟

شیخ رشید نے اپنی مدبرانہ اور جرات مندانہ پالیسی کی بدولت اوورسیز پاکستانیز وزارت میں جان ڈال دی ہے

سمندر پار پاکستانیوں کے کنونشن میں 480 سے زائد پاکستانی شریک ہوئے

شیخ رشید احمد کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ انھوں نے جب سے اوورسیز پاکستانیز کی وزارت کا قلمدان سنبھالا ہے اس مردہ اور بے لگام گھوڑے میں نہ صرف جان ڈال دی ہے بلکہ اوورسیز پاکستانیوں کے مفادات کے لیے اس کو تکمیل ڈال کر ثابت کر دیا ہے کہ اوورسیز پاکستانیز کی وزارت انتہائی اہم اور اس کے ذیلی ادارہ او- پی- ایف کی افادیت بھی اہم ترین ہے- جبکہ اس سے قبل حکومتی اور عوامی حلقوں میں یہ صدا عام تھی کہ او- پی- ایف سفید ہاتھی ہے قومی خزانے پر بوجھ ہے یہ اوورسیز پاکستانیز کے خون پسینے کی کمائی کا ضیاع ہے لہٰذا اسے ختم کر دیا جائے اوورسیز پاکستانیز کو بھی واقعی بہت شکایات تھیں

شیخ رشید کا شمار نواز شریف کی کابینہ میں دبنگ اور عوامی سٹائل وزیروں میں ہوتا ہے شیخ رشید نے بڑی جرات مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دنیا بھر سے چار سو اسی سے زائد لیڈنگ پاکستانیوں کو پاکستان میں اوورسیز پاکستانیز کنونشن میں شرکت کی دعوت دی

اس کنونشن کے انعقاد پر اوورسیز پاکستانیوں کا جذبہ قابل دید تھا کیونکہ پہلی مرتبہ انھیں وزارت نے قومی مقاصد کے حصول میں اعتماد میں لینے اور ان کے مسائل سننے کا موقعہ فراہم کیا

سمندر پار پاکستانیوں کا یہ پہلا کنونشن تھا جو اپنے مقاصد کے حصول میں بڑی حد تک کامیاب رہا وفاقی وزیر محنت شیخ رشید کا یہ کارنامہ ہے کہ انہوں نے پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اوورسیز پاکستانیوں کا بین الاقوامی سطح پر کامیاب کنونشن کروایا کنونشن میں شرکت کرنے والوں میں **آسٹریلیا** سے ابراہیم خان' ایم نواز ملک' محمد ارشاد' نزی ویل ،تمیز' سید منظور حسین- **بحرین** سے عبد الطیف خواجہ' اعجاز احمد بٹ' افتخار احمد' اعجاز احمد مرتضیٰ' جمیل الرحمن ملک' محمد رزاق' محمد سعید شیخ' محمد عثمان (ممبر ایڈوائزری کمیٹی)' محمد نواز احمد' عبد الرحمٰن' طارق ملک' سید محمد اقبال' **بلجیم** سے اعظم

> **اوورسیز پاکستانیوں کو بیرون ملکوں میں پاکستانی سفارتخانوں اور سفارتکاروں سے بے حد شکایات ہیں: شیخ رشید**

خان' **کینیڈا** سے عبد العزیز خان' آصف شجاع' بشیر خان' ایم جی نبی چودھری' **چائینہ ہانگ کانگ** سے محمد زبیر' محمد توفیق احرانی' رشید علی ساجد' سعید الدین' سید داؤد شاہ بخاری' سعید پرویز حسین' **سی زچ** سے ذیشان محمود' **ڈنمارک** سے ڈاکٹر اسارہ خان' خواجہ طارق عسکری' محمد مسعود خان' مشتاق احمد' شیخ شوکت علی' **فرانس** سے چوہدری احمد اسلم' **جرمنی** سے رشید احمد غوری' مسز کوکب اختر' طاہر ملک' طارق پرویز اختر' سید اقبال حیدر' **گریس (یونان)** سے میاں محمد یونس' اعجاز الحق' محمد رفیق اعجاز' **اٹلی** سے جہاں زیب' عمر فاروق بھٹی' محمد شبیر' **جاپان** سے عبد الرحمان صدیقی' الطاف محمود بٹ' رئیس صدیقی' شیخ قیصر محمود' سید رفاقت شاہ **کویت** سے عبید الرحمٰن آرائیں (ممبر ایڈوائزر کمیٹی)' عتیق عدنان' ایم افتخار گھمن' ملک حبیب الرحمان' محمد ادریس انور' محمد اقبال انجم' محمد صابر خان' سوداگر حسین شجاع' طیب محمود' زاہد بٹ' رانا عبدالستار (ممبر ایڈوائزری کمیٹی)' **لیبیا** سے فاروق احمد' **مالدیپ** سے ریاض احمد ملک' **ہالینڈ** سے جاوید شنا' ایم انور' ایم فردوس بٹ' محمد رفیق' **نائیجیریا** سے مشتاق احمد' **ناروے** سے جہانگیر نواز' عبد الغفور' **اومان مسقط** سے جاوید اختر لغاری (ممبر ایڈوائزری کمیٹی)' عبد الستار بسرا' احمد درویش ملک' ایس محمود' ایم جاوید نواز' ذو القرنین جعفری'

جناب وزیر اعظم اوورسیز پاکستانیوں کو بیرون ملک پاکستانی سفارت خانوں اور سفارت کاروں سے بے حد شکایات ہیں شیخ رشید

قطر دوحہ سے محمد عتیق' نیاز احمد صدیقی' شعیب قادر' روس ماسکو سے محمد ظہور' شہزاد شیخ' طارق چودھری' یعقوب تابانی' سعودی عرب ریاض سے ایر کمانڈر ریٹائرڈ ایم اے قادری' الطاف حسین میاں' محمد ریاض گھمن' ڈاکٹر بشیر احمد ناز' ڈاکٹر اسحاق قریشی' زاہد خان' ڈاکٹر مبشر اے شیخ' ڈاکٹر راؤ' اشتیاق احمد خان' ملک غلام محی الدین' عبد الرحمان ابوبکر' عدیل سکندر' احمد بلال محبوب' علی حسین' باقر علی مرزا' بشیر احمد عباسی' فضل احمد' عصمت امین خواجہ' جمشید علی' جاوید اقبال چودھری' فضل الرحمان چمن' کمال اے خان' خواجہ ایم صدیق' محمد افضل وڑائچ' ایم اسلم مغل' ایم عظیم' ایم منور علی غوری' مسعود احمد پوری (ممبر ایڈوائزری کمیٹی) محمد اسلم انجم' سردار ایم یوسف خان' شہباز حسین'

پوری قوم کو اوورسیز پاکستانیز کی اعلیٰ کارکردگی پر فخر ہے

وزیر اعظم نواز شریف

شمشاد علی صدیقی' شجر خان' تصور حسین چودھری' ظفر اقبال چودھری' ذوق اختر تنولی' عالمگیر بھٹی' محمد عنایت شاہد' محمد نصراللہ قریشی' قاری شکیل احمد' سردار شیر بہادر' شیخ عبد السلام عارف' شیخ نوید شفیق' سید عبدالقدوس بخاری' سید اسلم انصار' سنگاپور سے شہزاد نسیم' اسپین سے مسز لیلیٰ خان' سویڈن سے چوہدری عبد الغفور' تنزانیہ سے اعجاز جیلانی ملک' تھائی لینڈ سے مشتاق خان گمسی' متحدہ عرب امارات سے چوہدری محمد صدیق' ڈاکٹر انیس سلطان' ڈاکٹر قاسم علی شاہ' ڈاکٹر قیصر انیس' حاجی غازی مہرجان' حاجی محمود احمد' حاجی امین موتی والا' محمد صادق' محمد یونس خان' محمد ابراہیم جاجی' حاجی عبدالعزیز' حاجی عبدالرزاق جانگڑا' ملک اعجاز احمد' اعظم فردا' گل محمد میمن' محمد اقبال داؤد' محمد سعید میاں' سلمان جاوید' عبد الستار' ابوبکر' آفتاب حسین کاظمی' اختر عالم' امین اللہ خان' عارف لاکھانی' حسام الدین' غلام عباس' حمید انور' ارشاد احمد خان' کریم بیگ' لیاقت علی شیخ' محمد اشرف صدیقی' محمد انور ظفر' محمد حنیف مرچنٹ' محمد طیب' مختار احمد قریشی' سعید ہادی' تنویر اسلام خواجہ (ممبر ایڈوائزری کمیٹی)' زاہد شیرا' مسز فرح ناز جونیجو' سید معظم کریم' سید قیوم شاہ یو کے نگبنند سے کیپٹن ایم اے جاوید' چوہدری محمد سلیم نعمت اللہ' چوہدری غلام حیدر' چوہدری ایم سلیم' چوہدری محمد انور' چوہدری محمد اسلم وین' چوہدری

محمد طاہر' چوہدری منیر احمد' چوہدری نذیر احمد' چوہدری رشید احمد' چوہدری عمر رسول' چوہدری نصیر احمد' چوہدری محمد انور'

اوورسیز پاکستانی متحد ہو کر قومی اثاثے خریدیں' نواز شریف

سی ایل ایل آر لیاقت علی' سی ایل ایل آر ایم عارف' سی ایل ایل آر ڈاکٹر سید شاہد حسین بخاری' حاجی امتیاز باسط انور پرویز' ملک نوید الیاس' ملک قربان حسین' مہر خان' عبدالحامد' عبدالخالق' عبدالماجد' عبدالقیوم' اختر جان' علی اصغر چوہدری' انیس الرحمٰن' انور فضل راجہ' خالد اسلام' خواجہ

ایم فاروق عباسی' ساجد زمان خان' شاہد احمد' طارق محمود خان' طارق سلطان غنی' ظہور یامین' بشیر حسین یاسر' ایم انور چودھری' مسز شاہدہ ایس خان' مسز سکندر بٹ' مسز یاسمین بیگ' مسز لبنیٰ بٹ' مسز نویدہ خان' راجہ احمد رشید' راجہ محمد اصغر' راجہ محمد اشتیاق' شاہدہ صدیقی' سید زاہد بخاری' یو ایس اے (امریکہ) سے ڈاکٹر فرحانہ محمد' ڈاکٹر اکرم خان' ڈاکٹر یاسمین زبیری' ڈاکٹر محمد سعید' محمد اکرم چودھری' امجد نواز صدیقی' انور دل' ایم اشرف قریشی' اعظم مرزا' محمد اجمل' شاہد ایس قاری' سہیل مسعود سید اشرف علی' سید محمد تاجگیر' وجد الدین احمد' یمن سے فیاض الدین' مسرور عالم صدیقی' اور

وزیر اعظم نواز شریف اوورسیز پاکستانیز کیلئے مراعات خصوصی پیکج قابل تعریف قدم ہے

وحید' خورشید احمد' ممتاز ساجد بھٹی' عطا اللہ جاتلہ' اعجاز خالد غلام ربانی' عمران حسین چودھری' ایم نسیم خان' ایم نظام خان' ایم صادق' ایم شیراز' ایم سلیمان' طفیل شاہین' محمود ایم شاہین' منظور حسین' مقصود احمد شیخ' مہردل خان درانی' محمد اشرف' محمد اسلم' محمد حسین' محمد ارشاد سید' محمد شیراز' محمد یعقوب خان' محمد عبداللہ' محمد اصغر بٹ' محمد اسلم' محمد اعظم نعیمی' محمد عزیز' محمد نجیب' محمد رفیق' محمد یونس' ممتاز احمد چشتی' نصیر احمد' نصراللہ خان' آر۔ ایم رزاق' راجہ علی خالد' ایس زمبابوے سے ڈاکٹر احمد بلال شیخ شامل تھے۔

اس قومی اوورسیز کنونشن میں وزیر اعظم کی قرض اتارو مہم کے سیکرٹری خواجہ ہارون نے بتایا وزیر اعظم پاکستان کی قرض اتارو ملک سنوارو مہم میں اڑتیس ممالک سے اوورسیز پاکستانیوں نے 138 بلین روپے جمع کروائے ہیں اس موقعہ پر وفاقی وزیر محنت او افرادی قوت شیخ رشید احمد نے انتہائی پر مسرت جذبات میں سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے کہا یہ پہلا

موقعہ ہے اوورسیز پاکستانیز کی وزارت کے زیر اہتمام اوورسیز پاکستانیوں کا یہ پہلا کنونشن منعقد کیا گیا ہے یہ پہلا تجربہ ہے اس کے بعد ہم انشاء اللہ ہم ہر سال دو سال کے بعد اعظم نواز شریف نے سمندر پار پاکستانیوں کو ووٹ کا حق دیا ہے اس بات پر اوورسیز پاکستانی بہت خوش ہیں سمندر پار پاکستانی حق حلال کی کمائی کرنے والے لوگ ہیں ان کی میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکتے ہیں اگر آپ اوورسیز پاکستانیوں کے خیالات' جذبات' کو سنیں تو یہ پاکستانی قوم کے وہ سپوت ہیں جو ملکی سیاست اور معیشت کا نہ صرف نقشہ

اوورسیز پاکستانیز کھانے کی ٹیبل پر

ایسے کنونشن منعقد کرتے رہیں گے۔

شیخ رشید احمد نے اپنے خطاب میں اوورسیز پاکستانیوں کے ملک و قوم کے ساتھ والہانہ بے مثال قومی جذبے کی تعریف کرتے ہوئے کہا اوورسیز پاکستانیوں کا تعاون ورلڈ بنک سے کہیں زیادہ ہے۔ اوورسیز پاکستانیوں کو جو عزت و احترام میاں محمد نواز شریف نے دیا ہے وہ قابل تعریف ہے پہلی مرتبہ اوورسیز پاکستانیوں کو احساس ہوا ہے وطن عزیز میں ان کے ساتھ کوئی محبت کرنے والا وزیر اعظم موجود ہے۔

شیخ رشید احمد نے مزید کہا کہ بیرون ملکوں میں مقیم پاکستانی اندرون ملک انڈسٹریز اور ٹریڈ میں سرمایہ کاری کرنے

خواہش ہے کہ اندرون ملک بڑے بڑے شہروں میں انہیں رہائشی سہولیات فراہم کی جائیں اوورسیز پاکستانیوں کی فاؤنڈیشن کو وزارت کے تحت اب تک رہائشی کالونیاں بنانے کا تجربہ رہا ہے ان کیلئے دو سیکٹر اسلام آباد میں الاٹ کر دیئے جائیں تو اس شعبہ میں فراڈ اور کمیشن کا چکر ختم ہو جائے گا۔

شیخ رشید کا جذباتی خطاب قابل دید تھا

بدل دیں گے بلکہ ملک و قوم کی ترقی اور خوشحالی میں فیصلہ کن کردار ادا کریں گے۔

وزیر اعظم پاکستان نے قرض اتارو اور ملک سنوارو مہم میں بھرپور حصہ لینے والے اوورسیز پاکستانیوں میں اعزازات تقسیم کیے اعزاز حاصل کرنے والوں میں ابو ظہبی العین سے محمد ابراہیم حاجی' ابو ظہبی سے چوہدری محمد ارشد' چوہدری محمد صدیق اور دیگر حضرات تھے۔

اس کے بعد راولپنڈی کے ایوان صنعت و تجارت کی جانب سے چھیانوے لاکھ کے عطیہ کا چیک وزیر اعظم پاکستان کو پیش کیا گیا۔

اوورسیز کنونشن میں شریک مہمان چوہدری محمد ارشد

کویت پیپلز پارٹی کے صدر عتیق عدنان کی اپنے وفد کے ساتھ وفاقی وزیر شیخ رشید احمد کے ہمراہ

کے خواہاں ہیں بہت سارے تارکین وطن نے حکومت کی جانب سے سرمایہ کاری کیلئے دی گئی ترغیبات میں گہری دلچسپی ظاہر کی ہے یہ پاکستان کے قابل فخر سپوت ملک و قوم کو بہت کچھ دینا چاہتے ہیں جبکہ ان کے مقابلے میں ان کی شکایات بہت معمولی ہیں وہ صرف اتنا چاہتے ہیں کہ حکومت پاکستان اوورسیز پاکستانیوں کیلئے چھتیس صفحات پر مشتمل پاسپورٹ

وزیر محنت نے اپنے لیڈرانہ انداز میں خطاب کرتے ہوئے مزید کہا اوورسیز پاکستانیوں کو بیرون ملک متعین پاکستانی سفارت خانوں اور وہاں کام کرنے والے سفارت کاروں سے بے حد شکایات ہیں ان کا کہنا ہے کہ نواز شریف اتنے شریف ہیں کہ انہوں نے ان لوگوں کو بھی برطرف نہیں کیا جنہوں نے گزشتہ دور میں ان کا جینا حرام کر رکھا تھا۔

اس کے بعد سمندر پار پاکستانیوں کے ساتھ مل کر مسائل حل کرنے کیلئے دو روزہ مختلف اجلاسوں میں وفاقی وزیر خارجہ' وفاقی وزیر تجارت' وفاقی وزیر خزانہ' وفاقی وزیر داخلہ' چیئرمین نج کاری کمیشن' چیئرمین سرمایہ کاری بورڈ' چیئرمین پی آئی اے' چیئرمین سی بی آر' چیئرمین ایکسپورٹ پروموشن بیورو' کو مدعو کیا گیا تاہم اختتامی اجلاس میں وفاقی

اوورسیز کنونشن میں شریک خواتین

اوورسیز کنونشن میں شریک مہمان

کے صفحات بڑھا کر انہیں ایک سو کر دیا جائے اس طرح پاسپورٹ کی معیاد پانچ سال سے بڑھا کر دس سال کر دی جائے۔

شیخ رشید احمد نے اپنے پرجوش خطاب میں مزید کہا وزیر اعظم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے اصول کی سیاست کی ہے اور آپ کی قیادت نے ہمیں وہ ہمت دی ہے وہ حوصلہ عطا کیا ہے آج ہم اپنے مخالفین کی آنکھوں

اپنے خطاب کے آخر میں شیخ رشید احمد نے وزیر اعظم

وزراء سید غوث علی شاہ' محمد اسحاق ڈار' چوہدری شجاعت حسین' جنرل مجید ملک' گوہر ایوب خان' وزیر مملکت اصغر علی شاہ' محترمہ تہمینہ دولتانہ' وزیر اعلیٰ بلوچستان اختر مینگل' وزیر اعلیٰ سندھ لیاقت علی جتوئی بھی موجود تھے۔

سعودی عرب پیپلز پارٹی کے صدر چوہدری اور دیگر اوور سیز پاکستانیوں کا گروپ فوٹو

العین میں مقیم محب وطن پاکستانی محمد ابراہیم حاجی وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف سے ایوارڈ لیتے ہوئے

وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف کے اوور سیز پاکستانیز کنونشن میں خوشگوار مثالی جذبات تھے انہوں نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا میرے لیے یہ خوشی اور مسرت و اطمینان کا باعث ہے کہ آج میں سمندر پار پاکستانیوں کے لیئے کنونشن

امریکہ سے جاپان تک دنیا بھر میں مقیم پاکستانی وطن عزیز کی کوئی نہ کوئی خدمت کرنے اور اس کی ترقی اور خوشحالی کیلئے کوئی نہ کوئی کردار ادا کرنے کیلئے بے چین ہیں ہم بھی یہاں دن رات اس کوشش، میں ہیں پاکستان کی ترقی اور خوشحالی

ایکسپورٹ پروسسنگ زون کا قیام ون ونڈو کی سہولت اور ٹیکس کی چھوٹ جیسی سہولتیں دی گئی ہیں موٹر وے کے ساتھ ساتھ خصوصی صنعتی علاقوں کے قیام کیلئے منصوبہ بندی کی گئی ہے انکم ٹیکس کی شرح میں کمی کر کے اسے نصف کر

پاکستان کلب بحرین کے صدر محمد عثمان خان اپنے وفد کے ہمراہ کھانے کی ٹیبل پر

میں با صلاحیت پیشہ ورانہ مہارتوں کے حامل اپنے بھائیوں کے درمیان موجود ہوں آپ میرے وہ قابل فخر بھائی ہیں جن کے دل پاکستان کے ساتھ دھڑکتے ہیں وزیر اعظم نے اوور سیز پاکستانیز کنونشن کے انعقاد اور تسلی بخش انتظامات

کیلئے نئے افق دریافت کیے جائیں تاکہ ہمارے وطن میں بسنے والے چودہ کروڑ عوام با وقار اور خوشحال زندگی بسر کر سکیں۔

وزیر اعظم نے شرکاء کنونشن کو یقین دلاتے ہوئے کہا

دیا گیا ہے۔ قرض اتارو مہم کے تحت کی جانے والی تمام سرمایہ کاری کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے جبکہ ویلیو ایڈڈ اشیاء کی بر آمد کیلئے خصوصی مراعات دی گئی ہیں۔

وزیر اعظم نے اوور سیز پاکستانیز کیلئے اسلام آباد میں

[illegible]

کویت میں مقیم معروف پاکستانی عبید الرحمان ارائیں ایڈیٹر انچیف صدیق اتحاد (اول) ڈنمارک کے مسعود خان اور مسز خان کا گروپ

العین میں مقیم ممتاز پاکستانی میوزیکل شو میں

[illegible] **خیلوی** پر درہم نچھاور کرتے ہوئے

کرنے پر وفاقی وزیر شیخ رشید احمد اور ان کی وزارت کی اعلیٰ کارکردگی پر زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کے کونے کونے سے اوور سیز پاکستانیوں کو ایک مشن ایک مقصد کیلئے اکٹھا کرنا کوئی معمولی کام نہیں تھا میں نے شیخ رشید احمد سے کہا تھا کہ وہ سمندر پار پاکستانیوں کو دعوت دیں میں ان سے روبرو بات کرنا چاہتا ہوں انہیں سننا چاہتا ہوں۔

وزیر اعظم نے زبردست تالیوں کی گونج میں کہا اس تاریخی موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے آپ (اوور سیز پاکستانیز) کی کارکردگی پر فخر ہے صرف مجھے ہی نہیں بلکہ پوری قوم آپ کو اعلیٰ کارکردگی پر فخر ہے شامل

سرمایہ کاروں کو زیادہ مراعات اور سہولتوں کی فراہمی کیلئے ہم تمام تر ایسے امکانات سے فائدہ اٹھائیں گے جن پر پہلے کام نہیں ہوا پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاروں کو دس فیصد ایکویٹی کی شرکت کی اجازت دے دی گئی ہے رائیلٹی ٹیکنیکل فیس کی ادائیگی کی حد بھی ختم کر دی گئی ہے اسی طرح اسلحہ سازی، دھماکہ خیز، تابکار مواد، سیکورٹی پرنٹنگ، اور کرنسی کے چند طے شدہ حساس شعبوں کے سوا دیگر تمام شعبوں میں سرمایہ کاری کرنے کیلئے اب حکومت سے پیشگی منظوری حاصل کرنے کی شرط ختم کر دی گئی ہے نئی پالیسی میں تیز رفتار آغاز کیلئے مکمل انفراسٹرکچر کی فراہمی کے ساتھ ساتھ

رہائشی سیکٹر کے شیخ رشید احمد کے مطالبے کو مانتے ہوئے تالیوں کی گونج میں اعلان کیا میں نے کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو ہدایت کی کہ اسلام آباد میں ایک پورا سیکٹر اوور سیز پاکستانیوں کیلئے مختص کیا جائے تا کہ وہ فارن ایکسچینج اوکاؤنٹ میں پلاٹ حاصل کر سکیں وزیر اعظم نے اوور سیز پاکستانیوں کا ووٹ کے حق کو تسلیم کرتے ہوئے کہا اوور سیز پاکستانیوں کا ووٹ کا مطالبہ بالکل درست تھا انشاء اللہ آپ آئندہ انتخابات میں اوور سیز پاکستانیز اپنے ووٹ کا حق استعمال کر سکیں گے انتخابات میں غیر حاضر شخص کی جگہ اس کا نامزد کردہ نمائندہ ووٹ استعمال کر سکے گا وزیر اعظم نواز شریف نے

اوور سیز کنونشن میں شرکاء کا گروپ

فیصلہ کن انداز میں بیرون ملکوں میں متعین سفارت خانوں سے متعلق سنگین الزامات اور شکایات کے جواب میں کہا جن سفارت خانوں کی کارکردگی زیرو ہے وہاں سفارت خانے بند کر دیئے جائیں گے ایسے ممالک میں اوور سیز پاکستانیوں کو اعزازی سفیر بنایا جائے گا۔

وزیر اعظم نے کہا سمندر پار میں مقیم پاکستانی ملکی مسائل حل کرنے کیلئے اپنی تجاویز دیں پاکستانی ملک سے جتنا دور ہیں ان کے دل میں اتنا ہی درد ہے اگر اوور سیز پاکستانیز

پاکستانیوں کو سزائیں مجھ سے برداشت نہیں ہوتیں انشاء اللہ میں عوام کے تعاون سے ڈرگ مافیا اور اسلحہ مافیا کا خاتمہ کر کے چھوڑوں گا۔

وزیر اعظم نے اپنی نج کاری پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے کہا نج کاری کے عمل میں اوور سیز پاکستانی متحد ہو کر قومی اثاثے خریدیں بنک، صنعتیں اور دوسرے بڑے بڑے پراجیکٹس اوور سیز پاکستانی بہن بھائی مل کر خریدیں تا کہ اس پیسے سے ہم ملک میں مزید موٹر وے بنائیں ہمیں کسی سے قرضہ مانگنے

کنونشن کے بعد وفاقی وزیر محنت، و افرادی قوت شیخ رشید احمد نے بڑی تگ ودو اور انتھک محنت کر کے وزیر اعظم پاکستان سے سمندر پار پاکستانیوں کیلئے مراعات کا خوبصورت پیکج منظور کروایا۔

وزیر اعظم کے اوور سیز پاکستانیوں کیلئے مراعات کے پانچ اجزاء ہیں۔

(1) ہاؤسنگ سکیمیں

(2) پینشن سکیم' (3) پاکستان اوریجن کارڈ

جناب وزیر اعظم یہ اوور سیز پاکستانی وہ سپوت ہیں جو ملک و قوم کی ترقی و خوشحالی میں فیصلہ کن کردار ادا کر سکیں گے: شیخ رشید

اوور سیز کنونشن میں شریک مہمان

موٹر وے پر صنعتی زون لگانا چاہتے ہیں تو حکومت ان کا بھرپور خیر مقدم کرے گی۔ وزیر اعظم نواز شریف نے انتہائی درد مندانہ انداز میں منشیات کی سمگلنگ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے پاکستان کیلئے باعث شرم قرار دیا جس کے نتیجے میں بیرون ملکوں میں پاکستانی باشندوں کے سر قلم کیے جا رہے ہیں جس سے پاکستان بدنام ہو رہا ہے بیرون ملک مقیم

کی ضرورت نہ رہے

وزیر اعظم کی اختتامی تقریر کے بعد تمام مندوبین نواز شریف کی طرف سے اوور سیز پاکستانیز کے اعزاز میں دیئے ظہرانے میں شرکت کیلئے نئے تعمیر شدہ وزیر اعظم سیکرٹریٹ گئے۔

قارئین سمندر پار پاکستانیوں کے اس پہلے کامیاب

(4) زائد صفحات پر مشتمل طویل المعیاد پاسپورٹ

(5) بینکوں کے ذریعے زر مبادلہ ارسال کرنے والوں کیلئے سہولیات

وزیر اعظم کے اوور سیز پاکستانیوں کے پیکج کے مطابق ہاؤسنگوں سکیموں میں اسلام آباد میں کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ذریعے مارگلہ کے دامن میں واقع سیکٹر ڈی۔

اور ای 13 میں 3500 کنال پر مشتمل پلاٹ تیار کیے جا رہے ہیں اس طرح سمندر پار پاکستانیوں کی جانب سے وفاقی دارالحکومت میں ان کیلئے ایک مکمل سیکٹر مختص کرنے کا دیرینہ مطالبہ پورا کر دیا ہے۔ جس کا وعدہ اوور سیز پاکستانیز کنونشن میں کیا گیا تھا۔

لاہور شہر رائے ونڈ روڈ کے ساتھ لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی حدود میں جوبلی ٹاؤن میں 6400 کنال رہائشی پلاٹ سمندر پار پاکستانیوں کیلئے خصوصی طور مختص کیے گئے ہیں۔ اس طرح کراچی میں سمندر پار پاکستانیوں کیلئے چار ہاؤسنگ سکیمیں شروع کی گئی ہیں کے ڈی اے سکیم۔ سرکو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ ملک کی سب بڑی ہاؤسنگ سکیم ہے جس میں کراچی ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے سمندر پار پاکستانیوں کیلئے چار چار سو مربع گز رقبے کے 2500 رہائشی پلاٹ مختص کیے ہیں۔

اسی طرح ہاکس بے کے مشہور ساحلی علاقہ میں مزید 2500 رہائشی پر پلاٹ چار سر مربع پر مشتمل ہے

اسی طرح نیشنل ہائی وے پر واقع ملیر ایریا میں 2500 مزید پلاٹ مختص کیے گئے ہیں رہائشی پلاٹوں کے علاوہ نیشنل سٹیڈیم کے بالمقابل 300 لگژری اپارٹمنٹ تعمیر کر کے مکمل حالت میں سمندر پار پاکستانیوں کو دیئے جائیں گے

اسی طرح پشاور حیات آباد فیز A خصوصی طور پر سمندر پار پاکستانیوں کے لیے مختص کیا گیا ہے جس میں 1400 کنال پر مشتمل رقبے میں پلاٹ تیار کیے جا رہے ہیں حیات آباد کے پہلے سیکٹرز میں 440 رہائشی پلاٹ اوور سیز پاکستانیوں کیلئے مختص کیے گئے ہیں۔

اسی طرح راولپنڈی ایئر پورٹ کراسنگ اور دریائے سواں کے درمیان لوہی بھیر کے علاقے میں 5000 کنال پر مشتمل رقبے میں رہائشی پلاٹ بنائے جائیں گے یہ پلاٹ صرف سمندر پار پاکستانیوں کیلئے مختص کیے گئے ہیں

پنشن سکیم

سمندر پار پاکستانیوں خصوصاً مشرق وسطیٰ میں مقیم کارکنوں کی اکثریت کیلئے نہ تو میزبان ممالک میں کوئی "سوشل سیکورٹی کوریج" میسر ہے اور نہ ہی اپنے ملک میں۔ کارکن کی وفات یا اسکی مستقل معذوری کی صورت میں سوشل سیکورٹی کی عدم موجودگی بے شمار مصائب کا سبب بنتی ہے اوور سیز پاکستانیز ورکرز کی اس مشکل کو پیش نظر رکھتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے اپنے خصوصی پیکج میں سمندر پار پاکستانی جو اوور سیز پاکستانیز فاؤنڈیشن کی رکنیت حاصل کر چکا ہو رضا کارانہ طور پر شمولیت اختیار کر سکتا ہے یہ شمولیت خود ادائیگی کی بنیاد پر ہے پنشن سکیم کیلئے ضروری ہو گا کم از کم ماہانہ 500 روپے یا سالانہ 4000 روپے جمع کروائیں یہ ادائیگی کم از کم چار سال تک کرنا ہوگی 500 روپے ماہانہ جمع کروانے والوں کو پندرہ سال بعد 1122 روپے ماہانہ کے حساب سے پنشن ادا کی جائے گی

ادائیگی کا عرصہ جتنا زیادہ ہو گا پنشن کی مالیت بھی اس

اوور سیز کنونشن میں شریک عمان

اوور سیز کنونشن میں ڈاکٹر انیس سلطان' چوہدری محمد صدیق' صادق ملک' محمد انور ظفر' غلام عباس او پی ایف کے جناب حبیب الرحمان کے ہمراہ

دوبئی میں مقیم ممتاز پاکستانی حاجی عبدالرزاق جانگڑا' گل محمد میمن' عبدالستار پردیسی کا گروپ میں

اوور سیز کنونشن میں شرکاء کا گروپ

اوور سیز کنونشن میں العین سے محمد انور ظفر' غلام عباس بھٹی کے ڈاکٹر انیس سلطان محمد صدیق القادری' محمد اسلم چشتی گروپ فوٹو

کویت مسلم لیگ کے صدر رانا عبدالستار اپنے وفد کے ساتھ ایڈیٹر انچیف صدیق القادری کے ہمراہ

سعودی عرب سے مسعود یوری' **ابوظہبی** سے محمد اشرف صدیقی' آفتاب کاظمی' خلیل الرحمان صدیقی کا جناب حبیب الرحمان کے ساتھ

اوورسیز کنونشن میں شریک عمان

وفاقی وزیر محنت و افرادی قوت شیخ رشید احمد ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل کویت میں مقیم ممتاز پاکستانی شخصیات کے ہمراہ

العین میں مقیم ہر دلعزیز پاکستانی محمد ابراہیم حاجی اپنے دوست صدیق القادری کے ہمراہ

مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری محمد افضل وڑائچ اپنے دوست صدیق القادری کے ہمراہ

اوور سیز پاکستانیز کنونشن میں شریک ... عبدالرزاق جانگڑا' عبدالستار پردیسی مختلف امور پر صدیق القادری کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے

کیا پوری فلم انڈسٹری نے چوڑیاں پہن رکھی ہیں؟

قومی موضوعات پر فلمیں کیوں نہیں بنتیں؟

بھارت کی ہر دوسری فلم میں ہندوازم اور پاکستان کے خلاف نفرت کی بھرمار ہوتی ہے

فلم نہ صرف ایک تفریح ہے بلکہ ایک موثر ترین ذریعہ ابلاغ بھی ہے۔ اس ذریعہ ابلاغ سے دنیا بھر میں بھرپور فائدہ اٹھایا گیا۔ ایران میں اسلامی انقلاب پر بے شمار فلمیں بنیں بنگلہ دیش میں بہت سی فلموں کا موضوع سقوط ڈھاکہ کو بنایا گیا۔ بھارت میں بے شمار فلمیں ایسی بنیں جن میں ہندو ازم کے پرچار کے ساتھ ساتھ پاکستان کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کیا گیا بلکہ بہت سی فلموں کا موضوع صرف کشمیر ہی رکھا گیا اور اس میں نظریہ پاکستان اور اسلام کی تضحیک کی گئی۔ خصوصاً پاکستانی افواج کو نہایت مذموم اور ظالمانہ انداز میں پیش کیا گیا۔

بھارتی فلم انڈسٹری نے اپنے پروپیگنڈے کو عام کرنے کے لئے ایسی فلموں کی ویڈیو کیسٹیں ساری دنیا میں پھیلا دیں۔ ایک فلم میں تو پاکستان کے سبز ہلالی پرچم کو نذر آتش کرتے ہوئے سب دکھایا گیا جس پر ساری دنیا میں موجود پاکستانیوں نے احتجاج کیا جس میں متعدد افراد زخمی ہو گئے اور درجنوں گرفتار بھی ہوئے۔ یہ احتجاج اسقدر شدید تھا کہ امریکہ اور برطانیہ میں دکاندار بھارتی فلم "بارڈر" کی ویڈیو کیسٹ کی فروخت بند کرنے پر مجبور ہو گئے۔ فلم "بارڈر" جو کیسٹیں برطانیہ اور امریکہ پہنچ گئیں کیا پاکستان نہیں آئی ہوں گی؟ اور کیا بھارتی فلموں کے دلدادہ شائقین نے یہ فلم نہیں دیکھی ہو گی؟ یقیناً دیکھی ہو گی مگر افسوس کہ نہ تو پاکستانی حکومت نے اس فلم کے خلاف کوئی احتجاج کیا اور نہ ہی کسی سیاسی یا غیر سیاسی تنظیم نے اس کے خلاف آواز اٹھائی یہاں تک کہ پاکستانی فلم انڈسٹری سرکردہ لوگ بھی اس مسئلہ پر خاموش رہے۔

بھارتی فلم انڈسٹری کی طرف سے یہ کوئی پہلی فلم نہیں تھی اس سے قبل بھی بہت سی فلمیں ایسی بنتی رہی ہیں مسئلہ یہ ہے کہ ہماری فلم انڈسٹری کیا کر رہی ہے ایک عرصہ سے یہاں "گنڈاسہ" چل رہا تھا اب اس کی جگہ "چوڑیاں" نے لے لی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان فلم انڈسٹری کے تمام ہدایتکاروں، کہانی کاروں اور پروڈیوسروں نے فلم "چوڑیاں" کے بعد حقیقتاً ہاتھوں میں چوڑیاں پہن لی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ 50 سال گزرنے کے باوجود بھی ہم قومی موضوعات پر کوئی معیاری فلم آج تک نہیں بنا سکے۔ ہمارے ان موضوعات پر فلمیں بنانے کے اعلانات تو ہوتے رہتے ہیں مگر عمل درآمد نہیں ہوتا ابھی پچھلے دنوں ایٹمی دھماکوں اور میزائلوں کے تجربوں کے بعد "غوری میزائل" کے نام سے ایک فلم کا افتتاح ہوا مگر ابھی تک اس فلم کی شوٹنگ شروع نہیں ہو سکی اور ہو بھی کیسے سکتی ہے کہانی مل جائے گی تو شوٹنگ شروع ہو گی افتتاح تو جذبات میں آ کر کر

> **بھارتی فلم "بارڈر" پر برطانیہ اور امریکہ میں شدید احتجاج کیا گیا مگر ہمارے ہاں نہ حکومتی سطح پر احتجاج ہوا اور نہ ہی انڈسٹری کی طرف سے**

دیا اس لئے کہ نام اخبارات میں آ جائے اور عوام کو یہ معلوم ہو جائے کہ پاکستان فلم انڈسٹری کے "مایہ ناز سپوت" قومی جذبے سے سرشار فلمیں بنانے کا عزم رکھتے ہیں۔

انڈسٹری کے سرکردہ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ قومی موضوعات پر فلمیں اس لئے نہیں بناتے کہ انہیں اس سے بزنس حاصل نہیں ہو گا۔ جہاں تک بزنس کا تعلق ہے تو

> **جنگی موضوعات پر فلمیں بنائی جائیں توان میں ملکہ ترنم نور جہاں کے ترانے شامل کئے جاسکتے ہیں**

گزشتہ چند برسوں میں ایک دو فلموں کے علاوہ کوئی فلم کامیاب نہیں ہوئی۔ یہ فلمیں جو ناکام ہوئیں وہ قومی موضوعات پر تو نہیں بنائی گئی تھیں۔ ایسے حالات میں جب بھارتی جارحیت حد سے بڑھ چکی ہے قومی موضوعات پر فلمیں بنانے کا رسک لینے میں کوئی حرج نہیں فلم انڈسٹری کے علاوہ حکومت کو بھی اپنے طور پر ایسی فلمیں بنانے پر غور کرنا چاہئے۔

> **انڈسٹری کے علاوہ حکومتی سطح پر بھی ایسی کوشش ہونی چاہئے تاکہ بھارتی یلغار کا جواب دیا جاسکے**

اگر بھارت کے ساتھ جنگی موضوعات پر فلمیں بنائی جائیں تو ان میں میڈم نور جہاں کے گائے ہوئے جنگی ترانے استعمال کئے جاسکتے ہیں جو آج بھی لوگوں کے دلوں کو گرم کر دیتے ہیں۔

اب جبکہ الیکٹرانک میڈیا جدید دور میں داخل ہو گیا ہے اور ڈش کے متعدد چینلز پر بھارتی ثقافتی یلغار ہو رہی ہے۔

ایسے میں ہماری فلم انڈسٹری کے سرکردہ افراد کو قومی موضوعات پر فلمیں بنانے کے بارے میں غور کرنا چاہئے اور بھرپور انداز سے بھارتی ثقافتی یلغار کا جواب دینا چاہئے۔

[illegible]

پاکستان میں گذشتہ پچاس برسوں میں بہت سی حکومتیں آئیں اور ختم ہو گئیں ملک میں مارشل لاء کی بھی حکومت دیکھی گئی اور جمہوریت کے نعرے لگانے والوں کی بھی حکومت کو پرکھا گیا۔ مگر آج تک کبھی یہ سننے میں نہیں آیا کہ سمندر پار رہنے والوں کے لئے کسی حکومت نے کچھ کیا ہو مارشل لاء اور جمہوریت کی دعویدار حکومتوں نے اوورسیز پاکستانیوں کے لئے کبھی بہتر اقدامات نہیں کئے۔ مارشل لاء ہو یا جمہوری حکومت سب کو یہ سوچنا چاہئے کہ بیرون ممالک میں روزگار حاصل کرنے والے پاکستانی جو وطن عزیز کو ہر سال کروڑوں روپے کا زرمبادلہ فراہم کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ اپنے وطن کا نام روشن کرتے ہیں۔ ان کا بھی اس پاک دھرتی پر حق ہے۔ کسی بھی حکومت نے اوورسیز ہم وطنوں کے لئے کچھ نہیں کیا ہر دور میں سمندر پار رہنے والوں کے لئے وفاقی وزیر مقرر کیا جاتا ہے ملکی خزانے سے اوورسیز پاکستانیوں کے نام پر مراعات حاصل کی جاتی ہیں۔ اور باقاعدہ سہولتیں حاصل کی جاتی ہیں۔

وفاقی وزیر صاحبان نے آج تک یہ نہیں سوچا کہ غیر ملکی بھائیوں کے لئے دورے کئے جائیں یا ان کے لئے ایک دفتر ہونا چاہئے جہاں پر اوورسیز پاکستانیوں کے مسائل کی شکایات سنی جائیں پھر اس کا تدارک کیا جائے تاکہ غیر ملکی بھائیوں کی پریشانیاں ختم ہو سکیں۔ اور پاکستان دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ سمندر پار رہنے والوں کے لئے پاکستان میں خصوصی کوٹہ ہونا چاہئے۔ پاکستان میں رہنے والی عوام کو ٹیلی فون کنکشن کی سہولتیں دی گئی ہیں تو دیار غیر میں محنت مزدوری کرنے والے پاکستانی لوگوں کا کیا قصور ہے کہ ان کو ٹیلی فون کا خصوصی کوٹہ نہیں دیا جاتا جبکہ وہ خون پسینہ کی رقم بنک کے ذریعے اپنے وطن بھیجتے ہیں کئی سالوں سے اوورسیز پاکستانیوں نے درخواستیں دی ہوئی ہیں مگر ان کی آج تک کوئی شنوائی نہیں۔ کیا وجہ ہے کہ جو اپنے وطن عزیز کی خاطر قانون کا بھی احترام کرتے ہیں۔ اور ملک کو فائدہ بھی پہنچانے کا

> **حکومت حج کے موقع پر پی آئی اے کے ٹکٹ میں 50 فیصد رعایت دے**

> **کسٹم حکام کی کرپشن ورشوت ستانی مہم ملکی مفاد کیلئے زہر ہے**

سبب بنتے ہیں۔ ان کو صحیح جائز سہولتیں حکومت مہیا نہیں کرتی جس سے بنک کی جائے وہ دوسرا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ اس سے ملک کا نقصان ہوتا ہے جو قانونی ذرائع استعمال کرتے ہیں ان کے لئے خصوصی رعائیت ہونی چاہئے اگر ان سے بنک گارنٹی مانگ لی جائے تو کوئی مذائقہ نہیں۔ ہمارے ہاں جن کے گھروں میں ٹیلی فون نہیں ہیں وہ اس محرومی کی وجہ سے اپنے والدین بیوی بچوں کو کسی قسم کی پریشانی کی اطلاع نہیں کر سکتے۔ جس کی وجہ سے مزید مشکلات جنم لیتی ہیں۔ ٹیلی فون ایک واحد ذریعہ ہے۔ جس سے آدھی ملاقات ہو جاتی ہے۔ اور دونوں طرف دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ حکومت کو اس اہم مسئلے کی طرف فوری توجہ دینی چاہئے۔ اور ہر ضلع کے ٹیلی فون محکموں کو ہدایت جاری کرنی چاہئے۔ کہ سمندر پار رہنے والوں کو گارنٹی بنک پر ٹیلی فون کنکشن دیئے جائیں۔ اور ان کو کبھی بھی اس سلسلہ میں پریشان نہ کیا جائے۔ اس عمل سے حکومت کو فائدہ بھی ہو گا اور اوورسیز پاکستانیوں کے ورثاء کو سکون بھی ملے گا۔ ہمارے ملک میں بڑے شہروں میں ڈائریکٹ 'ڈائیلنگ' نہیں ہے۔ جبکہ ہمارے بہت سے شہروں 'قصبوں میں بڑی بڑی P.T.C.C. ائیر کنڈیشنڈ عمارتیں تیار ہو چکی ہیں۔ مگر ان کو آج تک مشینری مہیا نہیں کی گئی۔ جس کی وجہ سے ہم ڈائریکٹ 'ڈائیلنگ' سے محروم ہیں۔ موجودہ حکمرانوں کو چاہئے کہ سمندر پار لوگوں کے لئے خصوصی کام کریں۔ اس سے اوورسیز پاکستانی خوشی خوشی جذبہ حب الوطنی کے تحت کام کرینگے۔ اور اپنے بزرگوں و پاکستان کے حالات سے آگاہ رہینگے۔

کسٹم کے مسائل

جب ہم پاکستان جانے لگتے ہیں تو بے انتہاء خوش ہوتے ہیں۔ اور اپنے گھر والوں کے لئے چند ضروری

اشیاء بھی خرید لیتے ہیں۔ مگر جب جہاز میں سوار ہو جاتے ہیں تو خوشیاں دور اور کسٹم حکام یاد آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جب ائرپورٹ پر اترتے ہیں تو کسٹم والوں کا پہلا سوال ہوتا ہے کہ کتنے وی سی آر لے کر آئے ہیں۔ ان کو شاید یہ پتہ نہیں کہ ہر انسان وی سی آر نہیں لاتا۔ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں جو وی سی آر کا نام لینا بھی پسند نہیں کرتے۔

ہمارے ساتھ سراسر زیادتی ہے۔ حالانکہ بنیادی طور پر ہم اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ آج تک کسی نے بھی اس طرف توجہ نہیں دی ہے۔ حالانکہ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ ہمارے اس معاملہ کو کوٹہ میں شامل کریں۔ ویسے تو ہر دور حکومت میں سمندر پار پاکستانیوں کو ہمیشہ ہی محروم رکھا گیا ہے بالکل ایسے جیسے ہمارا اس ملک سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ حکومت

سمندر پار رہنے والے ہم وطنوں کے ورثاء کو بینک گارنٹی پر ٹیلیفون کنکشن دیئے جائیں

خریدنا تو بہت دور کی بات ہے ان کا یہ سوال اس لئے ہوتا ہے تاکہ جیب گرم کی جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ڈیوٹی ادا کرنے کا طریقہ بھی بتا دیتے ہیں۔ گورنمنٹ کو چاہئے کہ خصوصی چیزیں جو ضرورت کی ہوں ان پر ڈیوٹی میں رعایت دی جائے۔ تاکہ ہر محنت مزدوری کرنے والا ضرورت کی چیزیں لے جاسکے تاکہ رشوت کا بازار ختم ہو جائے۔ حکومت اگر اس کا سدباب کرے تو بہت سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ حکومت کی لاپرواہیوں کی وجہ سے یہ سب خرابیاں جنم لے رہی ہیں۔ سفارتخانے کو خصوصی ہدایت جاری کرنے کی بھی ضرورت ہے تاکہ سمندر پار محنت کرنے والے بھائیوں کی پریشانی دور ہو یہ تمام اقدام حکومت کی توجہ دینے سے ہی ہو سکتے ہیں۔ خصوصاً جو شخص خروج پر (چھوڑنا) جائے اسے خصوصی رعایت ہونی چاہئے۔ جو پہلے حاصل تھی۔ جب آدمی غیر ملک چھوڑ کر وطن عزیز کا رخ کرتا ہے۔ تو خوشی سے پھولا نہیں سماتا۔ غیر ملک میں فریج اے سی اور کارپٹ وغیرہ جو اس کی گھریلو استعمال شدہ اشیاء ہوتی ہیں وہ لانا چاہتا ہے تو کسٹم حساب لگانے پر پریشان ہو جاتا ہے۔ خون پسینے کی کمائی سے خریدا ہوا سامان بھلا کہاں چھوڑا جاسکتا ہے۔ یہ چیزیں نامجبوری ہوتی ہے۔ جب وطن عزیز کی خاطر مزدوری کی جاتی ہے تو حکومت کا یہ فرض بنتا ہے کہ سمندر پار پاکستانیوں کے لئے کسٹم قوانین میں نرمی کی جائے۔ تاکہ غریب عوام اس سے فائدہ حاصل کریں۔ جب کسٹم کے قوانین صحیح اعتدال پسند ہونگے تو قومی خزانہ میں پیسہ بھی جمع ہوگا۔ اور غیر قانونی طریقے بھی لوگ ترک کر دینگے۔

پلاٹ اور کالونیوں کی سہولتوں سے بھی ہمیں نظر انداز کیا جاتا ہے۔ خروج پر جانے والے لوگوں کے لئے رہائش کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اخبارات میں کالونیاں اور پلاٹوں کے بارے میں اعلان صرف اعلان کی حد تک ہی محدود ہوتے ہیں۔ ان اسکیموں میں ہمیں نظر انداز کرنا

سیاسی لوگوں کو خوش کرنے کے لئے کئی مراعات دیتی ہے۔ حالانکہ وہ سیاسی نہیں ہوتے۔ بلکہ پاکستانی عدالتوں سے سزا یافتہ جرائم پیشہ افراد ہوتے ہیں۔ ان کو رہا کر کے لیڈروں کی کرسیوں پر بٹھا دیا جاتا ہے۔ جو ہم سمندر پار رہنے والوں کو خالی [illegible] کرتے ہیں۔ ہمارے ساتھ [illegible] میں ایک جیسا سلوک کیا گیا ہے۔ ہمارے [illegible] کے وطن واپس جاتے ہیں [illegible] کالونیوں میں خصوصی پلاٹوں کا انتظام کیا جائے۔ تاکہ [illegible] بچوں کے ساتھ وہ سکون سے زندگی گذار سکیں۔ اور بنیادی سہولتوں سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

حج کے موقع پر پی۔ آئی۔ اے کے ٹکٹ میں ۵۰ فیصد رعائت ہونی چاہئے۔

جب حج کا سیزن قریب آنے کو ہوتا ہے۔ تو مصر کے عوام خوشی سے باغ باغ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ مصر کی حکومت نے ان کو حج کے دنوں میں پانچ فیصد رعایت دی ہوئی ہے وہ ہر سال اپنے اہل و عیال سمیت اپنے وطن جاتے ہیں۔ غیر ملکی لوگ بھی ٹکٹ سستا ہونے کی وجہ سے وہاں سیر و تفریح کے لئے جاتے ہیں۔ یہ مصری حکومت کی بہت اچھی اسکیم ہے۔ جس سے حکومت کو فائدہ نہیں تو نقصان بھی نہیں ہوتا۔ وہاں کی حکومت نے عوام کی خاطر یہ فیصلہ کیا ہے ہمارے ساتھ مصری بھی کام کرتے ہیں ہر سال اپنے وطن جاتے ہیں اور مصر کی فیملیاں اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ یہ اسکیم حج کے دنوں میں اس لئے ہوتی ہے تاکہ حجاج اکرام کی پروازیں واپسی پر خالی نہ جائیں۔ مگر ہم پاکستانی اس سہولت سے محروم ہیں۔ پاکستانیوں کو یہ سہولت مل جائے تو ہمارے پی آئی اے کے جہاز جو خالی جاتے ہیں عوام اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ ہماری ائیر لائن کے اخراجات نکل سکتے ہیں۔ اس طرح کی پالیسی اپنانے سے پاکستانی ائیر لائن مزید ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتی ہے۔

مارشل لاء ہو یا جمہوریت تارکین وطن کے مسائل حل نہیں ہوتے

حکومت اگر چند معاملات پر فوری توجہ دے تو اوورسیز پاکستانیوں کے لئے بڑی تعداد میں دشواریاں ختم ہو سکتی ہیں۔ حکومت کو ایسی اسکیم تیار کرنی چاہئے جس سے دیار غیر میں رہنے والوں کے لئے یہ ضروری ہو جائے کہ وہ اپنے ملک کے لئے سوچنے پر مجبور ہو جائیں۔ اور اپنے ملک کی ترقی و خوشحالی کے لئے بنک کے ذریعے زیادہ سے زیادہ رقم ارسال کریں۔ ھنڈی ایک ملک دشمن کاروبار ہے۔ جس کی وجہ سے ملک کو ترقی نہیں مل سکتی۔ اگر ملکی مفاد میں بہتر اسکیمیں تیار کی جائیں اور اوورسیز پاکستانیوں کو کسٹم کی سہولت میسر ہو تو ھنڈی کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

پاکستان ایمبیسی سکول جدہ کے مسائل

ویسے تو سکول کی طرف سے بہت اچھے اقدامات کیے گئے ہیں۔ سکول کی کتابوں میں پچاس فیصد رعایت دی گئی ہے۔ مگر جو ماہانہ فیس وصول کی جاتی ہے اگر اس میں رعایت کی جائے تو کم آمدنی والے حضرات بھی اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کر سکتے ہیں۔ ہمارے وفاقی وزیر محنت و افرادی قوت شیخ رشید احمد کو چاہئے کہ کم از کم دو مرتبہ سعودی عرب، پاکستان ایمبیسی سکول کا دورہ کیا کریں۔ اور بچوں کے والدین کو اکٹھا کر کے شکایات سنی جائیں۔ اور ایک کمیٹی تشکیل دیں۔ جو کہ ان مسائل کو وفاقی وزیر تک پہنچائیں۔ اور ان مسائل کا ازالہ کیا جائے۔ ایجوکیشن کمیٹی میں سیاسی لوگوں کی شمولیت سے پرہیز کیا جائے۔ وگرنہ مسائل کا حل کم اور سیاست زیادہ ہو گی۔ سکول میں داخلہ کے وقت ایڈوانس سیکورٹی فیس جمع کی جاتی ہے۔ مناسب تو یہ ہے کہ ہمارے پاکستانی قانون کے مطابق سیکورٹی کا سلسلہ ختم کیا جائے۔ اگر یہ ناممکن ہے تو اس پر بھی ۵۰ فیصد رعایت ہونی چاہئے۔

پرنسپل صاحب کا یہ بیان کہ سکول کو مثالی بنا دونگا' نیک شگون کی علامت ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ وہ اچھے جذبات رکھتے ہیں لیکن ہمیں سب سے زیادہ خوشی اس وقت ہو گی جب ہمارے حقوق کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ اور حکومت خصوصی توجہ دے کر اوورسیز پاکستانیوں کے مسائل حل کرے گی۔ اس میں کوئی مبالغہ آرائی نہیں کہ دیار غیر میں رہنے والے پاکستانی اپنے وطن کے لئے تن من دھن کی کسی بھی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرینگے۔

او پی ایف کی ایڈوائزری کمیٹی میں ذاتی تعلقات سفارش کی بجائے تجربہ کار مخلص اور قابل مسلم لیگیوں کو نمائندگی دی جائے

راجہ اشتیاق صدر پاکستان مسلم لیگ برطانیہ

راجہ اشتیاق برطانیہ میں مقیم دس لاکھ پاکستانیوں کے نوجوان اور متحرک نمائندے ہیں انہوں نے برطانیہ آنکھ کھولی وہاں ہی تعلیم حاصل کی وہاں فوڈ سٹاف کا بزنس شروع کیا ساتھ سماجی، فلاحی اور سیاسی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے ایک بے باک نڈر اور جرت مند صاف گو نوجوان، سیاسی رہنما کی حیثیت سے راجہ اشتیاق نے بڑے مختصر وقت میں اپنی صلاحیتوں اور کارناموں کی بدولت پاکستانی کمیونٹی کے دلوں میں اپنا خاص مقام پیدا کر لیا ہے پنکیسٹ پاکستان مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر 1994ء میں الیکشن لڑا اور مسلم لیگ کے ممبران نے انہیں اپنا ووٹ دے کر بھاری اکثریت سے کامیاب کیا پاکستانی سیاست میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ یو کے شہری ہونے کے ناطے آپ وہاں کی سیاست میں بھی کافی متحرک ہیں آپ کا لیبر پارٹی سے تعلق ہے۔ اپنے ایریا میں لیبر پارٹی کے چیئرمین ہیں پاکستان مسلم لیگ سے جذباتی تعلق ہونے اور میاں نواز شریف کے زبردست مداح ہونے کی

> **ہمارے 25 رکنی وفد نے اپنے ذاتی خرچے پر کنونشن میں شرکت کی**

بنا پر انہوں نے شبانہ روز کام کر کے برطانیہ کے پچاس شہروں میں برانچز کھولی ہر طبقہ فکر کے لوگوں کو اس میں شامل کیا ہزاروں افراد کی ممبر سازی کی۔ جب میاں نواز شریف اپوزیشن میں تھے۔ راجہ اشتیاق نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پورے تین سال انتھک محنت کر کے کھلم کھلا پاکستان مسلم لیگ کو فنڈز اکھٹے کر کے دیئے اور میاں محمد نواز شریف کی حمائت میں پورے برطانیہ میں مہم چلائی۔

راجہ اشتیاق برطانیہ سے پاکستان مسلم لیگ کا بہت بڑا وفد لے کر اوورسیز پاکستانیز کنونیشن میں آئے ہیں ایک ملاقات میں راجہ اشتیاق نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ یوتھ انٹرنیشنل کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے کہا برطانیہ کے پاکستانیوں کی طرف سے میں وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور ان کی حکومت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے پہلی مرتبہ اوورسیز پاکستانیوں کو کنونیشن میں مدعو کر کے قومی معاملات میں اعتماد میں لیا

ہے۔ اس سے قبل کسی بھی حکومت نے کبھی اوورسیز پاکستانیوں کو اعتماد میں نہیں لیا تھا۔ راجہ اشتیاق نے لیڈرانہ لہجے میں بتایا کہ او پی ایف اوورسیز پاکستانیز کے فنڈز کو بڑی بے دردی کے ساتھ ضائع کر رہا تھا یہ کارنامہ بھی نواز شریف صاحب کا ہے کہ انہوں نے او پی ایف کے بے لگام گھوڑے کو لگام ڈال کر قومی مفادات کے حصول کی طرف گامزن کر دیا ہے اس کے باوجود کرپشن ختم کرنے کے لئے او پی ایف میں بہت بڑے آپریشن کی ضرورت ہے احتساب کی بھی کیونکہ او پی ایف جس مقصد کے لئے بنائی گئی تھی۔ وہ مقصد حاصل نہیں ہو سکا لہٰذا اوورسیز پاکستانیز کے خون پسینے کے فنڈ ضائع کرنے اور لوٹ کھسوٹ کرنے والوں کے خلاف سخت ترین ایکشن کی ضرورت ہے جو وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور ان کی حکومت کو کرنا ہو گا۔ راجہ اشتیاق نے مطالبہ کیا او پی ایف کی ایڈوائزری کمیٹی میں ذاتی تعلقات کی بجائے تجربہ کار مخلص، محب وطن مسلم لیگیوں کو نمائندگی دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ میں ون ملین سے زائد پاکستانیوں کی نظریں میاں نواز شریف کی عوامی لیڈرانہ شخصیت پر ہے وہ چاہتے ہیں ہمارا مطالبہ ہے کہ پاکستان ہائی کمیشنز۔ ایمبیسز میں کمرشل اور ویلفیئر اتاشی اوورسیز پاکستانیز سے لئے جائیں اور انہیں اعزازی ایڈوائزری دی جائے ور ہم لے کر رہیں گے۔

قومی مفادات کے حصول میں نواز شریف صاحب کو ہائی کمیشن اور ا۔یمبسز پر بھروسہ کرنے کی بجائے وہاں فعال محب وطن پاکستانیوں کی تنظیموں اور شخصیتوں کی خدمات سے استفادہ حاصل کرنا چاہئے تعلقات بڑھانے ور بزنس ریلیشن بڑھانے میں اوورسیز پاکستانیز کی فعال شخصیات بہت اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ وزارت محنت و افرادی قوت سمندر پار پاکستانیز کی او پی ایف کے بارے میں موجودہ پالیسی پر سخت تنقید کرتے ہوئے برطانیہ سے آئے ہوئے 25 رکنی وفد کے قائد راجہ اشتیاق نے کہا پہلی حکومت میں او پی ایف کا جو ایڈوائزری بورڈ بنا اس میں محمد سرور، خواجہ محمد شفیق ممبر لگائے گئے تھے۔ ان کے بارے میں ابھی تک کوئی نوٹیفیکیشن جاری نہیں ہوا نئے ممبر بھی دعوئی دار ہیں اور پرانے ممبر بھی۔

راجہ اشتیاق اور ان کے ساتھیوں نے کہا او پی ایف کی غلط پالیسی کی وجہ سے پاکستان ہائی کمیشن برطانیہ کی موجودہ کنونیشن میں مدعوئین کی لسٹ کے حوالے سے بہت بڑی تذلیل کی گئی ہے او پی ایف والوں کو سوچنا

چاہئے ایسے اہم ترین اداروں پر اعتماد کی بجائے بد اعتمادی کرنے کے کیا نتائج نکلیں گے برطانیہ سے جو او پی ایف نے مدعوئین ہائی کمیشن کی بھیجی گئی لسٹوں کے برعکس بلوائے ہیں او پی ایف نے جو کچھ بھی کیا ہے غلط کیا ہے۔

انہوں نے بتایا ہمارا 25 رکنی وفد برطانیہ سے یہاں اسلام آباد اپنی ذاتی رہائش اور خرچے پر ٹھہرا ہے ہم او پی ایف پر ہرگز بوجھ نہیں بنے۔

پاکستان سے برطانیہ جانے والے وی آئی پی شخصیات کے کردار پر بات چیت کرتے ہوئے راجہ اشتیاق نے کہا وہ برطانیہ میں آکر پبلک میٹنگوں جلسوں اور پریس میں ایسے غیر ذمہ دارانہ بیانات دے جاتے ہیں جو بعد میں کھوکھلے ہونے کی صورت میں پاکستانیوں کے لئے ندامت کا سبب بنتے ہیں۔ لہٰذا ہمارا مطالبہ ہے جو وی آئی پی حضرات برطانیہ آتے ہیں ان کے غیر ذمہ دارانہ بیانات پر پابندی لگائی جائے۔

او پی ایف کے کنونیشن کے بارے میں تاثرات دیتے ہوئے راجہ اشتیاق اور ان کے

برطانیہ میں ٹاپ کلاس بزنس مینوں کو جو سرمایہ کاری کرنا چاہتے ہیں انہیں کنونشن میں اگنور کیا گیا ہے

ساتھیوں نے بڑے افسوس بھرے لہجے میں کہا برطانیہ میں بہت زیادہ مشہور و معروف پاکستانی بزنس مین اپنے وطن میں وسیع پیمانے پر سرمایہ کاری کرنا چاہتے ہیں ایک سازش کے تحت ان کو اوورسیز کنونیشن میں جان بوجھ کر اگنور کیا گیا ہے ہمیں پاکستانیوں کو پیار دینا چاہئے ایسے لوگ جو ملک میں اپنی خون پسینے کی کمائی کے ساتھ سرمایہ کاری کرنا چاہتے ہیں ان کو عزت دینی چاہئے۔ راجہ اشتیاق نے کہا ہمارا 25 رکنی وفد چاروں صوبوں میں دورہ کرے گا سرمایہ کاری کے حوالے سے ہم بڑے پراجیکٹ لگانے کے پلان کا جائزہ لیں گے ہم یہاں جوائنٹ وینچرز میں گورنمنٹ کے ساتھ مل کر انڈسٹریز لگانے کے لئے تیار ہیں۔

کیونکہ پاکستان ہمارا ملک ہے یورپ کے اندر رہ کر بھی ہم نے پاکستانیت کو پروموٹ کیا وزیراعظم میاں نواز شریف نے جو موٹر وے کا افتتاح کیاہم موٹروے کے ساتھ انڈسٹریز لگانے کے لئے بھی تیار ہیں بشرطیکہ موجود ہے۔ جس طرح مچھلی پانی کے بغیر نہیں رہ سکتی اس طرح ہم اپنے وطن عزیز کے بغیر نہیں رہ سکتے۔

میں یو۔ کے۔ کا ریذیڈنس ہونے کے باوجود اپنے آپ کو بحیثیت پاکستانی ہونے پر فخر کرتا ہوں۔

بقیہ صفحہ 53 پر

الحاج چوہدری محمد صدیق ابوظہبی میں مقیم پاکستانیوں میں ممتاز اور معروف شخصیت ہیں۔ ایک محب وطن پاکستانی کی حیثیت سے انہوں نے قومی مفاد کے کاموں میں قابل تعریف کردار ادا کیا ہے۔ مرکز پاکستان ابوظہبی کے صدر بھی رہے ہیں۔ اوورسیز پاکستانیز کنونیشن اسلام آباد میں یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ ایک ملاقات کے دوران اوورسیز پاکستانیوں کے مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ بیرون ملکوں میں اوورسیز پاکستانیوں کو او پی ایف ائیر پورٹ پر رسیو کرتی ہے ان کے تعین کردہ افسران کے پاس کوئی اختیارات نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے وہ کسٹم اور امیگریشن میں مدد نہیں کر سکتے لہٰذا

حکومت بنجر اور بے آباد زمینیں اوورسیز پاکستانیز آسان اقساط میں مالکانہ حقوق پر دیں، تو سرمایہ کاری کا سیلاب آسکتا ہے : چوہدری صدیق

چوہدری محمد صدیق وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف سے ایوارڈ لیتے ہوئے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ او پی ایف کی طرف با اختیار افسر تعینات کئے جائیں تاکہ کسٹم اور امیگریشن میں اوورسیز پاکستانیز کو مدد مل سکے۔ پی آئی اے کی ناانصافی کے بارے میں توجہ دلاتے ہوئے انہوں نے بتایا ابوظہبی سے پشاور کے لئے 50 کلو وزن فری ہے جبکہ ابوظہبی سے لاہور 40 کلو جبکہ انصاف کے مطابق لاہور کے لئے پرواز پر بھی 50 کلو وزن فری ہونا چاہئے۔ چوہدری محمد صدیق نے او پی ایف کی ایڈوائزری کمیٹی کے بارے میں بتایا اوورسیز پاکستانیز فاونڈیشن کی جو ایڈوائزری کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اس میں یو اے ای کی طرف سے دوبئی کو نمائندگی دی گئی ہے جبکہ ابوظہبی یو اے ای کا کیپٹل ہے لہٰذا یو اے ای کی کیپٹل ہے لہٰذا یو اے ای کی کیپٹل اور سب سے بڑی ریاست ہونے کی وجہ سے ایڈوائزری کمیٹی میں ابوظہبی کو نمائندگی دی جائے۔

کونیشن کے آخری روز چوہدری محمد صدیق نے پورے ہاؤس کی طرف سے ایک قرارداد میں او پی ایف کنونیشن میں شرکاء کی طرف سے اوورسیز پاکستانیز نمائندہ کنونیشن کو کامیابی کے ساتھ انعقاد کو بہت بڑی اچیومنٹ قرار دیتے ہوئے کہا اس کنونیشن سے اوورسیز پاکستانیز میں حکومت پاکستان کے بارے میں بھرپور اعتماد پیدا ہوا ہے۔ اوورسیز پاکستانیز سمجھتے نہیں کہ اب پاکستان میں سرمایہ کاری کے لئے حالات ساز گار پیدا ہوئے ہیں۔ ہم شرکاء کنونشن وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف اور وفاقی وزرا شیخ رشید سرتاج عزیز، چوہدری شجاعت اور گوہر ایوب خاں کے مشکور ہیں۔ جنھوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر اوورسیز پاکستانیز کو عزت بخشی پورے ہاؤس کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اوورسیز پاکستانیز کونشن کے موقعہ پر اسلام آباد میں چوہدری محمد صدیق یوتھ انٹرنیشنل ایڈیٹر انچیف صدیق القادری، او۔ پی۔ ایف کے ڈائریکٹر ویلفیئر حبیب الرحمان، ایڈوائزری کمیٹی کے رکن دبئی کی ممتاز پاکستانی شخصیت تنویر اسلام خواجہ اور دیگر شخصیات کا گروپ فوٹو

عبدالرحمان آرائیں

کویت میں مقیم پاکستان کے مایہ ناز انجینئر ممتاز سماجی شخصیت

ممبرایڈوائزری کمیٹی او۔پی۔ایف کا انٹرویو

عبدالرحمان ارائیں کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں کویت میں پاکستانی کیمونٹی کے لئے ان کی گرانقدر خدمات ہیں۔ کویت پر " عراقی جارحیت " کے وقت بھی عبدالرحمان ارائیں نے پاکستانی کیمونٹی کو کویت سے نکال کر وطن واپس بھجوانے میں قابل تعریف کردار ادا کیا۔

آپ کویت میں پاکستان کے مایہ ناز انجینئر ہیں۔ آپ کی خدمت کے مد نظر اوورسیز پاکستانی فاؤنڈیشن کی ایڈوائزری بورڈ اور کمیٹی کے ممبر ہیں۔ اوورسیز پاکستانیز کونسلیشن کے حوالے سے عبدالرحمان ارائیں نے ایک ملاقات میں " یوتھ انٹرنیشنل " کو بتایا کہ او ۔ پی ۔ ایف ایک غیر سیاسی ادارہ ہے جس کا مقصد بیرون ملکوں میں مقیم پاکستانیوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرتا ہے۔

کویت میں پاکستان " مسلم سنٹر " غیر سیاسی تنظیم ہے جس کا مشن پاکستانیوں کی بلا امتیاز خدمت کرنا کویت میں پاکستان ایمبیسی کی کوئی اپنی بلڈنگ نہیں ہے اور جو کرایہ پر بلڈنگ لی گئی ہے اس کا ۵ ہزار دینار ماہوار دینا پڑتا ہے کیمونٹی کی پرابلم ہے کہ ان کے پاس قومی تقریبات منانے کے لئے اپنا حال نہیں ہے۔ پہلے سفراء پاکستان نے ایمبیسی کے ہال اور کیمونٹی پروگراموں کے لئے اجازت دے رکھی تھی۔

جبکہ موجودہ سفیر نے ایمبیسی کے ہال میں عید میلادالنبی ﷺ جیسی تقریب کرنے کی اجازت نہیں دی انڈیا ایمبیسی میں ان کی کیمونٹی کو قومی تہواروں پر پروگرام کرنے کی مکمل آزادی حاصل ہے اس کے برعکس پاکستانی سفیر نے پابندی لگا رکھی ہے۔

کویت کے قانون میں پرائیویٹ سکول صرف " لوکل چل سکتے ہیں اور پاکستانی سکولوں کی فیس انڈین سکولوں سے ڈبل ہے۔ ایمبیسی والے معمولی مفاد کے خاطر بہت زیادہ فیسوں کی وصولی کے باوجود خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ جس سے کیمونٹی

کویت میں پاکستانی سفیر کیمونٹی کو اچھوت سمجھتے ہیں

بہت تذبذب کا شکار ہے۔ " لوکل کویتی " ایمبیسی کی چشم پوشی سے بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

انگلینڈ سے اگر ڈیڈ باڈی لائی جائے تو PIA آدھا ٹکٹ دیتی ہے اور OPE آدھا خرچ برداشت کرتی ہے۔ ایمبیسی میں جنگ سے قبل چھ یا سات آفیسر ہوتے تھے۔ جنگ کے بعد تین اور کبھی ایک رہ گئے ہیں۔

سٹاف پورہ نہ ہونے کی وجہ سے ایمبیسی کے کام نہیں ہوتے اسی سال 14 اگست گولڈن جوبلی ڈے پروگرام نہیں ہو سکا مشتاق احمد میر کویت میں پاکستان کے لئے سفیرائے ہیں کیمونٹی سے ان کا کوئی رابطہ نہیں شاید وہ کیمونٹی کو " اچھوت " سمجھتے ہیں جس کی وجہ سے پاکستان کیمونٹی ان سے سخت ناراض اور بیزار ہے ایمبیسی سے کیمونٹی کو کوئی خاطر خو[اہ] فائدہ نہیں۔

پاکستان کی گولڈن جوبلی کا پروگرام کیمونٹی [نے] منعقد کیا تو طارق عزیز خصوصی طور پر شریک ہو[ئے] کیمونٹی میں سے ہر طبقہ فکر کی تقریباً 400 شخصیات نے شرکت کی مگر صد افسوس کہ سفیر پاکستان مشتاق میر نے قومی دن میں شرکت کو " توہین " سمجھا۔ سفیر موصوف کی عدم شرکت کو کیمونٹی [نے] بہت محسوس کیا۔

او ۔ پی ۔ ایف کی قیادت کرنے وا[لے] ممبران عتیق عدنان ' زاہد بٹ ' طیب محمود ' ملک حبیب الرحمان ' شبیر جان ' سوداگر حسین ' ر[ا] عبدالستار نے مطالبہ کیا۔ او ۔ پی ۔ ایف کویت م[یں] " نان پرافٹ " کی بنا پر اپنا سکول کھولے۔ ڈیڈ باڈ[ی] کے لئے کویت والوں کو بھی وہی سہولیات دیں [جو] انگلینڈ والوں کو دی گئیں ہیں۔ اس کنونشن م[یں]

او پی ایف نان پرافٹ بنیاد پر اپنا سکول کھولے

وزیر خارجہ گوہر ایوب خان نے وعدہ کیا کہ حکومت کویت ایمبیسی کی بلڈنگ بنائے گی اور اس م[یں] کیمونٹی ہال تعمیر کیا جائے گا جس میں پاکستانی ا[پنے] قومی اور مذہبی پروگرام شایان شان طریقے سے [منا] سکیں گے۔

سمال انڈسٹری کو کامیاب بنانے کیلئے نوجوان ہنر مندوں کو قرضے دیئے جائیں۔

تحریر ارم مشتاق

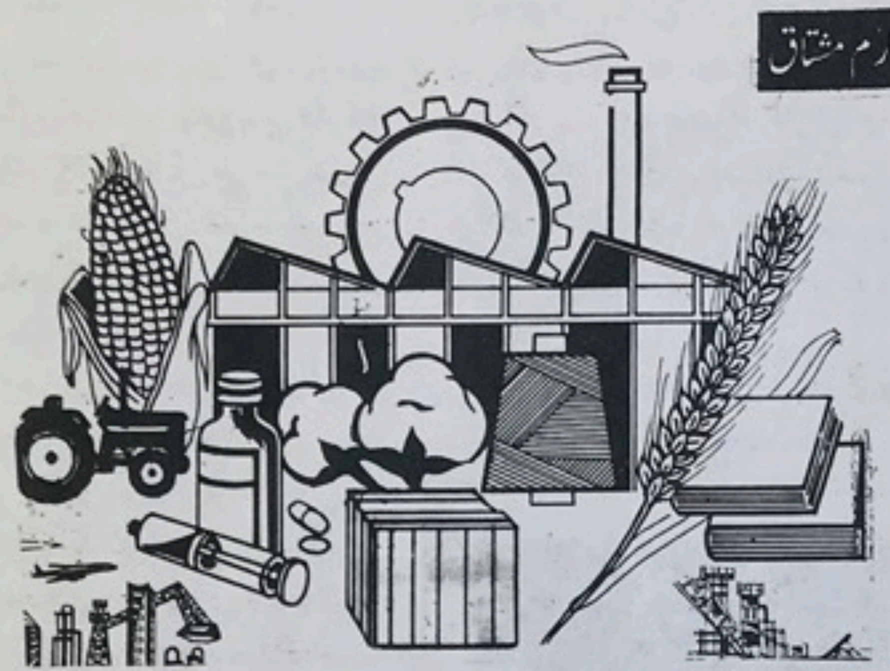

کسی بھی ملک کی اقتصادی حالت اس کی عوام کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ترقی یافتہ ممالک' امریکہ' برطانیہ' جرمنی' چین' جاپان' فرانس کی معیشت بہت مضبوط و مستحکم ہے۔ معیشت کی مضبوطی کی وجہ سے وہاں کے عوام خوشحال ہیں۔ جس ملک میں اقتصادی حالت بہتر ہو گی۔ وہاں کی عوام خوشحال ہو گی۔ لاقانونیت اور جرائم بھی کم ہوں گے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک کی اقتصادی حالت دگرگوں ہے۔ اگر بعض حالتوں میں اس کو سنبھالا دیا بھی گیا ہے۔ تو وہ بھی آٹے میں نمک کے برابر ہے۔

مثلاً" زراعت کو ہی اگر لیا جائے تو ہم اپنے 14 کروڑ عوام کی خوراک کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں اپنی خوراک کا نصف حصہ باہر سے منگوانا پڑتا ہے۔ یہی حالت ہماری چھوٹی بڑی صنعتوں کی ہے۔ جن میں الیکٹرانک' پلاسٹک' خام مال شامل ہیں۔ ان صنعتوں کی خمیدہ حالت ہمارے ملک میں بیروزگاری کا بڑا سبب ہے۔ اگر ہماری معیشت مضبوط اور مستحکم ہو گی تو عین ممکن ہے۔ کہ ہمارے ملک میں بیروزگاری جیسا ناسور ختم ہو جائے گا۔

اگر ہم موجودہ حالات کا جائزہ لیں تو ہمارے ملک میں سمگلنگ کی طرح بیروزگاری بھی بہت بڑا مسئلہ یا ناسور ہے۔ اور اس کا تدارک کرنا بہت ضروری ہے۔ جس طرح سمگلنگ ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ اسی طرح روزبروز بڑھتی ہوئی بیروزگاری سے ہم ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔

ہمارے ملک میں کتنے ہی بیروزگار نوجوان ہیں۔ جو ہاتھوں میں ڈگریاں لئے نوکری کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ اور ان نوجوانوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ان نوجوانوں کے پاس نہ تو کوئی سفارش کا ذریعہ ہے۔ نہ مالی حالات اس قدر اجازت دیتے ہیں۔ کہ رشوت دے کر نوکری حاصل کر سکیں۔ اس صورت حال سے تنگ آ کر بہت سے بیروزگار نوجوان بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں بہت سے نوجوان ایسے ہیں۔ جو واحد گھر کی کفالت کرنے والے ہیں۔ مگر جب انہیں گھر کی کفالت کے لئے کوئی ذریعہ معاش نہیں ملتا تو بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بیروزگاری سے گھبرا کر یا تو وہ غیر قانونی کام کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ یا پھر حالات سے تنگ آ کر خودکشی کر لیتے ہیں اس بیروزگاری کے خاتمہ کے لئے حکومت نے کئی پالیسیاں مرتب بھی کیں۔ مگر یہ اقدامات اس قدر حوصلہ افزا ثابت نہ ہوئے۔ کہ جن کی وجہ سے بیروزگاری کا خاتمہ ہو جاتا۔ کئی مرتبہ بیروزگار نوجوان کے لئے قرضہ اسکیم کا اعلان کیا گیا۔ تا کہ بیروزگار افراد ان قرضوں کی سہولت سے ذاتی کاروبار کر کے اپنے اہل خانہ کی کفالت کر سکیں۔ اور اپنی معاشی حالت کو بہتر بنا سکیں۔ قرضہ جات کے حصول کے لئے جو شرائط عائد کی گئیں۔ وہ اس قدر آسان نہ تھیں۔ کہ بیروزگار نوجوان ان سے فائدہ اٹھا سکتے۔ اس طرح گزشتہ سال کے آخر میں وزیر اعظم نے موٹروے کے افتتاح کے موقع پر بیروزگار نوجوانوں کے لئے ۱ لاکھ روپے قرضہ شخصی ضمانت پر دینے کا اعلان کیا۔ مگر سات ماہ کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی اس اعلان کو عملی جامہ نہ پہنایا جا سکا وزیر اعظم کے اس اعلان سے بیروزگار نوجوانوں میں خوشی اور اطمینان کی نئی لہر دوڑ گئی۔ مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کے مثبت اثرات سامنے نہ آئے۔ تو بیروزگار نوجوان مایوسی کے اندھیروں میں زیادہ ڈوب گئے۔

حالیہ دنوں میں وزیر اعظم کے نئے اعلان نے بیروزگار افراد کو مایوسیوں کے اندھیروں سے نکال کر ان میں روشنی کی نئی کرن پھونک دی۔ اور قرضہ جات جلد از جلد دینے کا اعلان کیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس نئے اعلان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کس قدر مثبت اور ٹھوس اقدامات کئے جائیں گے۔

اگر ماضی پر نگاہ ڈالیں تو حکومت نے ہر دور میں قرضہ جات اسکیم جاری رکھی ہیں۔ مگر ان کا فائدہ بیروزگار اور ضرورت مند افراد کی بجائے ملک کے بڑے بڑے سیاستدان' تاجر' بزنس مین' اور سرمایہ کاروں نے اٹھایا۔ جنہوں نے قرضے نہایت آسان شرائط پر نہ صرف حاصل کئے بلکہ ان کو واپس کرنے کی بجائے اتنی ہی آسانی سے معاف بھی کروا لیا۔

ان قرضوں کی واپسی کے لئے حکومت نے کوئی لائحہ عمل اختیار کرنے کی بجائے چشم پوشی سے کام لیا جس کا فائدہ مکمل طور پر ان افراد کو پہنچا دیکھا جائے تو بہت اگر شروع سے ان قرضوں کے حصول کے لئے ضرورت مند افراد کا تعین کرتی تو آج ہمارے ملک میں کسی حد تک بیروزگاری کا خاتمہ ہو جاتا۔ بلکہ قرضوں کی شکل میں دی گئی رقوم نہ صرف آسانی سے وصول ہو جاتی' بلکہ حکومت اس کو مزید فلاحی کاموں میں استعمال بھی کرتی۔ اب صورتحال یہ ہے کہ ماضی میں جن لوگوں نے قرضے لئے ان میں سے زیادہ تر ایسے ہیں۔ جنہوں نے اپنے قرضے معاف کروا لئے۔ اور جو باقی ہیں۔ وہ ان قرضوں کی ادائیگی میں پس و پیش سے کام لے رہے ہیں۔ ان قرضوں کی واپسی کے لئے حکومت کی کارکردگی دیکھنے میں نہیں آئی۔

پچھلے سال اسٹیٹ بنک نے اسی سلسلہ میں ایک اسکیم دی۔ کہ اگر بلاوجہ قرضے واپس کریں گے ان کو بہت سی مراعات دی جائیں گی۔ اس اسکیم سے تقریباً 23 ارب روپے کی وصولی ہوئی۔ لیکن اس کے بعد قرضوں میں 14 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔

جس طرح بنک ضرورت مندوں کو ان کی صنعت کو بڑھانے کے لئے مدد کرتا ہے۔ اسی طرح بلاوجہ کا بھی فرض ہے کہ یہ بروقت قرضوں کی ادائیگی کریں۔ اس وقت جس شرح سے پھنسے ہوئے قرضوں میں اضافہ ہو رہا ہے اگر یہ شرح اسی طرح رہی تو آنے والے چند مہینوں کے بعد ان میں ماہانہ اضافہ 12 ارب روپے ہو جائے گا۔ اور یہ بینکنگ سیکٹر کے لئے بہت نقصان دہ بات ہو گی ان قرضوں کی وصولی سے حکومت بیروزگار افراد کو روزگار فراہم کر سکتی ہے۔ اور اگر یہ چھوٹی صنعتیں زیادہ تعداد میں لگائی جائیں۔ تو بیروزگاری کے خاتمہ کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس سے نہ صرف بیروزگاری کا بڑی تعداد میں خاتمہ ہو گا۔ بلکہ ملکی ترقی پر بھی مثبت اثرات کار آمد ثابت ہوں گے۔

دنیا بھر میں صنعت کا رجحان جدید طرز اختیار کر گیا ہے۔ اور اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنے ملک میں صنعت کے شعبے میں جدید ٹیکنالوجی اور خودکفالت کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر اگر دیکھا جائے تو جرمنی میں یک ٹیکسٹائل مل میں رات کے وقت صرف تین افراد کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مل مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ ہے۔ اس بات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صنعت کے رجحانات جدید اور ہائی ٹیک ہو گئے ہیں۔ اس صورت حال کے پیش نظر ہمیں اپنے معروضی حالات کو مد نظر رکھ کر اپنی پالیسیاں تشکیل دینے کی ضرورت ہے۔

پاکستان کی آبادی 15 کروڑ عوام پر مشتمل ہے۔ اور اس آبادی کو روزگار کی ضرورت ہے۔ اگر ہم تمام کام ہائی ٹیک کریں۔ تو ہمارے ہاں بیروزگاری بڑھ جائے گی۔ ہمارے پاس افرادی قوت کو استعمال میں لانے کا ایک یہی طریقہ ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ صنعتیں لگائیں۔ ہمیں ہائی ٹیک کے پیچھے نہیں بھاگنا چاہئے۔ کیونکہ ہمارے معروضی حالات ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتے۔ مثلاً حالیہ ایٹمی دھماکوں کے بعد پاکستان پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں اگر کل مغربی دنیا پاکستان کو ہائی ٹیک کی ترسیل پر پابندی لگائے گی۔ تو ہم کدھر جائیں گے۔ ہمیں وہ صنعت اور مشینری چاہئے۔ جس کو ہم خود بنا بھی سکیں اور مرمت بھی کر سکیں۔ مشینری کے لئے پرزے ہمیں درآمد نہ کرنے پڑیں۔ جس وقت ہم اپنی ہائی ٹیک بنا لیں گے تو اس وقت ہم پر ترقی کے دروازے کھل جائیں گے۔ ادھار لیا ہوا ہائی ٹیک کبھی بھی ہماری ترقی میں مددگار ثابت نہیں ہو سکتا اور اس سے ہمارے ملک کی اقتصادی حالت دوسرے ملکوں کے مقابلے میں مضبوط و مستحکم ہو گی۔ اور اس کیلئے پاکستان کی اقتصادی صورتحال کا جائزہ لینا بے حد ضروری ہے۔

پاکستان کی معیشت تمام سابقہ حکومتوں کے دعووں کے باوجود مستحکم نہ ہو سکی۔ موجودہ صورتحال بھی تسلی بخش نہیں ہے۔ گزشتہ حکومتوں نے ہمیشہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ ملک کی اقتصادی صورتحال بہتر ہو رہی ہے۔ اور ملک دن بدن ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے مگر حقیقت اس کے برعکس ہے۔

حکومت کی جانب سے ٹیکسوں کی بڑی مقدار میں وصولی ہونے کے باوجود ہماری اقتصادی حالت پسماندہ ہے۔ اس

> ☆ حکومت کی جانب سے ٹیکسوں کی بڑی مقدار وصول ہونے کے باوجود ہماری اقتصادی حالت پسماندہ ہے۔
>
> ☆ ہمارے ملک میں زرمبادلہ کے ذخائر 1.1 ارب ڈالر ہیں جبکہ قرضوں کا بوجھ 35 ارب ڈالر۔
>
> ☆ بجٹ کا کثیر حصہ قرض و سود کی ادائیگی میں خرچ ہو جاتا ہے۔
>
> ☆ رواں مالی سال میں بیلنس آف ٹریڈ بہتر ہوا کیپٹل مشینری کے مقاصد میں کمی واقع ہوئی مگر برآمدات میں اضافہ نہ ہو سکا۔

وقت ہمارے ملک میں زرمبادلہ کے ذخائر 1.1 ارب ڈالر ہیں۔ جبکہ بیرونی قرضوں کا بوجھ 35 ارب ڈالر کے لگ بھگ ہے۔ ہمارے ہاں بجٹ کا ایک بہت بڑا حصہ قرضوں اور سود کی ادائیگی میں خرچ ہو جاتا ہے۔ رواں مالی سال میں بیلنس آف ٹریڈ کچھ بہتر ہوا ہے۔ اور کیپٹل مشینری کے مقاصد میں کمی واقع ہوئی ہے۔ مگر برآمدات میں اضافہ نہیں ہوا۔ اس سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ملک کی درآمدات ٹھیک نہیں ہے۔ ملک کی اقتصادی صورتحال اور

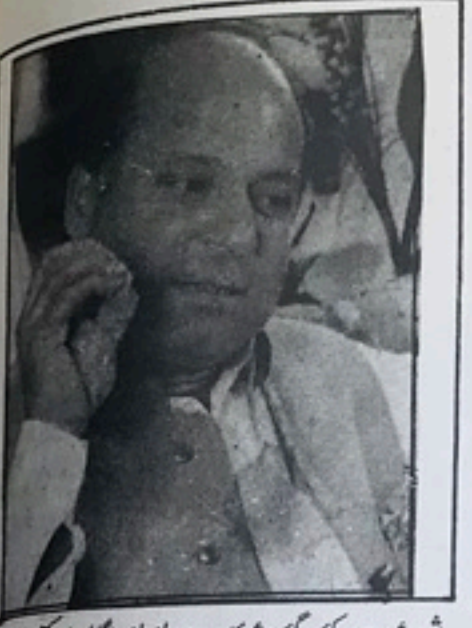

شروع سے کئے گئے دعووں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ بالخصوص پنجاب میں دنیا کا سب سے بڑا اور اعلیٰ نہری نظام موجود ہے۔ زمین بھی زرخیز ہے۔ اس کے باوجود حالت یہ ہے کہ گندم کو چھوڑ کر مصنوعات کی درآمد پر 280 ارب روپے خرچ ہوئے ہیں۔

ہمیں اپنی ترجیحات کا تعین اپنے ملک کے معروضی حالات کو سامنے رکھتے ہوئے کرنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت ملکی پیداوار کم ہے اور اس پیداوار میں اضافے کے لئے ملک کی پالیسیاں اپنے وجود کو مستحکم کرنے سے پہلے ہی تبدیل ہو جاتی ہیں جس کا براہ راست اثر اقتصادیات پر پڑتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ملک کی موجودہ اقتصادی حالت کو سامنے رکھتے ہوئے کن شعبوں پر ترجیح دینے کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس اقتصادی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے دو ایسے شعبے ہیں۔ جن پر ملک کے اندر رہ کر کام ہو سکتا ہے۔ اس پر توجہ دینے سے اکانومی میں بہت جلد تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ پہلا شعبہ زراعت کا ہے۔ یہ ایک ایسا شعبہ ہے جس میں زیادہ وقت نہیں لگتا۔ فصل 5 سے 6 ماہ میں تیار ہو جاتی ہے۔ زراعت کے شعبہ میں کی گئی اصلاحات کا نتیجہ 6 ماہ سے 1 سال کے اندر اندر مل جاتا ہے جبکہ صنعت کے شعبہ میں نتیجہ 2 سے 3 سال میں آتا ہے۔ دوسرا شعبہ سمال اور میڈیم انٹرپرائزز کا ہے۔ پاکستان میں بھی اس طرح کی ترقی کی ضرورت ہے۔ بنگلہ دیش نے اپنے ملک میں سمال انٹرپرائزز کو ترقی دی وہاں پر گروپ کی شکل میں کام کرنیوالوں کو متعارف کروایا ہمارے ملک میں اس طرح کی پالیسی مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔ اور چھوٹی صنعتیں جسقدر زیادہ ہوں گی۔ ملک سے بیروزگاری کا نہ صرف خاتمہ ہو گا۔ بلکہ جرائم میں بھی کمی واقع ہو گی۔ کثیر سرمایہ جو کہ ہم اپنی چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ اس کو نہ صرف بچا سکیں گے بلکہ بیروزگاری کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

بیرون ملکوں میں مقیم پاکستانی اپنے ملک میں سرمایہ کاری کریں

محمد خالد چیئرمین

سعودی عرب کی سرزمین کو عالم اسلام میں بہت ہی اہم مقام حاصل ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم پر اللہ کا گھر کعبتہ اللہ کی تعمیر کی جہاں دنیا بھر کے مسلمان عمرے اور حج کے لئے آتے ہیں۔ اس مقدس سرزمین پر انبیاء علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی اور سب سے بڑھ کر نبی آخرالزماں فخر انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں پیدا ہوئے اور ان کا روضہ مبارک اپنی تمام تر خیروبرکات کے ساتھ یہاں موجود ہے جو رہتی دنیا تک عالم اسلام کے لئے انوار و تجلیات کا مرکز رہے گا۔ سعودی عرب میں رہنے والے پاکستانی روزگار سے زیادہ سعودی بھائیوں کی

خدمت کو اولیت دیتے ہیں۔ ایسے ہی پاکستانیوں میں محمد خالد کا نام شامل ہے جنہوں نے اپنے سعودی عرب کے قیام کے دوران سعودی بھائیوں کی دل کھول کر خدمت کی' انہوں نے وہاں ایسے ایسے پراجیکٹ تشکیل دیئے جس سے نہ صرف سعودی باشندوں کی خدمت کا فریضہ ادا ہوا بلکہ دونوں ملکوں کے برادر عوام مزید قریب ہوئے۔ محمد خالد نے سعودی عرب سے واپس وطن آ کر وہاں سے حاصل شدہ سرمایہ ملک کی فلاح و بہبود کے لئے صرف کیا۔ وہ آج کل اپنے ہم وطنوں کے ساتھ مل کر ملک کی ترقی و فلاح کے لئے کام کر رہے ہیں۔ یوتھ انٹرنیشنل سے گفتگو کرتے ہوئے محمد خالد نے بتایا کہ وہ راولپنڈی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے فری زون میں فلور ملز اور سٹیل ملز انشاء اللہ عنقریب پروڈکشن دینی شروع کر دیں گی۔ ان کی مخلصانہ کاوشوں کو دیکھتے ہوئے چیئرمین واپڈا نے انہیں فوری طور پر بجلی کا کنکشن دے دیا ہے۔ ریور گارڈن ہاؤسنگ سکیم اسلام آباد کی ڈویلپمنٹ میں بھی محمد خالد کا بہت خصوصی کردار ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ میں 1976ء میں کاروبار کے سلسلہ میں سعودی عرب گیا خوب محنت مشقت کی۔ وہاں جا کر مجھے وطن کی محبت کا احساس ہوا کہ پاکستانی مین پاور نے سعودی عرب کی ترقی میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں 1992ء میں واپس وطن آیا اور یہاں آ کر سٹیل ملز' جائیداد کی خرید و فروخت اور بلڈنگ کنسٹرکشن کے کاروبار کئے اب انشاء اللہ ایس کے پراجیکٹ کے نام سے ایک نیا کاروبار شروع کیا ہے جو

> **ہمارا گروپ سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے**

پرائیویٹ سیکٹر میں اپنی مثال آپ ہو گا۔ محمد خالد نے بتایا کہ ہم نے اوورسیز پاکستانیز فورم کی بنیاد 1996ء میں رکھی اور اسے 23 مارچ 1998ء کو ازسرنو منظم اور فعال کیا گیا اس فورم میں ہر جماعت سے تعلق رکھنے والے اور بیرون ملک بسنے والے پاکستانی شامل ہو سکتے ہیں۔ اپنی تنظیم کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے مزید بتایا کہ پاکستانیوں کی دیگر تنظیموں کے مقابلے میں ہماری تنظیم بہت مختلف ہے باقی تنظیمیں مسائل کے حل کے لئے حکومت پر زیادہ انحصار کرتی ہیں جبکہ ہمارا کام اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اپنی مدد آپ کے تحت ہم نہ صرف ملک سے دور پاکستانیوں کے نجی مسائل کو حل کرتے ہیں بلکہ یہاں موجود گھر کے افراد کو جن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان دشواریوں کو بھی ہم حل کرتے ہیں اس لحاظ سے ہمارا کام مختلف ہے۔ ہمارا او پی ایف سے کوئی اختلاف نہیں ہم پاکستانیوں کے مسائل حل کرنا چاہتے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں محمد خالد نے کہا کہ فلاحی کاموں کے حل کے لئے ہم نے انفاق اسلامک ایسوسی ایشن بنائی ہوئی ہے۔ جو دینی اور فلاحی کاموں میں سرگرم عمل ہے ایف ٹین اسلام آباد میں خوبصورت دیدہ زیب مسجد اور مدرسے کی سرپرستی کر رہی ہے جس میں پاکستان اور بیرون ملکوں کے طلبہ زیر تعلیم ہیں ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ پاکستانیوں کے لئے سو صفحات کے پاسپورٹ کا مطالبہ سب سے پہلے ہم نے کیا تھا۔ جسے حکومت نے تسلیم کیا ہم اس سلسلہ میں سمندر پار پاکستانیوں کے ہر دلعزیز وزیر شیخ رشید کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور وزیراعظم میاں محمد نواز شریف سے درخواست ہے کہ جس طرح ایک لاکھ ڈالر پاکستان بھیجنے والے افراد کو چار لاکھ روپے پر ٹیکس کی چھوٹ دی گئی ہے اسی طرح کم رقم بھیجنے والوں کو بھی رعایت دی جائے تاکہ چھوٹے محنت کش بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔ اوورسیز پاکستانیز کی فلاح و بہبود کے لئے پراجیکٹ شروع کئے جائیں ہاؤسنگ سکیموں میں بھی اوورسیز پاکستانیوں کے کوٹہ میں اضافہ کیا جائے اوورسیز پاکستانیوں کے لئے سی ڈی اے اسلام آباد میں شروع کیا گیا۔

ملکی معیشت کی ترقی کیلئے صنعتوں کو سنبھالا دینے کیلئے ٹیکسوں میں کمی کی جائے

رانا محمد آصف خان چیئرمین آصو گروپ

حکومت صنعت کے شعبے میں سہولتیں دیتی ہے تو دوسری طرف سیلز ٹیکس، انکم ٹیکس، ایکسائز ڈیوٹی، ایجوکیشن ٹیکس، لوئڈ بینیفٹ ٹیکس، امپورٹ ڈیوٹی وغیرہ میں اضافہ سے مینوفیکچرنگ ڈیپارٹمنٹ کے بزنس کو مشکل میں ڈال رہی ہے۔ ٹیکسوں کی مد میں بے جا اضافہ مینوفیکچرنگ کے بزنس کو تباہی کے دہانے پر پہنچا رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار رانا محمد آصف خان چیئرمین (ASSU) آصو گروپ آف کمپنیز نے یوتھ انٹرنیشنل کے ساتھ کیا انہوں نے کہا کہ بے جا ٹیکس اور افسران میں کرپشن و رشوت ستانی سے صنعت کار تنگ ہیں حکومت کو وفاقی و صوبائی سطح پر ایک آزاد و خود مختار ادارہ قائم کرنا چاہئے اور ٹیکسوں کی ریکوری کے لئے ایک حد مقرر کرنے کی ضرورت ہے۔

رانا محمد آصف خان نے بتایا کہ مختلف نوعیت کے ٹیکسوں سے نہ صرف ریکوری میں دشواری پیدا ہو رہی ہے بلکہ اس افسران کو رشوت کا بازار گرم کرنے کا موقع مل رہا ہے حکومت کی ٹیکس بھرمار پالیسیوں کی وجہ سے بعض ایسے پراجیکٹ بند ہوئے ہیں جو وہ ملک و ملت کے لئے منافع کا سبب بن رہے تھے ایسے نفع بخش پراجیکٹ کا بند ہونا ملکی معیشت و استحکام کے لئے نقصان دہ ہے اگر ملکی معیشت کو سنبھالا دینا مقصود ہے تو پھر حکومت کو چاہئے کہ ٹیکسوں کی مد میں کمی کرے تاکہ بند پراجیکٹ پر دوبارہ کام شروع ہو سکے۔ بزنس میں اچھا ذہن اور صحیح شہرت رکھنے والے لوگوں کو نیا پراجیکٹ لگانے میں بہت زیادہ پرابلم ہیں۔

نادہندگان کی وجہ سے بینک بہت زیادہ سختی کر رہے ہیں ان کی "ٹرم اینڈ کنڈیشن" سے نئے لوگوں کو استفادہ حاصل کرنے میں دشواری آ رہی ہے ہر پراجیکٹ میں فنانس کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے جس کو روک دیا جاتا ہے۔" فنانس قرضہ" کے بغیر پراجیکٹ نامکمل ہوتے ہیں۔ ہمارے بینکوں کا انٹرسٹ ریٹ بہت زیادہ ہے اس ریٹ پر دوسرے ملکوں کے ساتھ مقابلہ کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ بینکوں کا نظام نہایت سست ہونے کی وجہ سے منظور شدہ قرضہ جب ملتا ہے تو اس وقت ہر چیز کی قیمت بڑھ چکی ہوتی ہے ماضی میں جس طرح بینک لون کے لئے آسان شرائط لاگو تھیں اسی پالیسی کو دوبارہ ڈویلپ کرنے کی ضرورت ہے حکومت کو ایماندار، دیانتدار اور کرپٹ ڈیفالٹر صنعت کاروں میں تمیز رکھنی چاہئے تاکہ نئی صنعتیں لگیں اور ملک کی ترقی و خوشحالی میں اقتصادی معیشت پروان چڑھے تاکہ ملک و ملت کے لئے روشن راہیں ہموار ہوں۔

چوہدری محمد رفیق راس الخیمہ میں مقیم سینئر ترین پاکستانی ہیں۔ پاکستانی کیمونٹی کے لئے آپ کی بے لوث خدمات قابل تعریف ہیں۔ آپ سیالکوٹ پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور 1968ء سے راس الخیمہ میں رزق حلال کے حصول میں سرگرم ہیں۔ راس الخیمہ کے سرسبز خوب صورت دیہاتی ماحول سے بڑی رغبت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے دوبئی کی بجائے راس الخیمہ کو ترجیح دی جب یہاں اس وقت صرف چند ہی بلڈنگز تھیں اور پاکستانیوں کی تعداد بھی بہت محدود تھی۔ سب سے پہلے انہوں نے اس ایریا میں اپنی الیکٹرانکس کی ورکشاپ کھولی ایک دو سال کیبن میں رہے۔ پھر ایک نئی بلڈنگ میں شفٹ ہو گئے اس وقت راس الخیمہ میں صرف ایرانی ورکشاپ تھی چوہدری محمد رفیق سماجی کاموں میں بچپن سے دلچسپی تھی۔ 1975ء میں جب گلف سیمنٹ فیکٹری لگی اور پاکستانیوں کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہوا تو ان کی دوکان ہاؤس ریڈیو ہی اس وقت پاکستانیوں کی مثبت سماجی سرگرمیوں کا مرکز ہوتی تھی۔ آپ پاکستان سنٹر کے بانیوں میں بھی شمار ہوتے ہیں۔

چوہدری محمد رفیق نے یوتھ انٹرنیشنل کو مزید

بتایا کہ پاکستانیوں کی آمد پر یہاں پاکستانی سنٹر اور سکول کی اشد ضرورت محسوس ہونے لگی تو محمد شبیر پاکستانی بزنس کے ہیزہائی نیس شیخ صقر القاسمی کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے انہوں نے شیخ صقر القاسمی سے پاکستان سنٹر کے لیے بطور عطیہ جگہ حاصل کی۔

انہوں نے بتایا کہ اس وقت یہاں کرایہ کی ایک چھوٹی سی بلڈنگ ہوا کرتی تھی۔ اور یہاں کے پاکستانیوں کے پاسپورٹ بھی ریونیو کے لیے دوبئی بھیجے جاتے تھے۔ اس وقت یہاں ایک چھوٹا سا سینما ہوتا تھا۔ لوگ دن بھر کے تھکے ہارے آخری شو دیکھا کرتے تھے۔ اب اللہ کے فضل سے پاکستانی کیمونٹی کی تعداد 25 ہزار سے زیادہ ہے۔ پاکستانیوں کے لئے خوبصورت اور خوب صورت پاکستان سنٹر موجود ہیں۔ پاکستانی کیمونٹی کی تمام تر مثبت سرگرمیوں کا مرکز ہے۔

چوہدری محمد رفیق نے اپنی یادداشتیں بیان کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستانی سنٹر اور سکول کی بنیاد رکھنے میں چوہدری شبیر اور شوکت (حبیب بنک والے) کا رول بے مثال اور قابل تعریف ہے۔ ان کے علاوہ میں نے عابد جعفری، حاجی ہمدان، ارشد محمود سلہری نے مل کر پاکستان سنٹر کی تعمیر میں دن رات ایک کر دیا۔

انہوں نے مزید بتایا کہ حاجی ہمدان، حاجی رحمت پاکستان ہائیر سیکنڈری سکول کے بانیوں میں سے ہیں انہی کی محنتوں کا ثمر ہے کہ آج یہ سکول راس الخیمہ کے بہترین سکولوں میں شمار ہوتا ہے۔

چوہدری رفیق نے یہاں کے حکمران شیخ صقر بن القاسمی کی پاکستان دوستی کو سراہتے ہوئے بتایا کہ راس الخیمہ میں سب پاکستانی بہت خوش ہیں۔ شیخ صقر ذاتی طور پر سب پاکستانیوں کو بہت عزت اور محبت دیتے ہیں۔ اور پاکستان سے بے حد پیار کرتے ہیں۔

ہماری ایسوسی ایشن قومی مفادات کے حصول کیلئے حقیقی ترقی اور خوشحالی کا انقلاب لانا چاہتی ہے

خالد سعید خان سیکرٹری جنرل ڈیزل انجن ایسوسی ایشن

خالد سعید خان کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں بزنس کمیونٹی کی ہر دلعزیز بااثر شخصیت ہیں ایک محب وطن صنعت کار کی حیثیت سے ذاتی مفاد کی بجائے اجتماعی مفاد کے لئے ہمیشہ سرگرم عمل رہے ہیں۔ دوسروں کے کام آنا ان کے مسائل و مشکلات حل کرنا ان کا خوبصورت مشغلہ ہے۔

بحیثیت انسان آپ انتہائی خوش مزاج، فرض شناس، ہمدرد دکھی انسانوں کی مدد کرنے والے سماجی کاموں میں بغیر کسی شہرت کے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا عبادت سمجھتے ہیں۔ آپکی انہی بے شمار خوبیوں کی بنا پر بزنس کمیونٹی آپ کی شخصیت پر بھرپور اعتماد کرتی ہے۔ ہمہ وقت آپ اجتماعی مسائل کے حل میں انتہائی متحرک رہتے ہیں۔ اپنی جیب سے خرچ کر کے ایسوسی ایشن کے مسائل حل کروانے میں سرگرم عمل ہیں۔

بحیثیت سیکرٹری جنرل آپ کی اپنی کمیونٹی کے لئے بے لوث گرانقدر قابل تعریف خدمات ہیں۔

خالد سعید خان نے یوتھ انٹرنیشنل کو بتایا کہ قومی مفادات کے حصول اور خود انحصاری کے لئے ہماری ایسوسی ایشن ملک میں حقیقی ترقی اور خوشحالی کا انقلاب لانا چاہتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ چھوٹے صنعت کار جو ڈیفالٹر نہیں ایمانداری سے قرض کی قسطیں اتار رہے ہیں۔ محب وطن ہیں جو محنت کر کے قومی خزانے کو ٹیکسوں کی صورت میں رضا کارانہ فائدہ دے رہے ہیں انہیں ہرگز ہراساں نہیں کرنا چاہئے بلکہ حکومتی سطح پر ان کی حوصلہ افزائی کر کے انہیں جائز مراعات دینے کی ضرورت ہے۔ تاکہ دیانتدار اور اچھے صنعتکار آگے بڑھ کر ملکی ترقی اور خوشحالی میں اہم کردار ادا کر سکیں۔

زراعت اور زرعی ڈیزل انجن لازم و ملزوم ہیں۔

کسی بھی ملک کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے اصلاحات و فیصلے کرنا ایک فطری جز ہے۔ میاں محمد نواز شریف نے جن ناساز ترین حالات میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کو پہلی اسلامی ایٹمی طاقت بنانے اور اس کے رد عمل میں اغیار کی سخت معاشی پابندیوں کے باوجود انتہائی متوازن اور ٹیکس فری بجٹ پیش کیا اس اقدام پر ایگری کلچرل ڈیزل انجن مینوفیکچرز ایسوسی ایشن کے عہدیداران و ممبران نے مبارکباد پیش کی ایسوسی ایشن کے ممبران نے یوتھ انٹرنیشنل سے کہا حالیہ بجٹ میں حکومت نے زراعت کے شعبہ کو اولین ترجیح دیکر ملکی زراعت مشینری ٹریکٹرز، بلڈوزر، ہارویسٹرز اور زرعی آلات کو کسٹم ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس سے چھوٹ دیکر کاشت کاروں پر عظیم احسان کیا ہے ٹریکٹر اور دیگر مشینری کے مینوفیکچرز کو درآمدی پرزوں کی CKD-Kit پر بھی ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس پر چھوٹ دیکر ملکی صنعت کے فروغ کے لئے اہم اقدام اٹھایا ہے مگر ٹریکٹرز اور دیگر زرعی آلات سے کہیں زیادہ اہمیت کے حامل ملک میں تیار کردہ ۱۲ سے ۲۳ ہارس پاور کے سنگل سلنڈر زرعی ڈیزل انجن جن سے ملک کے لاکھوں کسان ٹیوب ویل چلا کر اپنی زمینوں کو پانی سے سیراب کرتے ہیں۔ حالیہ بجٹ میں کسٹم ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس کی فکر میں دیگر زرعی مشینری کو دی گئی چھوٹ سے یکسر محروم کر دیا گیا ہے۔ ایسوسی ایشن کے عہدیداران و

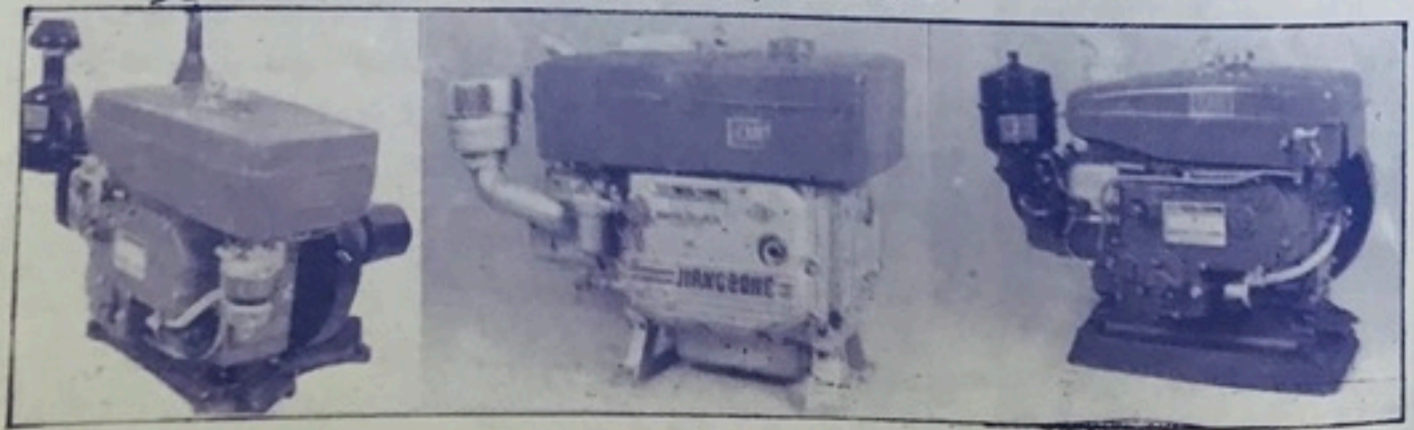

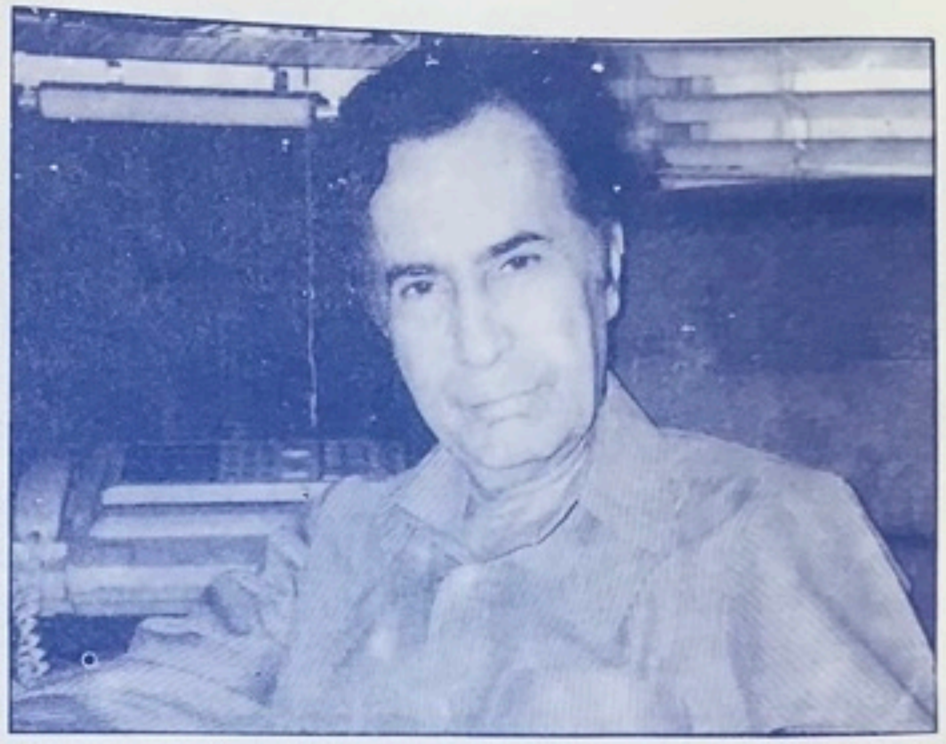

مین پاور کی ایکسپورٹ میں مثالی شخصیت ساجد علی خان منیجنگ ڈائریکٹر الائیڈ ورکرز انٹرنیشنل کراچی

ساجد علی خان انتہائی با عزت تعلیم یافتہ فیملی سے تعلق رکھتے ہیں گذشتہ چوبیس سال سے پاکستانی ورکرز کو بیرون ملکوں میں قانونی طریقے سے جاب کرنے کا بزنس فراہم کر رہے ہیں۔ اس بزنس میں انہوں نے انتہائی دیانت داری فرض شناسی کی بدولت جو عزت و شہرت حاصل کی ہے وہ بہت کم لوگوں کو ملتی ہے۔ چوبیس سال سے آج تک کبھی بھی غیر قانونی یا ان لیگل کام نہیں کیا جس پر انہیں کوئی شرمندگی اٹھانی پڑے۔ نو ہزار سے زائد لوگوں کو دیار غیر میں باعزت روزگار دلوا چکے ہیں۔ سادہ طبع ہمدرد اور بے لوث دوست پرور شخصیت ہیں۔ بی اے علی گڑھ یونیورسٹی سے کیا ' انگلینڈ سے ڈپلومہ آف آرٹس کی ڈگری حاصل کی اور بعد میں ریکروٹمنٹ کا بزنس شروع کر دیا۔ انہوں نے یوتھ انٹرنیشنل کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا مین پاور کے بزنس سے وابستگی کو چوبیس سال ہو گئے ہیں۔ نو ہزار لوگوں کو بیرون ملک بھجوا چکا ہوں لیکن ابھی تک اپنا ذاتی گھر نہیں بنایا۔ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے بڑی بیٹی لندن سکول آف اکنامکس سے بار ایٹ لاء کر رہی ہے۔ جبکہ چھوٹی بیٹی بزنس آف ایڈ منسٹریشن کر رہی ہے۔ بیٹا بھی پڑھ رہا ہے۔ انہوں نے پروموٹرز کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہمارے پالیسی ساز اداروں کی غفلت اور لاپرواہی کے سبب بیرون ملکوں میں پاکستانی لیبر کی ڈیمانڈ میں کمی آرہی ہے۔ اس کمی کی بڑی وجہ ٹیکنیکل مین پاور کا نہ ہونا ہے۔ موجودہ دور مشین کا دور ہے ہر چیز کمپیوٹرائز ہو رہی ہے۔ ایسے حالات میں ان پڑھ و غیر ہنرمند لیبرز کی ضرورت ختم ہوتی جارہی ہے۔ ہمارے پالیسی ساز اداروں کو ان بدلتے ہوئے سائنسی حالات کے پیش نظر روایتی تسلسل اور لاپرواہی کا مظاہر نہیں کرنا چاہئے اس اہم فیلڈ میں جب تک مناسب منصوبہ بندی نہیں کی جائے گی پوری قوم اس نقصان کا خمیازہ بھگتے گی۔ ہماری معیشت کمزور ہونے کی وجہ سے ملک میں زر مبادلہ کے ذخائر میں قلت پیدا ہورہی ہے۔ مین پاور زر مبادلہ کا سیلاب لانے کا واحد ذریعہ ہے۔ انہوں نے قونصل خانہ ' سفارت خانہ اور لیبر اتاشیز پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ان کی وجہ سے پاکستانی مین پاور نوے فیصد سے زیادہ بیرون ملکوں میں روز گار حاصل کرنے سے قاصر ہے۔

پاکستانی مین پاور کی ڈیمانڈ بڑھانے کیلئے سفارت کاروں کو متحرک کیا جائے

سفارت کار قونصلرز اور لیبر اتاشیز کرپٹ ' نااہل اور رشوت خور ہیں۔ ان کے اندر نا تو پاکستان کی عزت و وقار کا جذبہ ہے۔ اور نہ ہی انسانیت کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ ان افراد کے مقابلے میں سری لنکا ' بنگلہ دیش ' فلپائن ' انڈونیشیا ' بھارت کے سفراء قونصلرز و لیبر اتاشیز اپنے ملک میں زر مبادلہ کی فراہمی کے لئے ان تھک محنت کرتے ہیں۔ اور ہر اس جگہ پہنچ جاتے ہیں جہاں ان کو ڈیمانڈ نظر آتی ہے۔ وہ اپنے ملک و قوم کے لئے دن رات محنت کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج مڈل ایسٹ ' یورپ اور امریکہ برطانیہ جیسے ممالک میں انڈین ' فلپائن لیبرز کی کثرت ہے۔ انہوں نے حکومت سے اپیل کی وہ سفارت خانہ ' قونصلرز خانہ و لیبر اتاشیز حضرات کی چھان بین کریں۔ اور کرپٹ افراد سے ان اداروں کو پاک کیا جائے۔ جو ملک و ملت کے لئے بدنما داغ ہیں۔ انہی افراد کی وجہ سے ملائشیا جیسے ملک میں پاکستانی خواتین کی بے عزتی ہوئی ہے۔ نہ یہ کرپٹ عناصر ہوتے اور نہ پاکستان کے وقار کو دھچکا لگتا۔ انہوں نے کہا جب تک ایسے ضمیر فروش عناصر زندہ رہیں گے اور اپنی پوسٹوں کا ناجائز استعمال کریں گے ' انسانیت کی دھجیاں اڑتی رہیں گی۔

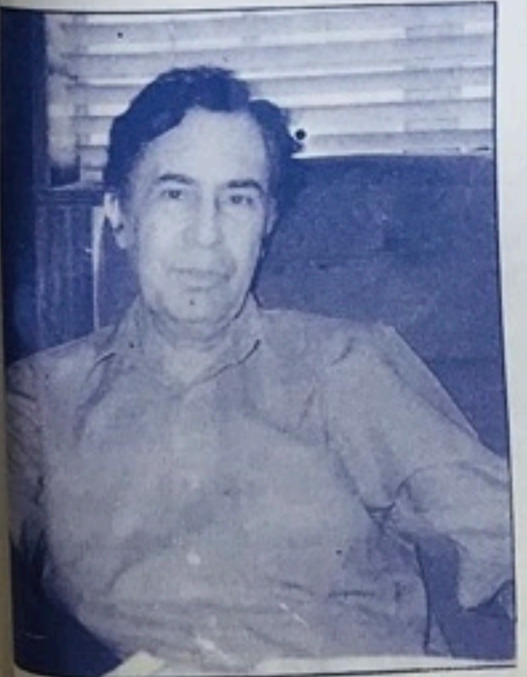

چوہدری ظہور الٰہی گجرات کے نامور ہیرو تھے

گجرات کی مشہور و معروف سماجی و سیاسی شخصیت الحاج غلام حیدر ملهی سے ملاقات

الحاج چوہدری غلام حیدر ملہی کی شخصیت کا ایک تاریخی پہلو یہ بھی ہے کہ آپ گجرات کی عظیم سیاسی شخصیت چوہدری ظہور الٰہی مرحوم کے انتہائی قریبی اور قابل اعتماد دوستوں میں سے ہیں۔ انہوں نے چوہدری ظہور الٰہی مرحوم کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا کہ وہ پورے ملک میں گجرات کی شان و پہچان تھے۔ گجرات کے عوام کے مدبر سیاسی راہنما بلکہ گجرات کے نامور ہیرو تھے۔ انہوں نے بڑی جرات مندی اور دلیری کے ساتھ سیاست کے میدان میں اپنا جھنڈا گاڑھا اور ہر سطح پر غریبوں کی فلاح و بہبود و تعمیری کاموں کیلئے اپنی زندگی کو وقف کیا۔ پارلیمنٹ میں عوام کے مفاد کا تحفظ کیا ان کی دانش مندی، دوراندیشی کی دشمنوں اور غیروں نے بھی تعریف کی انہوں نے جو کہا وہ کر کے دکھایا یہی وجہ ہے کہ لوگ آج ان کے خاندان پر بھرپور اعتماد کرتے ہیں۔ الحاج چوہدری غلام حیدر ملہی نے کہا ان کی جانشینی کا حق چوہدری شجاعت حسین بڑی دلیری اور جرات مندی کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔ الحاج چوہدری غلام حیدر ملہی نے مزید بتایا کہ ان کی پوری فیملی مسلم لیگی ہے اور میاں محمد نواز شریف کی زبردست مداح ہے بے نظیر بھٹو کی حکومت میں تحریک نجات کے جلوس میں پولیس کی اندھا دھند فائرنگ سے میرا بھتیجا فوت ہو گیا تھا۔ اگر یہ کہا جائے کہ ہماری فیملی نے گجرات کی طرف سے "تحریک نجات" حاصل کرنے کے لئے ایک ہونہار سپوت کی جان کا نذرانہ دیا ہے تو بے جا نہ ہو گا اس قربانی پر ہمارے پورے خاندان کو فخر ہے۔ ہم سمجھتے ہیں اگر پاکستان ہے تو مسلم لیگ ہے اگر مسلم لیگ ہے تو پاکستان ہے۔

الحاج چوہدری غلام حیدر ملہی ضلع گجرات کی مشہور و معروف زمیندار فیملی کے ہر دلعزیز سپوت ہیں۔ انتہائی خوش مزاج زندہ دل، خدا ترس، ہمدرد انسان ہیں۔ مذہبی و فلاحی کاموں میں دل کھول کر خرچ کرنا آپ کی شخصیت کا بہترین پہلو ہے۔ لاتعداد بیواؤں، یتیم بچوں اور ضرورت مند افراد کی بغیر شہرت کے مدد کر رہے ہیں۔ آپ کی پرکشش شخصیت کی ایک خوبی یہ بھی ہے۔ کہ انتہائی ہنس مکھ ملنسار، خوش اخلاق و مزاج طبیعت کے مالک ہیں۔ آپ کے انداز بیان سے کوئی شخص بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

الحاج چوہدری غلام حیدر ملہی نے ایک ملاقات میں یوتھ انٹرنیشنل کو بتایا کہ میرا تعلق گجرات شہر کے نزدیک گاؤں "کونڈ پورہ" کے زمیندار گھرانے سے ہے۔ ہمارا خاندان نظریاتی اعتبار سے پکے و سچے مسلم لیگیوں کا ہے دو بیٹے ہیں ایک بیٹا چوہدری ندیم اختر ملہی گجرات کی سیاست میں "ایکٹو" ہے۔ ان کا شمار چوہدری شجاعت حسین کے قریبی اور قابل اعتماد ساتھیوں میں ہوتا ہے۔ سیاست کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ کنٹریکٹر اور اوورسیز ایمپلائمنٹ کی ایجنسی چلا رہے ہیں۔ دوسرا بیٹا چوہدری وسیم حیدر ملہی سعودی عرب ریاض میں بزنس کر رہا ہے۔ الحاج غلام حیدر ملہی نے بتایا کہ وہ خود بھی کافی عرصہ تک سعودی عرب میں بزنس کرتے رہے ہیں۔ سعودی عرب میں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سات حج اور لاتعداد عمرے کئے ہیں۔

ان کی جانشینی کا حق چوہدری شجاعت حسین

جرات مندی کے ساتھ ادا کریں

پارٹی غریبوں مزدوروں طالب علموں اور کسانوں کی آواز ہے

ہم فانونس گجر کی قیادت میں عوامی انقلاب برپا کرنے کی جدوجہد جاری رکھیں گے' عبدالصمد خان

پاکستان عوامی پارٹی کے موجودہ مرکزی سینئر نائب صدر حاجی عبدالصمد خان کی شخصیت پختون و پنجابی سیاسی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ کراچی میں پنجابی پختون اتحاد کے بانیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ایم کیو ایم کا مقابلہ کرنے کیلئے آپ نے انتھک کوششوں کے ذریعے غلام سرور اعوان کے ساتھ مل کر پنجابی پختون فسادات ختم کرنے میں اہم رول ادا کیا آپ کے کئی سال پی پی آئی PPI کے چیئرمین رہے بعد تنظیم کی عوام دشمن پالیسیوں سے شدید اختلاف کرتے ہوئے علیحدہ ہو گئے پھر اپنے بزنس مین پاور کی ریکروٹمنٹ کی طرف توجہ دی اس بزنس میں بھی جذبہ خدمت خلق سمجھ کر آئے اب تک سینکڑوں لوگوں کو بیرون ملکوں میں روزگار پر بھجوا چکے ہیں عبدالصمد خان ذاتی طور پر انتہائی دین دار' فرض شناس اور ذمہ دار قسم کے انسان ہیں خوش خلقی اور سماجی خدمت آپ کی شخصیت کا نمایاں پہلو ہے اوورسیز ایمپلائمنٹ پروموٹرز ایسوسی ایشن کے سینئر وائس چیئرمین بھی رہے ہیں۔ آج کل پاکستان عوامی پارٹی کے نومنتخب مرکزی سینئر نائب صدر ہیں۔

ایک ملاقات میں انٹرویو دیتے ہوئے پختون قوم کے ممتاز رہنما نے کہا میرا آبائی تعلق صوبہ سرحد کے مالاکنڈ ایجنسی کے ضلع بونیر سے ہے' میں نے سیاست کو صرف عبادت اور مخلوق خدا کی خدمت سمجھ کر کیا ہے۔ یہی وجہ ہے فرنٹیر کے لاکھوں پختونوں کی ہر دلعزیز سیاسی شخصیت فانوس گجر کی عوامی شخصیت اور اصولی سیاست سے متاثر ہو کر میں نے پاکستان عوامی پارٹی میں شمولیت اختیار کی ہے فانوس گجر کا تعلق ورکر کلاس سے ہے وہ لیڈر کی بجائے اپنے آپ کو ورکر کہلانا پسند کرتے ہیں اس کا کمال ہے اس نے اصولوں کی بنیاد پر اے این پی سے علیحدگی اختیار کر کے ورکرز کے پرزور اصرار پر پاکستان عوامی پارٹی کی جو آج فرنٹیئر کے پختونوں کی سب سے مقبول پارٹی میں تبدیل ہو رہی ہے۔

صوبہ سرحد کے ورکرز فانوس گجر شخصیت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے رہے ہیں کیونکہ فانوس گجر کی جمہوریت کی بحالی اور عوامی حقوق کیلئے لڑائی میں بے شمار قربانیاں ہیں وہ مظلوموں' غریبوں اور عام پسے ہوئے لوگوں کے نمائندہ کے طور پر ابھرے ہیں۔

خانزادوں' نوابزادوں' چوہدریوں اور وڈیروں نے عوام کے مسائل پر قبضہ کر رکھا ہے

ہم نے موجودہ موقعہ پرستی اور مفاد پرستی کے دور میں جب سیاست تجارت بن چکی ہے بڑے کٹھن سفر کا آغاز فانوس گجر کی قیادت میں شروع کیا ہے ہم اپنے سروں پر کفن باندھ کر غریب اور مظلوم عوام کے مفادات اور حقوق کے تحفظ کیلئے میدان عمل میں کودے ہیں انشاء اللہ فتح ہماری ہو گی۔

کیونکہ دنیا میں جتنے بھی انقلابات آئے ہیں وہ دولت یا دولت مندوں کے ذریعے نہیں بلکہ انقلابی لوگوں اور غریبوں سے آئے ہیں جنہوں نے قومی عوامی حقوق کے لئے لازوال قربانیاں دے کر اپنی اقوام کی تقدیریں بدل کر رکھ دی۔ یہی عوامی انقلاب کیلئے جذبہ پاکستان عوامی پارٹی کے ورکرز میں موجود رہے جس کی مثال پشاور ورکرز کے حالیہ کنونشن کی

موجودہ موقع پرستی اور مفاد پرستی کے دور میں سیاست تجارت بن چکی ہے۔

ہے جس میں چاروں صوبوں سے تین ہزار سے زئد مرد و زن فانوس گجر کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے گھروں سے اپنے ساتھ کھانا بھی لے کر آئے تھے فانوس گجر حقیقی معنوں میں غریبوں' محنت کشوں' طالب علموں' نوجوانوں' کسانوں کے ساتھی ہیں۔

عبدالصمد خان نے مزید کہا گزشتہ 52 سالوں سے خانزادوں' نوابزادوں' چوہدریوں اور وڈیروں نے پاکستان کے عوام کے حق پر قبضہ کر کے بڑی بے دردی سے لوٹ رہے ہیں اور ان کے وسائل پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے یہ کرپٹ سیاسی مافیا پیسے کے زور پر پاکستان کی قیمت کے مالک بن بیٹھے ہیں۔ ان کے نام نہاد جمہوری سسٹم نے عوام کو دکھوں اور تکلیفوں کے علاوہ کچھ نہیں دیا۔

حکومت مین پاور کی ڈیمانڈ بڑھانے کیلئے بہتر اقدامات کرے' راجہ داؤد جنجوعہ

منشیات کی سمگلنگ سے قوم کی گردن شرم سے جھک گئی ہے

60 ہزار سے زائد ورکرز کو باعزت روزگار فراہم کیا ہے' چیئرمین ایسٹرن کیموڈین کارپوریشن کراچی

راجہ داؤد جنجوعہ باہمت سخت محنتی جواں جذبہ رکھنے والے انسان اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک ہیں پاکستان کے مشہور و معروف پروموٹرز ہیں۔ راولپنڈی کی تحصیل کہوٹہ کی راجہ فیملی سے تعلق ہے سماجی' ثقافتی' اور سیاسی کاموں میں پیش پیش رہے ہیں بحیثیت سوشل ورکر کراچی کے علاقوں منظور کالونی' رحمان کالونی' اختر کالونی' اعظم بستی' ایل ٹاؤن محمود آباد' الگ ایریاز کو بلدیہ کی حدود میں شامل کرنے کے لیے تحریک چلائی 85 میں صوبائی اسمبلی کا الیکشن آزاد امیدوار کی حیثیت سے لڑا اور تین سو ووٹوں سے شکست کھا گئے۔ اپنے علاقہ تحصیل کہوٹہ میں اپنی مدد آپ کے تحت یتیم و مسکین بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے تین کنال آراضی پر مدرسہ انجمن نور الاسلام قائم کر کے وقف کر دیا جس کا افتتاح سابقہ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کیا انہوں نے مدرسے کو تعمیر کرانے کے بعد الشفاء انٹرنیشنل کے ڈاکٹر ظہیر خان کے سپرد کر دیا جو پہلے بھی 141 سکولوں کو چلا رہے ہیں۔

بزنس سائیڈ پر 1964 میں آئے اور کمیٹی قائم کی پہلے انٹرٹنگ کا کام شروع کیا اور بعد میں 1971 میں ریکروٹمنٹ کا لائسنس لیا۔ 1971 سے 1994 تک ان کی کمپنی اول اور دوم رہی بوسنیا میں لیجنگ فورس کے لیے یونائیٹڈ نیشن کے لیے امدادی کاموں میں پاکستانی ورکرز بھیجے۔ 60 ہزار سے زائد پاکستانی بے روزگاروں کو قانونی ذرائع سے ورکرز کو ملازمتیں دلوا چکے ہیں مین پاور کے شعبہ میں انہوں نے ملک و قوم کا نام بیرون ملکوں میں روشن کیا ہے۔ انہوں نے یوتھ انٹرنیشنل کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا۔ پاکستانی میں پاور دنیا کی اول درجے کی محنتی مین پاور ہے۔ مگر افسوس کا مقام ہے۔

ہماری حکومت نے مین پاور کی ڈیمانڈ حاصل کرنے کے لیے آج تک کچھ نہیں کیا ٹیکنیکل مین پاور تیار کرنے کے لئے آج تک کوئی ریسرچ سنٹر قائم نہیں کیا۔ سنگا پور میں بہت ڈیمانڈ ہے جیسا کہ وہاں پر انڈیا کام کر رہا ہے۔ ملائیشیا' کوریا میں ڈیمانڈ موجود ہے لیکن مارکیٹ ہماری حکومت کی لاپرواہی اور او ای سی کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے خراب و متاثر ہو گئی ہے۔ پاکستان کی بے حد بد نامی ہوئی اور ہمیں بین الاقوامی دنیا میں رسوائی اٹھانا پڑی اس کی ذمہ دار وزارت محنت و افرادی قوت ہے جس کی سرپرستی میں او ای سی کا مافیا پرائیویٹ سیکٹرز کے پروموٹرز کے مفادات کو نقصان پہنچا رہا ہے انہوں نے کہا حکومت پاکستان سفارتی سطح پر اپنے اثر و رسوخ کو بروئے کار لا کر پاکستان کے دوست ملکوں میں لیبرز و ایڈ جسٹ کروانے میں ہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ وزیر اعظم پاکستان اپنے ذاتی اثر و رسوخ کو استعمال کرتے ہوئے سعودی عرب' کویت' قطر' متحدہ عرب امارات' سلطنت اومان' لیبیا' برونائی' ملائیشیا میں لاکھوں ورکرز کے لئے ڈیمانڈ حاصل کر سکتے ہیں۔

او ای سی کی ناقص کارکردگی کی بدولت بین الاقوامی دنیا میں پاکستان کی رسوائی ہوئی ہے

افغانیوں کی ہیروئن سمگلنگ کی وجہ سے پاکستانی پاسپورٹ کی بہت بد نامی ہوئی ہے جو لوگ شناختی کارڈ پر پاسپورٹ بنوا کر بیرون ملک عرب ملکوں میں ہیروئن سمگلنگ کرتے ہیں ان کے خلاف حکومت کو سخت ترین ایکشن لینا چاہیے تاکہ سعودی عرب جیسے برادر ممالک میں ہماری مین پاور کو کھپایا جا سکے اور ملک خوشحال ہو۔

راولپنڈی کی ہردلعزیز مسلم لیگی رہنما نادیہ تیمور کی گفتگو

نادیہ تیمور راولپنڈی کی ابھرتی ہوئی مسلم لیگی سماجی، فلاحی و سیاسی خاتون ہیں۔ پٹھان فیملی سے تعلق ہے ایک گھریلو خاتون ہونے کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہیں۔ حالیہ بلدیاتی الیکشنوں میں وارڈ نمبر ۲۹ مسلم ٹاؤن، راولپنڈی سے منتخب ہوئی ہیں۔

انہوں نے یوتھ انٹرنیشنل کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا پاکستان کی خالق جماعت مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کیا اس سے قبل سکول و کالج سطح پر خواتین کے حقوق کیلئے تحریکوں میں حصہ لیا پاکستان میں چونکہ غربت بہت ہے ایسے حالات میں محنت کش خواتین جس کرب سے گذرتی ہیں اس سے سب واقف ہیں۔

میں نے خدمت خلق کا جذبہ اپناتے ہوئے [illegible] کاموں میں حصہ لینا شروع کر دیا سردار نعیم ایم پی اے، چوہدری تنویر ایم پی اے جو کہ مسلم لیگی ہیں انہوں نے مسلم لیگ خواتین ونگ میں میری سرگرمیوں کو سراہا اور میری مدد کی میں سمجھتی ہوں کہ آج اگر میں کونسلر ہوں تو ان کی بدولت ہوں جن ورکرز کو پارٹی میں ایسی راہنماء شخصیات مل جائیں تو ان کی قدر کرنی چاہئے۔

مسلم لیگ خواتین ونگ کی سٹی صدر نیلو فر مختیار کی بھی میں بے حد مشکور ہوں جنہوں نے ہر قدم پر میری راہنمائی کی انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مسلم لیگی حکومت خواتین کے مسائل حل کرنے میں کوشاں ہے۔ خصوصاً بیگم تہمینہ دولتانہ، بیگم عشرت اشرف خواتین کے مسائل ختم کرنے میں دن رات مصروف جدوجہد ہیں یہ دونوں خواتین بہت پاپولر ہیں اور وہ اپنے کام کی بدولت پہچانی جاتی ہیں مجھے ایسی ذہین و فطین سیاسی خاتون لیڈروں کی سربراہی میں کام کرنے کا موقعہ مل رہا ہے جس پر مجھے فخر ہے۔

پروموٹرز کو متحرک کرکے مین پاور پالیسی کو ازسرنو تیار کریں ملک محمد یعقوب

ملک محمد یعقوب گوجرانوالہ کے سینئر پروموٹرز اور مشہور شخصیت ہیں انتہائی خوش مزاج پر [illegible] کے مالک ہیں۔ مین پاور کی فیلڈ میں وسیع تعلقات کی بنا پر ۲۳ سال کا تجربہ رکھتے ہیں۔ ہزاروں لوگوں کو بیرون ملک میں روزگار کے لئے بھجوا چکے ہیں۔ ۱۹۷۴ سے ٹریول ایجنسی کو بھی چلا رہے ہیں۔ بحیثیت پروموٹرز انہوں نے اس فیلڈ میں اچھی خاصی باعزت شہرت پائی ہے۔

انہوں نے ایک ملاقات میں یوتھ انٹرنیشنل کو بتایا میڈیکل سنٹرز کی غلط رپورٹ کی وجہ سے مین پاور کی برآمد پر برا اثر پڑا ہے۔ لوگوں کی مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ صحت مند جواں جسم ورکرز کو بھی ان فٹ قرار دے دیا جاتا ہے۔ ایمبیسی میں ویزا لگوانے سے کوٹہ میں کمی ہونے کی وجہ سے زیادہ

ایمپلائر تاخیر برداشت نہیں کرتے اس وجہ سے ہماری مین پاور ڈیمانڈ کم ہو رہی ہے

ایماندار اور دیانت دار پروموٹرز کی حکومتی سطح پر حوصلہ افزائی کی جائے

ایمبیسی میں ویزے لگوانے کیلئے پروموٹرز کو مشکلات کا سامنا ہے

ویزے رکھنے والے پروموٹرز کو پرابلم پیش آ رہی ہیں۔ بیرون ملک جانے والے لوگ پریشان ہیں۔ ایمپلائر بھی ورکرز کی تاخیر کی وجہ سے ناراض ہو کر سری لنکا، فلپائن، انڈیا، بنگلہ دیش سے ورکرز منگوا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے پاکستانی ورکرز اور پروموٹرز کا نقصان ہے۔ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف، وزیرخارجہ گوہر ایوب خان، اور وزارت محنت و افرادی قوت کو اس اہم مسئلے کی طرف توجہ دینی چاہئے اگر اس مسئلے کو فوری طور پر حل نہ کیا گیا تو خدشہ ہے کہ پاکستان کی مین پاور کی برآمد میں زبردست حد تک کمی واقع ہو جائے گی۔ بلکہ پاکستان کثیر زرمبادلہ سے محروم ہو جائے گا۔

انہوں نے کہا حکومت پاکستان پروموٹرز کو متحرک کر کے بیرون ملک مین پاور کی پالیسی کو از سر نو تیار کرے۔ تاکہ ملک میں زرمبادلہ کا سیلاب آئے اور ملک و قوم ترقی و خوشحالی کے منازل طے [illegible]

لیڈنگ ہردلعزیز پروموٹر محمد اکرم قریشی پروپرائیٹر قریشی برادرز کراچی

محمد اکرم قریشی پاکستان کے سینئر ترین ممتاز پروموٹرز ہیں بیرون ملک مین پاور کی ایکسپورٹ میں ان کی گراں قدر خدمات ہیں ہزاروں پاکستانی ورکرز کو بیرون ملکوں میں باعزت روزگار کی فراہمی اور ملک کو کروڑوں ڈالر زرمبادلہ کی فراہمی میں ان کا نمایاں حصہ ہے۔ یوتھ انٹرنیشنل کے ساتھ اوورسیز پاکستانی پروموٹرز کو درپیش مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا

پاکستان کی سست اور بے مقصد خارجہ پالیسی کے سبب بیرون ملکوں میں پاکستانی مفادات کو ناقابل تلافی نقصان ہو رہا ہے پاکستان اپنے دوست ملکوں میں اپنے قومی مفادات اور تحفظ کو حاصل کرنے میں بری طرح ناکام نظر آ رہا ہے انہوں نے سعودی عرب کی مثال دیتے ہوئے کہا یہ بہترین دوست ملکوں میں سے ہے جس نے ہمیشہ کھل کر پاکستان کی بھرپور مدد کی ہے سعودی عرب کی حکومت اور برادر عوام پاکستان کے لیے بے پناہ خیر سگالی کے جذبات رکھتے ہیں انہوں نے ہمیشہ لاکھوں پاکستانیوں کو باعزت روزگار فراہم کیا ہے۔ ہیروئن کی سمگلنگ اور ہمارے حکمرانوں کی ناکام خارجہ پالیسی و سفارت کاروں کی عدم دلچسپی کے سبب سعودی عرب جیسا برادر ملک پاکستانی ورکرز کی بجائے اب دوسرے ممالک نیپال سری لنکا بنگلہ دیش، فلپائن، انڈونیشیا، اور دیگر ملکوں سے مین پاور منگوا رہے ہیں۔ یہ اقدام پاکستانی حکومت کی ناکام خارجہ پالیسی کا ثبوت ہے ڈرگ کی سمگلنگ کو کنٹرول کرنے کے لیے جو اقدامات کئے گئے ہیں وہ نہایت ناقص ہیں جس کی وجہ سے سعودی حکومت ہم سے مطمئن نہیں ہے۔

اس عمل سے نا صرف پاکستان کی بدنامی ہوئی ہے بلکہ معاشی شعبے میں بھی ہمیں ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ پاکستانی ورکرز کے لیے ویزوں پر پابندی سے ہمارے ملک میں بے روزگاری میں اضافہ ہوا ہے۔ اور زرمبادلہ کی فراہمی میں بھی شدید کمی واقع ہوئی ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کو "مشورہ" دیتے ہوئے کہا کہ وہ ذاتی دلچسپی لے کر سعودی عرب کے حکمرانوں کے ساتھ رابطے کر کے پاکستانی ورکرز کے لیے ویزا پالیسی کو بحال کرائیں۔ تاکہ پاکستان کے لیے قومی زرمبادلہ کے حصول میں کامیابی حاصل ہو سکے۔ قومی مفادات کے لیے پاکستانی سفارت خانوں اور لیبر اتاشیوں کی کارکردگی قابل افسوس اور نہ ہونے کے برابر ہے۔ بڑے بڑے پراجیکٹس جہاں پاکستانی ورکرز کو کھپانے کے **چانسز** ہوتے ہیں ہمارے سفارت کاروں کی عدم دلچسپی اور لاپرواہی کے سبب دوسرے ممالک کے سفارتکار برق رفتار ہونے کی وجہ سے کامیاب ہو جاتے ہیں ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ بیرون ملکوں میں پاکستانی لیبر اتاشیوں کے بارے میں تحقیقات کی جائے ان کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے کہ انہوں نے پاکستان کے لیے کتنی مین پاور کی ڈیمانڈ حاصل کرنے میں کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے نااہل اور بے کار لیبر اتاشی جو قومی خزانے پر بوجھ ہیں انہیں فی الفور واپس بلوا کر ان کی جگہ انتہائی تجربہ کار قابل اور متحرک لیبر اتاشی مقرر کیے جائیں۔

حکومت ہاؤسنگ اسکیموں میں پروموٹرز کیلئے کوٹہ مختص کیا جائے چوہدری محمد صدیق

اوورسیز پروموٹرز کی دس لاکھ کی فری انشورنس کی جائے

چوہدری محمد صدیق سیالکوٹ کے سفیر اور مشہور و معروف پروموٹر ہیں، ہر دلعزیز شخصیت کے مالک ہیں 1977ء سے مین پاور کے بزنس سے وابستہ ہیں 1992ء سے اپنا لائسنس ایس۔ آئی۔ ایمپلائمنٹ ایجنسی کے نام سے حاصل کر کے ذمہ داری فرض شناسی سے کام کر رہے ہیں۔

مین پاور کے شعبہ میں پندرہ سو سے زائد لوگوں کو بیرون ملکوں خصوصاً سعودی عرب میں باعزت روزگار دلوا چکے ہیں۔ پروموٹرز کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری محمد صدیق نے کہا پروموٹرز کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ جاری نہ کیا جائے اس فیلڈ میں صرف تجربہ کار پڑھے لکھے لوگوں کو آنے دیا جائے تاکہ یہ بزنس ملک اور بیرون ملک میں پروموٹ ہو صرف سفارش پر زیادہ لائسنس جاری کرنے سے نہ تو مین پاور کی ڈیمانڈ میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ جائیں ایسا سسٹم کرنے سے حکومت کو ریکوری بھی زیادہ ہو گی اور پروموٹرز کو بھی پریشانی نہیں ہو گی گورنمنٹ خزانے میں خود بخود سارے ٹیکس جائیں گے۔

چوہدری محمد صدیق نے مطالبہ کیا جس طرح بیرون ملک جانے والے اوورسیز ورکرز کی انشورنس ہوتی ہے اسی طرح اوورسیز ورکرز کو بھیجنے والے پروموٹروں کی کم از کم دس لاکھ کی گروپ انشورنس کی جائے تاکہ مشکل وقت میں پروموٹرز کی مدد ہو سکے۔

بقیہ : محمد افضل خان

عزتی پر ہمارے امریکہ پرور سیاستدان، بیورو کریٹ خاموش تماشائی بنے رہتے ہیں۔

سوال۔ کیا حکومت پاکستان کی موجودہ خارجہ پالیسی قومی مفادات کے تابع ہے؟

جواب۔ میں پورے وثوق اور دعویٰ سے کہتا ہوں پاکستان کی خارجہ پالیسی افغانستان کے بارے میں مستقل نہیں بلکہ امریکی خوشامدانہ پالیسی ہونے کی وجہ سے افغانستان میں پاکستان کے قومی مفادات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے طالبان کی افغانستان کے اکثریتی علاقوں میں حکومت ہے جو ایریاان کے کنٹرول میں ہیں وہاں مکمل امن ہے چاہئے تو یہ تھا پاکستان کو کھل کر طالبان کی حمایت کرنی چاہئے تھی عملاً پاکستان طالبان کی کھل کر طالبان کی حمایت نہیں کر رہا۔ افغانستان کے بارے میں کوئی واضع مدبرانہ مستقل پالیسی نہ ہونے کی وجہ سے افغان قوم پاکستان سے سخت ناراض ہیں۔ ربانی، حکمت یار، احمد شاہ مسعود اور کوئی بھی ایسا افغان لیڈر نہیں جس کو پاکستان نے معاشی، جانی تحفظ نہ دیا ہو تو پھر کیا وجہ ہے کہ افغان ہمارے ساتھ ناراض کیوں ہیں۔ ہمیں سوچنا ہو گا ایک مضبوط اور مستحکم پالیسی ترتیب دینا ہو گی ہمیں اس خطے میں امریکی، یورپی مفادات کی بجائے پاکستان کے قومی مفادات کا تحفظ کرنا ہو گا۔

سوال۔ آپ کے خیال میں پاکستان کو اپنی خارجہ پالیسی کن خطوط پر استوار کرنی چاہئے؟

جواب۔ پاکستان کو اپنی خارجہ پالیسی کو بدلتے ہوئے حالات اور تقاضوں کو مد نظر رکھ کر از سر نو تشکیل دینی چاہیے جس طرح پاکستان کے قومی مفادات سارک تنظیم میں نہیں سارک تنظیم میں انڈیا کی اجارہ داری ہے انڈیا پاکستان کا دشمن ملک ہونے کے ناطے کسی صورت میں بھی ہمارے قومی مفادات پورے نہیں ہونے دے گا۔ چونکہ چھوٹے ممالک سارک تنظیم میں اپنا اثر و رسوخ نہیں رکھتے خطے میں بھارتی اثر و رسوخ کی وجہ سے بے بس ہیں۔ وہ کھل کر انڈیا کے مقابلے میں پاکستان کی حمایت نہیں کریں گے۔ جنگ کی صورت میں بھی سارک کے ممالک پاکستان کی انڈیا کے مقابلے میں مدد نہیں کریں گے۔ اس وقت پاکستان کے پاس بہترین راستہ ہے کہ وہ سارک تنظیم کی بجائے افغانستان کے ذریعے سنٹرل ایشیائی ریاستوں کے ساتھ اپنے تعلقات کو انتہائی قریبی اور مضبوط بنائے پاکستان کے پاس بہت بڑا پختون بیلٹ سنٹرل ایشین اسٹیٹس کے بہت قریب کر سکتا ہے۔ اگر پاکستان سنٹرل ایشین اسٹیٹس میں تجارت کو فروغ دینے کیلئے افغانستان کی حلپ لے تو پاکستان وسط ایشیائی ریاستوں کی تنظیم میں شامل ہو کر اس کو مستحکم کر کے اپنا تاریخی رول ادا کر کے ہمارے خطے کو گیٹ وے بنا سکتا ہے۔ جس کے بے شمار فوائد ہماری قوم کو میسر آ سکتے ہیں ہمارا خطہ خوشحالی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔

سوال۔ قومی پرستوں کے اتحاد کا مستقبل کیا ہے؟

جواب۔ مجھے قوم پرستوں کے اتحاد و اتفاق میں پختون قوم کا بہتر مستقبل نظر آ رہا ہے۔ قوم پرستوں کو اکٹھا کرنے کا کریڈٹ عبدالطیف آفریدی کو جاتا ہے۔ سب سے پہلے انہوں نے اجمل خٹک محمود اچکزئی سے رابطہ کیا اتحاد بنانے کی تجویز پیش کی ان دونوں پارٹیوں کے رہنماؤں نے پریس کانفرنس کی اور ولی خان سے ملے اے این پی اور پی او پی عبدالطیف آفریدی گروپ پی ایم اے پی محمود اچکزئی گروپ کا ان ۷ نکات پر اتحاد ہوا۔

سوال۔ پونم میں آپ کیسے شامل ہوئے؟

جواب۔ محمود خان اچکزائی، عبدالطیف آفریدی یہاں میرے گھر آئے یہاں مجھے بتایا ہمارا سات نکات پر اتحاد ہوا ہے۔ ہم آپ کے پاس پختون قوم کے اجتماعی مفاد کیلئے آئے ہیں۔ اس اتحاد میں سات نکات شامل ہیں میں نے انہیں کہا آپ کمیٹی کے تین ممبر ہیں صرف دو آئے ہیں۔ تیسرے ممبر اجمل خٹک ساتھ نہیں آئے تو انہوں نے بتایا کہ ہم اپنی اور اجمل خٹک کی بھی نمائندگی کرتے ہیں میں نے انہیں یقین دلایا سات نکات پر مجھے کوئی اعتراض یا اختلاف نہیں لیکن بنیادی نقطہ پہلے تحریر میں لائیں وہ پختون وحدت ہے پھر انہوں نے جواب میں کہا ہم سب کا مشن بھی قومی وحدت ہی ہے ان کی یقین دہانی پر ہم نے اپنی پارٹی کی مجلس عاملہ کی میٹنگ بلا کر اکثریت پر اتحاد میں شامل ہونے کا فیصلہ کر کے عبدالطیف آفریدی کو اسلام آباد بلا کر پارٹی کے فیصلے سے آگاہ کیا۔

سوال۔ وہ سات نکات کیا ہیں؟

جواب۔ ا۔ افغانستان میں امن ہو ۲۔ بلوچستان میں جنوبی پختون خواہ کا صوبائی مسئلہ ۳۔ سندھ میں پختونوں کا مسئلہ ۴۔ شمال میں پختون خواہ کا تشخص و پختون خواہ کا نام ۵۔ وسائل کی حیثیت کا تصور ۶۔ کالاباغ ڈیم کی سیاسی مخالفت ۷۔ پختون زبان کی آبیاری۔

سوال۔ آپ نے کالاباغ ڈیم کے خلاف ریلی میں شرکت کیوں نہیں کی؟

جواب۔ کالاباغ ڈیم کے خلاف ریلی کی کال اے این پی نے اتحاد کی دیگر جماعتوں کو اعتماد میں لئے بغیر دی تھی جس میں پیپلز پارٹی، کرسچن لیگ اور دیگر پارٹیوں نے شرکت کی اس لئے میں کالاباغ ڈیم کے خلاف ریلی میں شرکت نہیں کی اگر اتحاد کی طرف سے ہوتی تو ضرور شرکت کرتا۔

بقیہ : فانوس گجر

جواب:۔ مجھے فخر ہے کہ میں اپنے قبیلے کے گجروں کا نمائندہ ہوں وہ میری پہچان ہیں دراصل میرے مخالفین بھی جانتے ہیں میری سیاست اقتدار کی سیاست نہیں بلکہ عوامی سیاست ہے میرے لئے اپنے علاقہ سے قومی اسمبلی میں پہنچنا کوئی مشکل کام نہیں میں چاروں صوبوں میں کام کر رہا ہوں انشاء اللہ ہماری پارٹی بہت جلد آئندہ الیکشن میں چاروں صوبوں سے جیت کر ایوانوں میں آئے گی۔

سوال:۔ کیا آپ بیرون ملکوں میں بھی اپنی پارٹی تنظیمیں بنا رہے ہیں؟

جواب:۔ دنیا کے بہت سارے ملکوں میں ہمارے لوگ ہیں ان کا مجھ سے مسلسل رابطہ ہے وہ چاہتے ہیں کہ وہ ملکوں میں پاکستان عوامی پارٹی کی شاخیں کھولے انشاء آئندہ پارٹی کنونشن کے بعد ہم اوورسیز پاکستانیز کیلئے خصوصی سیل قائم کریں گے۔

بقیہ : سرور کاکڑ

حکومت میں کوئی وزیر نہیں ہے۔ سوئی گیس کی بلوچستان کو نہیں دی جا رہی بلوچستان میں چاہے پختون یا بلوچ سب وفاقی حکومت سے ناراض ہیں۔ محمد سرور کاکڑ نے وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کو دیتے ہوئے کہا پاکستان میں جب تک آئینی اصلاحات ہوں گی صوبوں کو زیادہ سے زیادہ خود مختاری نہیں وسائل پر صوبوں کا حق تسلیم نہیں کیا جائے گا اس تک تعصب اور نفرتیں بڑھتی جائیں گی صوبوں آرائی باہمی چپقلش میں اضافہ ہو گا ملکی یکجہتی متاثر عوام کے مسائل حل نہیں ہوں گے وزیر اعظم پاکستان نواز شریف بھاری تاریخی عوامی مینڈیٹ لیکر اقتدار میں ہیں ہمیں توقع تھی میاں محمد نواز شریف ایک اچھے ہوئے ذہین سیاستدان ہیں قومی وحدت کو بچانے کے جس طرح انہوں نے کئی جرات مندانہ فیصلے کئے ہیں طرح ایک اور جرات مندانہ فیصلہ کر کے آئینی اصلاحات کے ذریعے ملک کی چاروں اکائیوں کو ان کی خواہشات مطابق حقوق دلائیں گے نہ کہ صاب کریں اگر میاں محمد شریف کے دور میں یہ اصلاحات نہ ہو سکی تو آگے چل بہت مشکل ہو جائے گی وزیر اعظم پاکستان میاں محمد شریف کا فرض بنتا ہے کہ پاکستان کی خالق جماعت مسلم کے سربراہ ہوتے ہوئے ملک کے تمام وسائل و مسائل دیگر امور پر کھل کر بات چیت کر کے آئین میں ترمیم ملک میں جدید ترین سسٹم کے لئے نظام لانا چاہئے آج کے حالات میں فرقہ واریت، صوبہ پرستی، علاقائی نصب ہے ان کو مل بیٹھ کر حل کیا جا سکتا ہے۔

اس سلسلہ میں صوبائی رابطہ کے وفاقی وزیر چوہدری علی خاں جو بہت اچھے اور زبردست قسم کے لیڈر ہیں تر قومی مفاد میں سب کو ساتھ لے کر چلنے کے حامی انہیں اس سلسلہ میں بھرپور کردار ادا کرنا چاہئے۔

بقیہ : سردار عبدالحمید مغیری

س:۔ PPP کی لاڑکانہ میں سیاسی مقبولیت کیسی ہے؟

ج:۔ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے قول و فعل سے سندھیوں کے ساتھ اپنی بے لوث بے پناہ محبت اور خدمت کی بدولت ان کے دلوں کو جیت لیا ہے سندھی عوام میاں محمد نواز شریف کو اپنا لیڈر سمجھتے ہیں مسلم لیگ سندھ میں مقبول ترین جماعت بن کر ابھر رہی ہے۔ جس طرح ملک کے دیگر علاقوں میں بے نظیر کی منافقت پر مبنی سیاست کو عوام نے مسترد کر دیا ہے اسی طرح لاڑکانہ کے ووٹروں نے PPP کا دعویٰ خاک میں ملا دیا ہے کہ وہ پہلے سے زیادہ ووٹ حاصل کریں گے ماضی کے الیکشنوں میں پی پی پی ایک لاکھ کے قریب ووٹ لیتی تھی جبکہ موجودہ الیکشن میں میرے مقابلہ میں صرف 45 ہزار ووٹ لئے ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کتنی مقبولیت حاصل کر رہی ہیں۔

زرداری نے شہداد کوٹ کے لوگوں کے ساتھ جھوٹے وعدے کئے تھے کہ ہم تحصیل شہداد کوٹ کو ضلع کا درجہ دیں گے مگر منافقت کی سیاست کرنے والے کسی کا بھلا کیونکر چاہیں گے۔ شہداد کوٹ میں ائیرپورٹ اور کھارے پانی کی جگہ میٹھے پانی کے کنوئیں بھی بنیں گے ہم یہ کام بہت پاکستان مسلم لیگ کی قیادت میں جلد کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

س:۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ پاکستان مسلم لیگ لوگوں کے دیرینہ مسائل حل کرنے میں کامیاب ہو جائے گی؟

ج:۔ مسلم لیگ کی قیادت نے ہمیشہ لوگوں کے مسائل حل کرنے میں ہر ممکن کوشش کی ہے میاں محمد نواز شریف کی اقتصادی پالیسیاں ملک کو ترقی کی راہوں پر گامزن کرنے کے لئے اہم قدم ہے۔

عام آدمی سے لیکر ملک کے اندرونی و بیرونی مسائل کو کم کرنے میں مسلم لیگ کی قیادت کامیاب نظر آ رہی ہے ہم سمجھتے ہیں 50 سالہ مسائل کو یکسر طور ختم نہیں کیا جا سکتا ہے ہاں اس کے لئے کوششیں تیز کرنی چاہئے۔ ہم میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں اپنے حلقہ کے مسائل حل کرنے میں دن رات کوشاں ہیں۔ عنقریب وزیر اعظم کی قیادت میں تحصیل شہداد کوٹ کو ضلع کا درجہ دیکر لوگوں کے دل جیت لیں گے PPP کے دور حکومت میں بینظیر اور آصف علی

س:۔ سندھ خصوصاً کراچی میں بدنظمی، جرائم کے کیا اسباب ہیں کیا وہاں امن و امان ممکن ہے؟

ج:۔ سندھ کے عوام کی خوش نصیبی ہے کہ انہیں جنرل (ر) معین الدین جیسا قابل اور محب وطن گورنر ملا ہے میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں موجودہ گورنر سندھ کے حالات کو کنٹرول کر کے صوبے کو امن و امان والا صوبہ بنا دیں گے۔ ہماری تمام تر ہمدردیاں اور نیک خواہشات گورنر کے ساتھ ہیں۔ کیونکہ امن قائم کرنے کے لئے ان کی شب و روز کی کاوشوں کو بھلایا نہیں جا سکتا روشنیوں کے شہر کراچی میں جہاں خون کی دن دھاڑے ہولی کھیلی جاتی تھی اب دہشت گرد کوئی واردات کرتے وقت سوچ سمجھ کر قدم اٹھاتے ہیں۔ کراچی میں پاکستانی پرچم جلانے میں انڈین ایجنٹ وقار گمسی کا ہاتھ تھا۔ کیونکہ یہ لوگ پاکستان کو مضبوط و مستحکم دیکھنا نہیں چاہتے ایم کیو ایم اور جیے سندھ کا اتحاد بھی غیر فطری ہے کیونکہ تمام موقع پرست مسلم لیگ کی حکومت کو ڈسٹرب کرنے کے لئے اس قسم کے نام نہاد اتحاد بنا رہے ہیں۔

وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف میرے حلقہ کے لوگوں کے مسائل حل کرنے میں خصوصی دلچسپی لے رہے ہیں۔ ہم اپنے حلقہ کے عوام کی بے لوث خدمت کرتے رہیں گے انشاء اللہ آئندہ الیکشن میں یہ سیٹ مسلم لیگ جیت کر ثابت کر دے گی کہ سندھی عوام کے محبوب ترین لیڈر میاں نواز شریف ہیں اور ان کی مقبول ترین جماعت پاکستان مسلم لیگ ہے۔ انشاء اللہ۔

بقیہ : راجہ اشتیاق

ہم چاہتے ہیں وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی پالیسیاں کامیاب ہوں ایجوکیشن بہتر ہو۔ ہماری کوشش ہے ہمارا ملک ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن ہو کیونکہ ہمارا اپنی زمین سے جذباتی تعلق ہے

حکومت اوورسیز پاکستانی سرمایہ کاروں کو سہولتیں فراہم کرے۔ یہاں ویجٹیبل، آم کی ایکسپورٹ کے بزنس میں بہت سکوپ ہے بشرطیکہ پیکنگ اچھی ہو پیکنگ کمزور ہونے کی وجہ سے ایکسپورٹ میں ڈیپازٹ کم ہے۔

برطانیہ میں مقیم پاکستانیوں کی پرابلم کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا پاکستانی ہائی کمیشن میں ویزا کی بہت پرابلم ہے۔ پاکستانی بنکوں کا ملک کو زرمبادلہ کی فراہمی میں بہت نکمو کردار ہے قرض اتاروں مہم میں برطانیہ میں پاکستانی بنکوں نے قابل مذمت کردار ادا کیا ہے پی آئی اے جو قومی ائیر لائن ہے اس کا پاکستانیوں کے ساتھ ناقابل برداشت سلوک ہے۔ پاکستانی ہائی کمیشن کا کوئی چیک اینڈ بیلنس نہیں ہے۔ برمنگھم میں چار پاکستانی بنک میں جو ہنڈی کے کاروبار کو فروغ دے کر ملک دشمنی میں سب کے آگے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ ہمارا مطالبہ وزیر اعظم پاکستان پاکستانی اداروں پر چیک اینڈ بیلنس اور کارکردگی کو دیکھنے کے لئے ہر ملک میں پاکستانیوں کی انڈی پنڈنٹ کمیٹی بنائیں جو ہر ماہ کارکردگی کے حوالے سے اپنی رپورٹس حکومت پاکستان کو بھیجے۔

بحیثیت پاکستانی اپنی حب الوطنی کا ذکر کرتے ہوئے راجہ اشتیاق نے کہا میں نے جو قربانی دی ہے وہ بحیثیت پاکستانی میرے لئے قابل فخر ہے میں نے برطانیہ کا شہری ہوتے ہوئے بھی اپنے بچوں کو پاکستان میں تعلیم کے لئے بھیجا ہے جب کہ میری پوری فیملی برطانیہ میں رہائش پذیر ہے۔ کہ پاکستانی سیاستدانوں کے بچے لنڈن اور امریکہ میں زیر تعلیم ہیں یہ سہولتیں کیا پاکستان میں نہیں مل سکتی میرا پوری قوم سے سوال ہے۔

بقیہ : چوہدری محمد صدیق

پروموٹرز لائسنس کو ٹرانسفر ایبل ہونا چاہئے خاص طور پر وفات کی صورت میں پروموٹرز کے ورثا کی مدد کی جانی چاہئے۔

گورنمنٹ کی ہاؤسنگ اسکیموں میں پروموٹرز کو آسان اقساط میں پلاٹ دیئے جائیں مین پاور کی ڈیمانڈ پر آسان اقساط میں پروموٹرز کو قرضہ دیا جائے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ پاکستانی ورکرز بیرون جا کر ملک کو کثیر زرمبادلہ بھجوا سکیں۔

بقیہ : اوورسیز کنونشن

قدر ہو گی ادائیگوں کی مدت اور رقم کی زیادہ سے زیادہ حد مقرر نہیں کی گئی وفات یا انتہائی معذوری کی حالت پنشن کی ادائیگی کا آغاز فوری طور پر کر دیا جائے گا والدین کی وفات کی صورت میں بچوں کو پنشن کی ادائیگی جاری رہے گی۔

پاکستان اوریجن کارڈ

غیر ملکی شہریت حاصل کرنے والے سمندر پار پاکستانیوں کو پاکستان میں قیام کے دوران بے شمار دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا محض اسلیئے کہ ان کے پاس پاکستانی قومی شناختی کارڈ نہیں ہوتا وزیر اعظم نے اپنے خصوصی پیکج میں ایسے تمام اوور سیز پاکستانیوں کیلئے قومی شناختی کارڈ کی جگہ "پاکستان اوریجن کارڈ" کے اجراء کا فیصلہ کیا ہے۔ پاکستان اوریجن کارڈ ہولڈر پاکستان میں اپنی پیدائش کے اس ثبوت کی بنیاد پر اپنے وطن میں متعدد سہولیات کا مستحق قرار پائے گا جس سے وہ پاکستان کا شناختی کارڈ نہ ہونے کے باعث محروم چلا آ رہا ہے۔

زائد صفحات پر مشتمل طویل المیعاد پاسپورٹ

سمندر پار پاکستانیوں کا ایک دیرینہ مطالبہ جو اوورسیز پاکستانیز کنونشن میں وزیر اعظم سے کہا گیا وزیر اعظم نے اوور سیز پاکستانیز کا یہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے پاسپورٹ کے صفحات اور معیاد میں اضافہ کر دیا ہے اب ایسے پاکستانی جنہیں وقتے وقتے سے وطن عزیز کا سفر اختیار کرنا پڑتا ہے سو صفحات پر مشتمل پاسپورٹ حاصل کر سکیں گے یہ پاسپورٹ دس سال تک کار آمد ہو گا

اوور سیز پاکستانیز کیلئے کسٹم ڈیوٹی اور ٹیکس میں مراعات

وزیر اعظم کے اوور سیز پاکستانیز کیلئے خصوصی پیکج کے تحت ان پاکستانیوں کیلئے انتہائی پرکشش رعایت کی پیش کش کی گئی ہے جو ہنڈی سسٹم سے اجتناب کرتے ہوئے بینکوں کے ذریعے اپنی رقومات پاکستان بھجوائیں گے مثلاً جو پاکستانی بینکوں کے ذریعے ایک لاکھ امریکی ڈالر ارسال کریں گے انہیں چار لاکھ روپے کی در آمدات پر اتنی ہی رقم تک اندرون ملک خریداری پر ڈیوٹیوں اور ٹیکسوں کی ادائیگیوں سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

وزیر اعظم نے اپنے اوور سیز ہم وطنوں سے اپیل کی ہے ہر بیرون ملک مقیم فرزند وطن کو یہ عہد کرنا چاہیے کہ وہ ہنڈی سسٹم کا مکمل بائیکاٹ کرتے ہوئے اپنی رقوم صرف نارمل بینکنگ چینل کے ذریعے ہی ارسال کرے گا۔ ہر

پاکستانی کو چاہیے وہ کم از کم ایک ہزار ڈالر پاکستانی میں اپنے خاندان کو بھیجے تا کہ ملکی زرمبادلہ میں اضافہ ہو

پاکستان آتے وقت پاکستانیوں کو ایسی اشیاء اپنے ساتھ نہیں لانی چاہیے جو پاکستان میں تیار یا پیدا ہوتی ہوں

ہر سمندر پار پاکستانی کو حسب استطاعت رضاکارانہ طور پر اپنے ہم وطن غریب بچوں کو تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی اٹھانی چاہیے صرف دس ڈالر ماہانہ ادا کر کے وہ ایک ہم وطن بچے یا بچی کی تعلیم کا بار اٹھانا چاہیے

قارئین اوور سیز پاکستانیز کنونشن کے نتائج آپ کے سامنے ہیں ضرورت اس بات کی ہے حکومت اور اوورسیز پاکستانیز میں باہمی ربط اور اعتماد کو بڑھایا اوورسیز پاکستانیز کی جائز شکایات اور مشکلات کا فی الفور ازالہ کیا جائے قومی امور میں اوورسیز پاکستانیز کو شریک کیا جائے نج کاری کمیشن، سرمایہ کاری بورڈ اور ٹورازم میں اوورسیز پاکستانیز کو نمائندگی دی جائے ہر ملک میں جہاں پاکستانی موجود ہیں ان کی مشاورتی کمیٹیاں بنائی جائیں پاکستانی سفارت خانوں اور سفارت کاروں کی کارکردگی کے بارے میں اوورسیز پاکستانیز کی مشاورتی کمیٹیوں کے مشوروں کو اہمیت دی جائے ہر سال باقاعدگی کے ساتھ اوورسیز پاکستانیز کنونشن کا انعقاد کیا جائے۔ اور کنونشن کو سیاسی مقاصد سے دور رکھ کر صرف اور صرف قومی مقاصد کے حصول تک محدود رکھا جائے۔ او۔ پی۔ ایف کی ایڈوائزری کمیٹی میں بھی ذاتی تعلقات، سفارش کی بجائے صرف میرٹ قابلیت تجربہ اور بے لوث خدمات کی بنیاد پر ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے پاکستانیوں کو نمائندگی دی جائے تا کہ او۔ پی۔ ایف جن اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے بنایا ہے اپنی طے کردہ پالیسی اور قواعد و ضوابط کے مطابق منزل کی طرف رواں دواں رہے۔

بقیہ: حاجی ہدایت اللہ خان

ہی اس شعبے میں رہنے اور مین پاور کے شعبے کو ترقی ملے گی۔

یوتھ انٹرنیشنل۔ بین الاقوامی سطح پر مقابلہ بازی میں پاکستان ورکرز کے لئے کیا مشکلات ہیں؟

حاجی ہدایت اللہ خان۔ اس وقت انٹرنیشنل سطح پر اس فیلڈ میں بہت زیادہ مقابلہ بازی ہے مین پاور رکھنے والے ممالک بنگلہ دیش، سری لنکا، انڈیا، فلپائن، تھائی لینڈ، انڈونیشیاء کی حکومتیں اپنے ورکرز کو بہت سہولتیں دے رہی ہیں اور ان کو بیرون ملکوں میں بھجوانے کے لئے بھرپور مدد و حوصلہ افزائی کر رہی ہیں۔ کم تنخواہیں ہونے کی باوجود ورکرز کو بھیج دیتے ہیں۔ تا کہ ملک کو زرمبادلہ مل سکے ان میں قومی و

تعمیری سوچ بہت زیادہ ہے۔ عرب ایمپلائر پاکستانی ورکرز کو بہت پسند کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک پاکستانی محنتی، جفاکش اور جوشیلے ہیں۔ تاہم پاکستانی ورکرز کو دیار غیر میں لڑائی جھگڑوں سے گریز کرنا چاہئے اور محنت کے ذریعے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوانا چاہئے۔

یوتھ انٹرنیشنل۔ کیا بیرون ملکوں میں تربیت یافتہ مین پاور کی ضرورت ہے یا ناخواندہ لیبر کی ڈیمانڈ ہے؟

حاجی ہدایت اللہ خان۔ بیرون ممالک میں عام لیبر کی کوئی گنجائش نہیں اب وہاں پڑھی لکھی ہنر مند لیبر کی ضرورت ہے یہ بات مجھے افسوس کے ساتھ کہنی پڑ رہی ہے کہ ہم نے آج تک فنی تعلیم کی ضرورت کو محسوس نہیں کیا ہے۔ اسی وجہ سے دوسرے ممالک کی فنی مین پاور باہر جا رہی ہے۔ ہمیں اپنی مین پاور کے شعبے کو زندہ رکھنے اور وسیع تر قومی مفاد و زرمبادلہ کی فراہمی کے حصول کے لئے زیادہ تعداد میں فنی تعلیمی مراکز کھولنے کی ضرورت کو محسوس کرنا چاہئے۔ اوورسیز پاکستانیز فاؤنڈیشن کے پاس مین پاور کے کروڑوں روپے کے فنڈ موجود ہیں۔ ان کو استعمال میں لا کر ٹیکنیکل اداروں کا قیام جلد از جلد ممکن بنانا چاہئے۔

یوتھ انٹرنیشنل۔ بحیثیت چیئرمین پاکستان اوورسیز ایمپلائمنٹ ایسوسی ایشن صوبہ سرحد حکومت کو مین پاور بڑھانے کے لئے کیا تجاویز دینا پسند کرینگے؟

حاجی ہدایت اللہ خان۔ ا۔ پروموٹرز کو فری ہینڈ دینے کی ضرورت ہے۔ ۲۔ وزٹ ویزا کی سہولت کے ساتھ ساتھ وزارت محنت و افرادی قوت کے ڈائریکٹر جنرل بیورو آف امیگریشن غیر ملکی اور پاکستانی سفارت خانوں کے نام پروموٹرز کو تعارفی لیٹر دیں۔ جس میں افرادی قوت کی ڈیمانڈ کے سلسلے میں تعاون کی درخواست کی جائے پاکستانی سفارت خانوں، لیبر اتاشیز جو اب کمیونٹی ویلفیر اتاشیز کہلاتے ہیں۔ انہیں حکومت پاکستان، وزارت محنت و افرادی قوت کے ذریعے سختی سے ہدایات جاری کی جائیں۔ تاکہ وہ ہر ممکن ذرائع سے مین پاور کی ڈیمانڈ کو حاصل کرنے کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہیں اور پرائیویٹ پروموٹرز کے ساتھ مین پاور کی ڈیمانڈ کے سلسلے میں تعاون کریں ان اقدامات کو عملی جامہ پہنانے سے ایک بڑی حد تک پاکستان سے بے روزگاری کا خاتمہ کیا

بقیہ: خالد سعید خان

ممبران نے میاں محمد نواز شریف (وزیر اعظم پاکستان) سرتاج عزیز (وفاقی وزیر خزانہ) اسحاق ڈار (وفاقی وزیر تجارت) عبدالستار لالیکا (وفاقی وزیر زراعت) چیئرمین سنٹرل بورڈ آف ریونیو سے دردمندانہ اپیل کرتے ہوئے کہا ملک میں تیار ہونے والے زرعی ڈیزل انجن پر ٹریکٹرز اور دیگر زرعی مشینری کی سیلز ٹیکس کی چھوٹ اور درآمدی پرزوں کی CKD-Kit پر ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس پر مکمل چھوٹ دی جائے انہوں نے کہا ہمارا حکومت سے وعدہ ہے کہ ان اقدامات سے حاصل کردہ رعایت کی وجہ سے زرعی ڈیزل انجن کی قیمتوں میں نمایاں کمی کر کے براہ راست کسانوں کو فائدہ پہنچائیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ اقدامات کی مجوزہ زرعی اصلاحات چھوٹے کاشتکاروں کے لئے گرانقدر تحفہ و ترقی کے لئے سنگ میل ثابت ہو نگی۔

لاکھوں کسان زرعی اصلاحات کے تحت حاصل کردہ زمینوں کو سستے زرعی ڈیزل انجن سے ٹیوب ویل چلا کر سیراب کرینگے۔ اس طرح وطن عزیز میں زرعی خود کفالت کا خواب بھی پورا ہو گا (انشاء اللہ)۔

بقیہ: چوہدری ارشد اولکھ

کرے۔ وزیر اعظم نواز شریف کو ہندو بنیے کی چالاکی مکاری پر نگاہ رکھنی چاہئے کیوں کہ بنیے کا بیٹا کچھ دیکھ کر گرتا ہے۔

میں نے اس کے سوال پر یہ جواب دیا کہ جناب میں آپ کی باتوں سے اتفاق کرتا ہوں۔ مگر آپ میری ایک بات کا جواب بھی دیں ایک رنگ، نسل اور ایک ثقافت کی بنیاد پر ہم اکٹھے رہے تھے۔ اگر کسی وجہ سے (جو معمولی وجہ نہیں تھی) ہمیں علیحدہ گھر بنانا پڑ گیا تو ایک اچھے پڑوسی ہونے کے ناطے آپ کو چاہئے تھا کہ ہماری ہر مشکل میں آپ ہمارا ساتھ دیتے جبکہ آپ نے اس کے برعکس کام دکھایا کہ جب سے ہم نے اپنا گھر بنایا ہے آپ نے نہ صرف اس کی شروع دن سے مخالفت کر رہے ہیں بلکہ اس کو تباہ و برباد کرنے میں بھی آپ نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی، میرے بھائی یہ کونسی دوستی اور بھائی چارہ ہے" وہ شخصیت میرا یہ جواب سن کر لاجواب ہو گئی اور اس تقریب میں موجود میرے دوست میزبان سکھوں نے اس ہندو شخصیت کا خوب مذاق اڑایا۔ ہندوستان اگر واقعی حالات کو درست کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنی چاھیا نیتی پالیسی کو ترک کرے اور ہمارے ساتھ خلوص نیت کے ساتھ مذاکرات کریں۔

ہجوم غم میں اپنی فطرت بدل نہیں سکتا
میں کیا کروں میری عادت ہے مسکرانے کی

دکی شہزاد شالامار لاہور

فرض شناس، ملنسار ہر دلعزیز بیوروکریٹ شخصیت ایم ایم بھاٹیہ پروٹیکٹر آف امیگریشن کراچی

ایم ایم بھاٹیہ شکار پور سندھ سے تعلق رکھتے ہیں جامعہ سندھ یونیورسٹی سے ایم' ایس' سی میتھیمیٹکس میں کی گورنمنٹ کالج لاڑکانہ میں لیکچرار رہے سنٹرل رجسٹریشن (شناختی کارڈ) آفس میں اسٹنٹ ڈائریکٹر نواب شاہ' کراچی رہے 1976ء میں بیورو آف امیگریشن میں ڈپٹی ڈائریکٹر پھر 1983ء میں پرموٹ ہو کر ڈائریکٹر کے عہدوں پر اپنے فرائض منصبی ادا کر چکے ہیں اب بحیثیت پروٹیکٹر کراچی اپنے فرائض بڑی ذمہ داری اور فرض شناسی سے ادا کر رہے ہیں۔

ایم ایم بھاٹیہ بیورو اف امیگریشن اینڈ اوورسیز ڈیپارٹمنٹ میں ایک فرض شناس محب وطن' دیانتدار' بااصول اور ہمدرد آفیسر کے طور پر پہچانے جاتے ہیں محنت اور ذمہ داری کو اپنا شیوا سمجھتے ہیں۔ انہوں نے یوتھ انٹرنیشنل کے ساتھ ایک ملاقات میں بتایا میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ ہماری مین پاور زیادہ سے زیادہ بیرون ملکوں میں جائے تاکہ پاکستان خوشحال اور ترقی یافتہ ملک بنے اور اوورسیز پاکستانی زرمبادلہ کی فراہمی میں نمایاں کردار ادا کریں تاکہ ہمارا پیارا وطن اقتصادی میدان میں ایشیا کا ٹائیگر بن جائے ایم ایم بھاٹیہ نے کہا پاکستانیوں کو چاہئے کہ وہ ہنڈی کے خلاف جہاد کریں اپنی خون پسینے کی کمائی کو ہنڈی سسٹم کی بجائے پاکستان بنکوں کے ذریعے سے اپنی رقوم بھیجنا چاہئے تاکہ ان کا بھیجا ہوا روپیہ ملک و ملت کے کام آ سکے۔

خالد جاوید بٹ

خالد جاوید بٹ گوجرانوالہ کی مشہور معروف کاروباری سماجی شخصیت ہیں مین پاور کی ریکروٹمنٹ کے علاوہ گوجرانوالہ میں کمپیوٹرز کا جدید ترین کالج ماڈل ٹاؤن میں لڑکے اور لڑکیوں کے لئے شروع کیا ہے۔

گذشتہ بیس سال انہوں نے نے نہایت ایمانداری و دیانتداری کے ساتھ اپنے کاروبار کی طرف توجہ دی جس کے نتیجے میں انہوں نے ایک طرف اچھا نام اور شہرت کمائی دوسری طرف کاروبار میں خوب ترقی کی کشمیر پلازہ کے نام سے گوجرانوالہ کے مین روڈ پر ان کا خوب صورت پلازا ہے جہاں ان کا کاروباری دفتر بھی ہے۔

انہوں نے ایک ملاقات میں بتایا کہ وزیر اعظم نواز شریف کی حکومت سے پاکستان کے لوگوں کو بہت زیادہ توقعات ہیں پاکستان کو ایشیاء کا ٹائیگر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ پاکستان کی ایکسپورٹ بڑھائی جائیں۔ پیداوار کی ایکسپورٹ کے ساتھ مین پاور کی ایکسپورٹ کی طرف توجہ دی جائے تاکہ پاکستان کو زرمبادلہ کے توازن کے مسائل کو حل کرنے کا موقعہ مل سکے۔

عرب ممالک سے 2 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری متوقع ہے' ہمایوں

اسلام آباد چیئرمین سرمایہ کاری بورڈ ہمایوں اختر خان نے کہا ہے کہ خلیج مشرق وسطیٰ اور عرب ممالک میں کامیاب سرمایہ کاری کانفرنسوں کے انعقاد سے آئندہ دو سالوں کے دوران ان ممالک کے سرمایہ کاروں نے دو ارب ڈالر کی سرمایہ کاری متوقع ہے خلیج اور مشرق وسطیٰ میں سرمایہ کاری کانفرنسوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان ممالک کے آٹھ شہروں میں کامیاب سرمایہ کاری کانفرنسوں کے انعقاد کے نتیجے میں وہاں قریب ایک ہزار 1000 سرمایہ کاروں سے پاکستان میں سرمایہ کاری کرنے پر تفصیلی بات چیت ہوئی ہے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ تیس جون 1999ء تک ملک میں پانچ سو ملین ڈالر کی براہ راست سرمایہ کاری متوقع ہے انہوں نے کہا کہ آئندہ مالی سال میں مشرق وسطیٰ کے ممالک سے توانائی کے شعبے میں 300 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری متوقع ہے۔

بقیہ۔ لیاقت علی خان

combining contemporaneity with tradition.

Liaqat considered himself a follower of Ghulam Rosoul and (Mrs. Jamila Zaydi-Rafiq Hussain) are the great painters of Pakistan who set new painting standards. Liaqat also believes in doing constant experiment in the arts to invent new techniques and mediums for even stronger expression of an artist's feeling and vision. He invented a special technique for glass painting for exquisite effects and images.

A dependable and reputed agency for recruiting labour for overseas employment in Saudi Arabia, Kuwait, UAE, Qattar & Behrin.

BUNER RECRUITING AGENCY

OVERSEAS EMPLOYMENT POMOTERS

Licence No. 1270/rwp
Flat No. 7, 3rd Floor, Sindbad Plaza,
5th Road, Commercial Market,
Satellite Town, Rawalpindi. Pakistan.
Tel: 051-419447 Fax: 051-428110
Res: 051-478947 Mob:0351-260558
Buner (swari) Tel:0939-510031-510032
Karachi Tel: 021-6633555
Rayadh (s. A.) Tel: 4121228-4111094

ABDU SAMAD KHAN
PROPRIETER

We Export Manpower with the Most Reputable International Companies

The Fastest Trading Co.

Overseas Employment Promoters Manufactres & Exporters, Travel Agents & Tour Operators

O.E.P Lic No. 0836/LHR
H.Off darbar Shah Shahkoor,
Ugoki Road, P. O. Box 2453
Sialkot for Pakistan
Tel: (0432) 67608-65789-553656
Fax: 92-432-553656

Muhammad Younas Ch.
Manging Director

تصویری جھلکیاں

محمد طارق زمان کرکٹ کونسل راس الخیمہ کی تقریب خطاب کرتے ہوئے ساتھ محمد رفیق موسیٰ بھی موجود ہیں

قمر قیوم خواجہ ابوظہبی میں اپنے مداحوں کے ہمراہ

سروس کے ڈائریکٹر کے ہمراہ ایک تقریب میں
اصغر حیدر سید صغیر جعفری' ہارون پاشا و دیگر شرکاء کے گروپ فوٹو

عبدالسلیم کی ... میں قمر قیوم خواجہ میزبان اور دیگر

ایک دعوت میں شریک خواتین خوشگوار موڈ میں

عبدالسلیم اپنے بیٹے کی سالگرہ کے موقع پر ... دیگر مہمانوں کے ساتھ کیک کاٹتے ہوئے

ابوظہبی میں مقیم محب وطن پاکستانی جاوید قریشی یوتھ انٹرنیشنل کا مطالعہ کرتے ہوئے

دبئی میں نامور پاکستانی تنویر الا[illegible] قونصل جنرل بجاد اشرف کے ہمراہ

ایک پروقار تقریب میں [illegible] افسر حبیب الرحمان کے ساتھ ممتاز پاکستانی ظفر اسرار بیٹھے ہیں

[illegible] صدیق القادری کے اعزاز میں [illegible] استقبالیہ سید [illegible] خالد عزیز، ناصر محمود، مسٹر بھٹی، دیگر شرکاء

[illegible] ابوظہبی [illegible] ایک پرجوار تقریب میں اپنے دوستوں کے ہمراہ

العین میں مشہور پاکستانی شخصیت میرواکس خان آفریدی ایک تقریب میں اپنے مداحوں کے ہمراہ

العین کی ہردلعزیز سماجی شخصیت محمد حسن میمن یوتھ انٹرنیشنل کا مطالعہ کرتے ہوئے

العین میں مقیم محب وطن پاکستانی مختار قریشی، [illegible] خواجہ کمیونٹی ویلفیئر قونصل کے ہمراہ

اداکارہ میرا کا

ماڈلنگ سے اداکاری کا سفر

کیا میرا صف اول کی اداکارہ کا مقام حاصل کرلیں گی

ہر دور میں کسی نہ کسی اداکار کے حسن کا چرچا فلمی اور عوامی حلقوں میں ضرور رہتا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے تک انجمن پھر بابرہ ——— پھر ریما اس کے بعد حنیقہ اودھو ——— اور آج کل خوبصورتی کے حوالے سے جس اداکارہ کا تذکرہ عوامی حلقوں یا شوبزنس میں سب سے زیادہ ہو رہا ہے اس کا نام "میرا" ہے ——— اس اداکارہ کا نام جہاں شہرت کی معراج کا حامل ہے وہاں اس کے لب و رخسار، آنکھیں، ناک مل کر جس حسین چہرے کو جنم دیتی ہیں اس میں ہر خاص و عام کے لئے بڑی کشش ہے ——— کم سے کم مدت میں اس نے کمرشل فلموں کے علاوہ فیچر فلموں کے لئے جس طرح اپنی جگہ بنالی ہے وہ اس کی خوبصورتی کے ساتھ ساتھ فنی صلاحیتوں سے مالامال ہونے کا بھی ثبوت ہے "میرا" کا سراپا دیکھ کر قتیل شفائی کی یہ غزل یاد آتی ہے۔

حسن کو چاند جوانی کو کنول کہتے ہیں
ان کی صورت نظر آئے تو غزل کہتے ہیں

اف وہ سنگ مرمر سے تراشا ہوا شفاف بدن دیکھنے والے اسے تاج محل کہتے ہیں ——— حسن جو جوانی کی تعریف اس قدر مدلل اور متاثر کن جہاں قتیل شفائی کی حسن پرستی کی مظہر ہے وہاں ان کی شعر گوئی کی صلاحیتوں کا اعتراف بھی کرواتی ہے۔ حسن سب سے بڑھ کر وہ چیز اہم ہوتی ہے جو شاعر کو اچھی عمدہ اور جاندار شعری پر اکساتی ہے ——— اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ "میرا" کی حسن و جوانی بھی قتیل شفائی کے حقیقی یا تصوراتی محبوبہ سے کم نہیں ہے۔ اس کا سراپا جو ہر وقت منتظر رہتا ہے اس کی آنکھیں جو ہر وقت محو گفتگو رہتی ہیں اس کے چہرے کی رعنائی جو ہمہ وقت دیکھنے والے کو ہم جاں فزا رکھ رہی ہے اور اس کی گنگناتی آواز کا جادو۔ یہ سب کچھ اصحاب دل و جان کے لئے تو یہ شکن سامان ہے۔

"میرا" اس وقت بہت سی فلموں میں کام کر رہی ہے۔ ٹی وی دیکھنے والے اس کی موہنی صورت سے تقریباً ہر وقت لطف اندوز ہوتے ہیں تاہم وہ وقت بھی دور نہیں جب فلم بینا ظرین جب چاہیں گے اس کی بڑی سکرین پر دیدار کر سکیں گے کیونکہ اس کی فلمیں

ہم وطنوں کو روزگار کی فراہمی قومی خدمت ہے

صوبہ سرحد کے اوورسیز پروموٹرز ورکرز کو ملکوں میں ملازمتیں فراہم کرنے کا سبب بن رہے ہیں۔ جس سے لاکھوں خاندانوں کی معاشی خوشحالی اور پاکستان کو کروڑوں ڈالرز کی فراہمی یقینی ہوئی ہے۔

پروموٹرز کا وطن عزیز کی تعمیر و ترقی میں ورکرز کی بیرون ملکوں میں فراہمی قابل ستائش کارنامہ ہے۔

پروموٹرز برادری کے مسائل و مشکلات حل کرنے کیلئے ہماری ایسوسی ایشن دن رات کوشاں ہیں۔

جی سی سی ہیلتھ کونسل سے ہمارا پرزور مطالبہ ہے۔ گلف ملکوں میں جانے والے غریب ورکرز میڈیکل چیک اپ کیلئے فی الفور پشاور میں میڈیکل سنٹر یا اس کی شاخ کھولی جائے۔

حاجی ہدایت اللہ خان

چیئرمین پاکستان اوورسیز ایمپلائمنٹ پروموٹرز ایسوسی ایشن پشاور زون

"میرا" جہاں حسین ہے وہاں خوش اخلاق و خوش گفتار بھی ہے فلمسازوں ہدایت کاروں اور ساتھیوں سے اس کا برتاؤ بڑا پیارا ہے۔۔۔۔ خوبصورت لوگ خوش اخلاق بھی ہوں تو ہر کسی کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اس کے ساتھ محو گفتگو رہے گوناگوں خوبیوں کی حامل اس اداکارہ کے بارے میں اس وقت سب کا تاثر بے حد اچھا ہے۔

جتنی تعداد میں سرعت کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہنچ سلطے ہیں اس سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس کی فیچر فلمیں یکے بعد دیگرے ریلیز ہو کر اس کو صف اول کی اداکاراؤں میں شمار کروا دیں گی۔

دو سال پہلے کی بات ہے جب کمرشل فلم پروڈیو جرار رضوی نے بہت سی ماڈلز کی طرح نرگس اور میرا کو ایک لان کی کمرشل میں متعارف کرایا پھر میرا کو ہولیسٹ ڈراپس' سکاکائی ہیر کلر' اے سی پی لطیف بناسپتی گھی اور اب گزشتہ دنوں کے فلاور شیمپو اور شین ٹوتھ پیسٹ کی کمرشل میں ماڈلنگ کرائی۔ شین ٹوتھ پیسٹ کی کمرشل کے لئے ایک بہت بڑا اسٹیج باری اسٹوڈیو کے فلور نمبر 8 پر لگایا گیا تھا اسٹیج پر انگلش میں بڑے الفاظ میں لکھا ہوا تھا۔

Best of the year ہم جب جرار رضوی کی دعوت پر سیٹ پر پہنچے تو اس وقت جرار رضوی میرا کا شاٹ لے رہے تھے میرا نے سفید رنگ کا خوبصورت لباس پہنا ہوا تھا سر پر خوبصورت کراؤن پہنا ہوا تھا گلے میں مس شین کے نام کی پٹی ڈالی ہوئی تھی جیسے مس یونیورس یا مس ایشیا یا مس ورلڈ پہنتی ہیں۔ شاٹ کے اختتام پر ہم نے جرار رضوی اور میرا سے کہا کہ میرا سفید لباس میں تو کسی ملک کی شہزادی لگ رہی ہیں جس پر جرار رضوی نے بتایا کہ اس کمرشل کے آئیڈیا کے ذریعہ میں یہ بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ اس سال سب سے اچھی ماڈل گرل میرا ہے اور اس سال کا سب سے اچھا ٹوتھ پیسٹ شین ہے۔ یہ کہہ کر جرار رضوی دوسرے شاٹ کی تیاری میں لگ گئے اور ہم نے میرا سے سوالات کا سلسلہ شروع کر دیا۔

میرا جی یہ لباس آپ کے لئے کس نے بنایا ہے؟

میرا نے کہا یہ لباس اور کراؤن بی جی نے تیار کر کے دیئے ہیں کیوں کہ میں بی جی سے ڈریس بنواتی ہوں۔

آپ شوبزنس میں کیسے آئیں؟ اس سوال کے جواب میں "میرا" نے کہا کہ جرار رضوی کی میرے گھر والوں سے دوستی تھی ان کا میرے کزن کے ساتھ میرے گھر آنا جانا تھا اس طرح ان سے ہمارے تعلقات اچھے ہوتے چلے گئے وہ مجھے اکثر کہتے تھے تم ہوبہو ملاحوری ڈاکشٹ ہو میں ان کی اس بات پر ہنستی تھی مگر اکیلے میں۔ میں اپنے آپ کو بھی ملاحوری ڈاکشٹ ہی سمجھنے لگی اور میرے اندر اداکاری کا جذبہ پروان چڑھنے لگا اور ایک دن میں نے جرار رضوی سے کہا مجھے ماڈلنگ کرائیں اور گھر والوں کو بھی آپ ہی راضی کریں۔ یہ سن کر جرار رضوی بہت خوش ہوئے اور میرے گھر والوں کو چند دنوں میں راضی کر لیا اور پھر ایک دن میرا خواب حقیقت بن گیا۔ جب میں نے پہلی بار جرار رضوی کی پہلی کمرشل فلم میں کام کیا اور پچھلے سال جرار رضوی نے مجھے اپنی نئی فلم "پیار کی خاطر" میں بطور ہیروئن لیا میرے ساتھ بابر علی' فیصل قریشی اور بابر کو لیا اس فلم کا ایورنیو اسٹوڈیو میں افتتاح کیا پیار کی خاطر کا تمام میوزک ریکارڈ ہو چکا ہے مگر جرار رضوی اپنی کمرشل فلموں کی مصروفیات کی وجہ سے اس کی شوٹنگ نہیں کر سکے مگر "پیار کی خاطر" کی اوپنگ سے مجھے بے انتہا فائدہ پہنچا ایک تو اوپننگ کے لئے جو جرار رضوی نے کارڈ بنوایا تھا شاید ویسا کارڈ آج تک پاکستان میں کسی نے بھی نہیں بنوایا ہوگا اس کارڈ پر میری بہت حسین تصویر پرنٹ تھی جسے فلم انڈسٹری کے لوگوں نے بہت پسند کیا اس کارڈ کا اخبارات میں بھی ذکر ہوا اور اس کارڈ پر چھپی میری تصویر سے مجھے فائدہ یہ پہنچا کہ فلم والے میرے پاس آنے لگے۔ میں نے جرار رضوی کی اجازت سے دوسری فلم "کالکا" سائن کی جس میں میرے ساتھ محسن خان اور غلام محی الدین ہیرو ہیں ان فلموں کے بعد ہدایت کار یونس ملک کی گجر جٹ سائن کی پھر جرار رضوی نے شمیم آراء کی پانچ فلمیں خود لے جا کر سائن کروائیں جرار رضوی سے شمیم باجی کے فیملی تعلقات ہیں اور وہ جرار رضوی کی بے حد عزت کرتی ہیں شمیم باجی کی فلمیں سائن کرتے ہی میرے پاس فلم سازوں کی لائن لگ گئی

میرا کو متعارف کروانے کا سہارا جرار رضوی کے سر ہے

اکثر اداکارائیں میرا کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے جیلس ہیں

جو کچھ ہوں جرار رضوی کی وجہ سے ہوں فلم "مس استنبول" میں کام دلانے میں بھی ان کا بہت ہاتھ ہے وہ ہمیشہ مجھے بے حد مفید مشورے دیتے ہیں اور ان کی ہر بات صحیح ثابت ہوتی ہے وہ بہت اچھے انسان ہیں وہ جس ماڈل کے بھی ساتھ ہیں سمجھ لیں وہ ماڈل ہر حال میں شوبز میں کامیاب ہوگی کیوں کہ میرے علاوہ صاحبہ' نرگس' مدیحہ شاہ' نیشا' بیبی زیدی اور بہت سی لڑکیاں ان ہی کی متعارف کرائی ہوئی ہیں اور پاکستان فلم انڈسٹری پر راج کر رہی ہیں۔ "مس استنبول" میری زندگی کی اہم ترین فلم ہے اس فلم کی ریلیز کے بعد میری کامیابی کا نیا باب شروع ہوگا۔ اس فلم میں شمیم باجی' ریما جی' جمشید ظفر' دبیر الحسن اور فلمساز نے کام کے دوران میری بے حد مدد کی ہے اس ٹیم کے ساتھ کام کر کے میں بہت کچھ سیکھ رہی ہوں میری دعا ہے کہ ہر نئے آنے والے آرٹسٹ کو ایسی ہی ٹیم ملا کرے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اب تک ریما کے سامنے کئی اداکارائیں آئی ہیں جو اس کے سامنے نمبرون کی دوڑ میں شامل ہوئیں مگر ایک ایک کر کے سب اداکارائیں ریما سے پیچھے رہ گئی ہیں اب میرا کی ریما سے نمبرون کی دوڑ شروع ہوئی ہے اور ریما بھی میرا کو اپنے لیے خطرہ کی گھنٹی سمجھ رہی ہے

him along artistic walks of life. Sixteen year old Shahnaz is specialising in embroidery and handicrafts in Pakistan.

Amjad Ali, a master of graphic works, runs his own shop in Mussafah. The two boys also help their father during peak seasons such as National and Accession Days.

Asked whether, like his own father, he forced his children to go for the profession. Ali Khan says, "Art is a calling. A vocation does not need any external forces to attract disciples. So my children were attracted, seeing me playing with colours all the time at home.

He has been painting large size portraits and other artworks for the beautification of the capital. He has been doing most of the major artworks for the National and Accession Days, specially the huge arches on the Cornice he and the largest portraits of Sheikh Zayed ever made in the UAE.

For this year's festivities, he made UAE's largest picture of Sheikh Zayed, which is on display at the New Cornice. The 45-feet high painting was made within a week.

"Ali Khan an artist of all medium, is among very few artists whose works are on permanent and larger scale of exhibitions," Arz Mohammed Sheikh, a renowned Pakistani artist, with six solo exhibitions gon to his credit, said, "All of Abu Dhabi acts as an exhibition hall, featuring his artworks."

His landmark artwork in the capital includes paintings on the prominent GCC roundabout near the Inter Continental Hotel, a grasscarved falcon (25x30 feet) decorated with tiles in Bateen and the "Welcome" sign on grass at the Sheraton Hotel.

Inspired by the infra structural development of the UAE, he wants to make world's largest painting, featuring UAE's history and it's progress march to be displayed as permanent feature in the capital.

"Since I've organised drill display paintings of over 300 square feet, I find it very easy to make paintings that can be the size of a high rise building. I will accept a contract from any organisation or a company to make such a painting," the confident artist said. The painting could be done on mosaic or tiles for durability, he said.

About the mosaic work, he said the art has not yet come to the UAE. "Any such work for the country now is being done in Iran, like the painting on the new Dubai tunnel and bridges," he added. "This kind of art can easily be introduced in the country."

Ali Khan hardly uses brush in abstract paintings. He says he makes most of the modern artworks using air pressure and substances that create images with little movement of the canvas or any other material he works on.

"I used more or less two per cent of the brush in my paintings on display at the recent solo exhibition, which attracted encouraging response from the visitors," claims the 52 years old artist.

Ali Khan also claims to have introduced a new technique, mixing oil colours with kerosene and petrol to give the work a look of water colour. Most of my painting backgrounds are created using the method with help of low air pressure.

Former President of Department of Arts at Peshawar University, his artworks range from Moghul miniatures to abstract paintings and sculpturing.

For Ali Khan the power of the coloured brush is much stronger than any other form of weapon and more likely to achieve the ideals of peace and prosperity.

Liaqat Ali Khan, born in Pakistan's famous city of Kohat in 1949, is a familiar figure in local art circles having participated regularly in different exhibitions in Pakistan and abroad since the late 1970s. He won several recognition and awards for his artistic vision, expression, and choice of subjects.

Liaqat obtained a diploma in Fine Arts from the University of Peshawar in 1972. It is his 5th consecutive year of painting images, and portraits, including a gigantic 50 feet tall painting of President H.E. Sheikh Zayed Bin Sultan Al Nahyan, for Abu Dhabi Municipality with which he is working as an artist for the last 16 years.

He also specialised in Mast Gymnastic in early 1976, and later demonstrated his skills in a gigantic stadium in Islamabad, Pakistan's federal capital, by organising a gymnastic show of 5,000 school children.

His oil and water paintings in vivid colours are mainly featuring local themes and subjects, some of them are set against authentic rural backdrops. The artist's repertoire of themes drawn from day-to-day life is impressive, his ability to explore abstract forms that focus on nature. He loves to paint deep symbolism but equally believe that painting is an artful blend of different mediums and skills.

In his work, displayed in the exhibition, Liaqat tried to express glimpses of UAE heritage and culture in the form of modern art with a hope that art lovers will find this to be an attractive way of

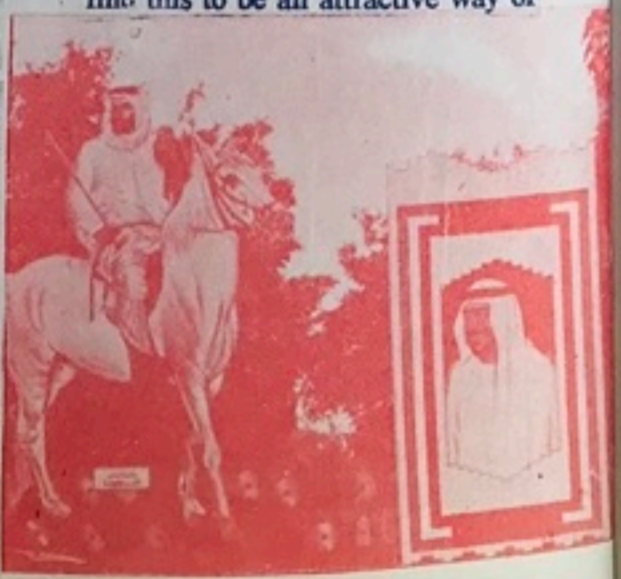

بیرون ملکوں میں مقیم پاکستانی ملک و قوم کی ترقی اور خوشحالی کیلئے کام کریں

ابو ظہبی کے ہردلعزیز پاکستانی نعیم عبداللطیف کے دوران انٹرویو مختلف پوز

بیرون ملکوں میں مقیم پاکستانیز کو پاکستانی اشیاء کو استعمال کر کے ملکی پروڈکٹس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے

میں نے ابوظہبی میں اپنے آپ کو بہترین اور قابل فخر پاکستانی کے طور پر منوایا ہے

کوئی بھی شخص اپنے پیاروں سے دور نہیں رہنا چاہتا خاص طور پر اپنے گھر والوں اور بیوی بچوں کو چھوڑنا آسان بات نہیں۔ ایسا صرف اس لئے کرنا پڑتا ہے جب کوئی بے حد مجبور ہو اور حالات اس طرح کے پیدا ہو جائیں کہ وطن چھوڑنا مجبوری بن جائے۔ یا پھر انسان یہ سب تکلیفیں اس وقت برداشت کرتا ہے جب اس کے دل میں کچھ کرنے کی آرزو ہوتی ہے وہ کچھ کرنے کی جس سے ملک کا وقار بلند ہو اور اس کا نام بھی باعث وقار بنے۔

وطن سے دور رہ کر اپنے ہم وطنوں کی بے لوث خدمت کرنا کوئی معمولی اور آسان بات نہیں اس نفسا نفسی کے دور میں جہاں ہر انسان اپنے ذاتی مفاد کے لئے کام کرتا ہے وہاں دوسروں کی خدمت کے جذبے سے کام کرنا بہت مشکل ہے۔ ایسے لوگ یقیناً قابل قدر ہیں جو اس دور میں بھی وطن سے دور رہ کر اپنے ہم وطنوں کے لئے بے لوث کام کر رہے ہیں۔ ابو ظہبی کے حالیہ دورہ میں میری ملاقات ایسے ہی ایک قابل فخر پاکستانی نعیم عبداللطیف سے ہوئی جنہیں یو اے ای میں ایک محب وطن اور بے لوث پاکستانی کی حیثیت سے جانا جاتا ہے آپ چودہ سال سے ابو ظہبی میں مقیم ہیں۔ پاکستان کے شہر سیالکوٹ سے تعلق ہے جہاں سرجیکل آلات کی بہت بڑی انڈسٹری ہے۔ انہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے بہت کم وقت میں جو ترقی کی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ انہوں نے پورے یو اے ای میں اپنے کاروبار کو پھیلایا ہوا ہے اس کے ساتھ انہوں نے بیلجیم میں بھی اشتراک سے کاروبار شروع کیا ہوا ہے۔ نعیم عبداللطیف ARL کے نام سے پاکستان سے سرجیکل آلات اور کھیلوں کا سامان امپورٹ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یو اے ای کی لوکل مارکیٹ میں آٹو موبائیل کا کاروبار اور رینٹ اے کار سکیم کو بھی متعارف کرایا ہے۔ ان کے کاروبار کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ کرائے پر حاصل کی گئی کوئی گاڑی کہیں بھی خراب ہو جائے 24 گھنٹے میں اسکو ٹھیک کر دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ریگولر ممبران کو بہت کم فیس پر ماہانہ سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔

دینی جذبے کی تسکین کے لئے مسقط میں خوبصورت مسجد تعمیر کرائی

نعیم عبداللطیف نے اپنے کردار عمل سے ابو ظہبی میں اپنے آپ کو بہترین اور قابل فخر پاکستانی کے طور پر منوایا ہے یو اے ای کے شہری اور دیگر قوموں کے لوگوں سے بھی آپ کے وسیع تعلقات ہیں جو پاکستانی کمیونٹی کے لئے باعث فخریات ہے۔

نعیم عبداللطیف کا کہنا ہے کہ انہوں نے یہ مقام ایسے ہی حاصل نہیں کیا بلکہ اس کے لئے انہیں دن رات محنت کرنا پڑی سب سے بڑی بات یہ تھی کہ میری نیت صاف تھی اور ارادہ کیا تھا اور اللہ پر ایمان پختہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے کامیابی نصیب ہوئی اور میں نے اتنی ترقی کی۔ میری کوشش شروع دن سے یہی رہی ہے کہ میں دیار غیر میں ایک پاکستانی کی حیثیت سے اپنے ملک کا نام روشن کروں میرے اس مشن کو کامیاب بنانے میں یہاں مقیم پاکستانی کیمونٹی نے میری بھرپور مدد کی اور حوصلہ افزائی کی۔ اپنے اس جذبے کے تحت میں نے ابو ظہبی میں اپنی کمپنی میں ڈیڑھ سو سے زائد پاکستانی کارکنوں کو ملازمت دی اور ذاتی خرچ پر کمپنی کے ملازمین فری حج و عمرے کرائے ہیں اس کے علاوہ کئی دیگر پاکستانیوں کو بھی اپنی جیب سے حج و عمرہ کرا چکا ہوں۔

دینی جذبے کی تسکین کے لئے انہوں نے مسقط میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرائی ہے جو خوبصورتی اور دیدہ زیبی میں اپنی مثال آپ ہے۔

پاکستانی مصنوعات کو متعارف کرانے کے لئے نعیم عبداللطیف پاکستانی بزنس مینوں کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ ابو ظہبی میں رہتے ہوئے بھی پاکستان ٹورازم کو متعارف کرانے میں سرگرم عمل ہیں ان کی کوششوں کی بدولت بہت سارے عرب شہری ہر سال سیر و تفریح کے لئے پاکستان جاتے ہیں۔ نعیم عبداللطیف کا ایک کمال یہ بھی ہے کہ وہ اپنی خون پسینے کی کمائی کو پاکستان میں انویسٹ کر رہے ہیں۔ انکا پروگرام ہے کہ چند بڑے غیر ملکی تاجروں کے ساتھ مل کر پاکستان میں بے روزگار افراد کو روزگار دلانے کے لئے سائٹ ایریا مینو فیکچرنگ کا یونٹ بنایا جائے۔

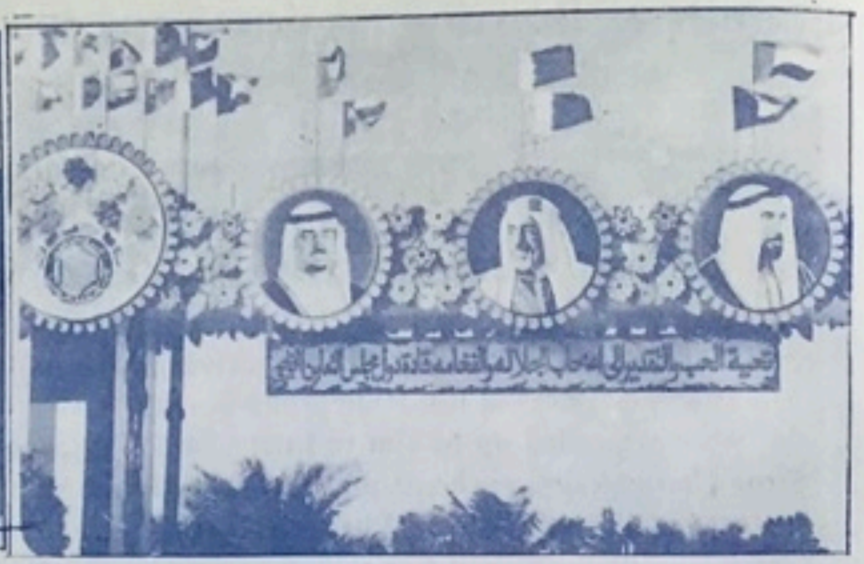

M.S.AL.QADARI

PAKISTAN artist of the common people, Liaqat Ali Khan's works are not new for the Abu Dhabi residents and visitors. His paintings are seen everywhere in the capital, especially when the country is in festive mood.

Born on October 2, 1949, in Kohat valley of Pakistan's North West Frontier Province, Ali Khan's career as an artist began 34 years ago with a charcoal drawing copied from a huge movie poster outside a cinema hall in his home town. The price paid for his first artistic endeavour was a beating from his father Atlas Khan.

He has won recognition for his artistic vision, expression and choice of subjects. This includes an award from the Cultural Foundation, Best Arts Awards from the NWFP Government and Pakistan Cultural Center in Abu Dhabi, and Best Decoration Award for the 1994 UAE National Day from the Abu Dhabi local Government.

He has also won an award from the Union National Bank for the Best Portrait of President His Highness Sheikh Zayed bin Sultan al Nahyan.

Despite stiff opposition from his family, who for generations followed a tradition of military service and saw painting as an unworthy career, Ali Khan with his limited resources, secretly practiced his passion at every available opportunity.

And though a prefers the paintbrush to the Kalashnikov rifle. He always resisted joining the army, arguing that brush of colours is his weapon to wage a war against wrongdoing.

"The hands gifted for bringing colour into life are not fit to hold a rifle," writes Mohammed Haroon Pasha, a former film producer and director, in his

Who's entry, mentioning Ali Khan's resistance to joining the army.

He solo exhibition called "Colour Wave", the first in the UAE, was held at the Cultural Foundation in Abu Dhabi in March this year, Ali Khan tried to show glimpses of the UAE heritage and culture through modern art in the exhibition.. He also introduced his unique technique of glass painting with exquisite effects and images. The exhibition was attended by 28 Embassadors

PROFILE

NAME: LIAQAT ALI KHAN

DATE OF BIRTH: 2-10-1949

PLACE OF BIRTH: KOHAT - PAKISTAN.

EDUCATION: B.A.

DIPLOMA IN FINE ARTS

(PESHAWAR UNIVERSITY)

CERTIFICATE FROM NATIONAL COUNCIL OF ARTS - ISLAMABAD.

EXPERIENCE

- PRESIDENT OF FINE ARTS DEPARTMENT PESHAWAR UNIVERSITY DURING 1971-72.

AWARDS

- BEST ARTIST AWARD FROM N.W.F.P.
- BEST ARTIST AWARD FROM SH. ZAYED PAKISTAN CULTURE CENTRE ABU DHABI.
- BEST DECORATION AWARD ON U.A.E.'S NATIONAL DAY 1994.

REWARD

- BEST SERVICES REWARD FROM PAKISTAN CULTURE CENTRE IN 1994.

PARTICIPATION

- RED CROSS SOCIETY OF ABU DHABI INTERNATIONAL EXHIBITION HELD IN ABU DHABI.
- ENGINEERS CLUB ABU DHABI
- DECORATIVE ARCH ON THE OCCASION OF A.G.C.C. MEETING.
- DECORATIVE ARCH ON THE COUNTRY'S NATIONAL & BIG SIZE PORTRAIT OF H.E. SH.ZAYED AND SH. KHALIFA (NEAR BREAD WATER).
- 4TH CHILDREN'S FESTIVAL CONDUCTED BY UNICEF IN JAN. 1994.
- TEACHERS AND STUDENTS EXHIBITION HELD IN ABU DHABI CULTURAL FOUNDATION IN 1994.

He participated in the Abu Dhabi Red Crescent Society International Exhibition for charity; UNICEF's 4th Children Festival in June, 1994; and Teacher and Students Exhibition at Cultural Foundation in 1994,. Next year, he wants to hold a solo exhibition in Dubai.

Chacko Mathai, partner of Al Badi Art Gallery here, where Ali Khan's paintings can be found for sale, says. "His paintings are doing brisk business and they are in good demand, especially with tourists. His work is unique and shows no imitation, be it the technique or the idea. His favourite subject is UAE heritage, history and environment.

Indications of an artistic vocation were apparent from Ali Khan's childhood when he used to draw flowers on his father's army training books at the age of seven. His father always rewarded him for this with a beating.

During his school days his favourite place was the town cinema hall, copying movie posters on the ground with charcoal, which led his father to send him into the army.

Once my father took me to Kohat Army Headquarters and registered my name for the training, which did not work, "says the artist, adding that later he was sent to the Army Headquarters in Peshawar, the provincial capital if NWFP.

"There I told the captain, a close friend of my father , what I wanted to be. So he called my father and convinced him to abandon his idea of sending me to the army."

After this he found job at a painter's hope in Peshawar to work on daily wages, painting cinema billboards.

"After one year, I painted the biggest poster for the same cinema where my father beat me, earning Rs. 50 a day. The manager of the cinema went to my father and congratulated him on this success," he says. The year was 1968.

To formalise this early artistic experience. Ali Khan rolled at Peshawar University. After graduating in Fine Arts in 1972, he worked for various establishments in Peshawar. In 1974, he joined the University's Directorate of Agriculture as an artist.

In 1976, he joined the Institute of Radio Therapy and Nuclear Medicine at Pakistan Atomic Energy Commission. He was also selected to work with North Koreans in Islamabad to specialise in drill display technique which is performed by organising a large group of people, especially school children, to form images by raising painting cut-outs, colourful flags for coloured cards.

He demonstrated his first drill display in the same year in Islamabad by organising a show of 12,000 school children with 80 different paintings and messages.

"Thousands of gallons of paints were used to colour the 4 x 28cm book pages," recalls the artist from Kohat valley.

The technique, now common all over the world, has not yet been introduced in the UAE. He says one of his target is to take the credit of introducing the art in the country.

In 1979, after spending eight months in Salalah, Oman, he came to Abu Dhabi and took up a job with a neon company as a signboard painter. Later he joined the Agricultural Section of the Abu Dhabi Municipality as an artist.

Ali Khan has been working for the Municipality for the last 12 years. He, his wife Shaheen and four children live in a labourcamp turned residential quarter in Mussafah industrial area. Three of his four daughters (two married) live in Pakistan.

Among his children, 20 year old Amjad, 19 year old Majid and 11, year old daughter Shaghufta have chosen to follow

BIN HAM GROUP DEALS IN OIL WELL DRILLING. GENERAL CONSTRUCTING. CONSTRUCTION. BUILDING. SUPER MARKET AND AGROFARMING.

Sh. Mussalam during the interview

H.H. Sh. Abdullah Bin Zayed with Sh. Mussalam Bin Ham opening of Al Hamra Plaza Residence Abu Dhabi

In U.A.E., Bin Ham group deals in various trades, like agriculture, farming industries, hoteling, automobile industry, royal state, tourism & cargo, property, well thrilling and oil refining. Social ableness and good manners are his majic. Once be his friend, and he'll be your friend for ever. One of the great well-wishers of Pakistan, he has got a great affection for it. For instance many Pakistani are working for his companies.

Sheikh Musallim Bin Ham appreciated the latest Investment policy of the new Govt. of Pakistan, and shows his interest to invest in Pakistan.

Sheikh Mussalam reading Youth International

Sh. Mussalam in the office of Bin Ham Group of Companies

Sh. Mussalam cutting cake at the opening of his hotel

By the appreciation and guidance of H.H. Sheikh Zayed Bin Sultan Al-Nahyan, Bin Ham Group captured a distinguishing place in business.

H.H. SHEIKH ZAYED, PAID SPECIAL ATTENTION TO THE EDUCATION, IN RESULT THERE ARE SEVERAL UNIVERSITIES AND COLLEGES IN THE COUNTRY.

Now it is the duty of Pakistan's Govt to invite the investors like Sheikh Musallim Bin Ham. Bin Ham group has already invested for the first woman Bank of Pakistan.

The business of Bin Ham group is seaterd all around the world. During the recent visit to Al-ain, when we called up to him to Interview for the Youth International. His may close friends from abroad has already reached him. But he called us to visit him whenever we like, he also advised his P.A to treat me like his brother. When we reached the marvellous, Bin Ham group's headquarter, Khalifa Street near ruler office, it was enough to surprise us that he was already there, half an hour before our appointment. He was waiting for us very beautiful traditional Arab style. The beautiful conversation between us, is as under.

Q. Your are considered the leading group in business here. What the secret of this rapid progress is,

A. Since H.H. Sheikh Zayed Bin Sultan Al-Nahyan come to lead the country. It is progressing rapidly. By his wise and prudent leadership the people of U.E.A. enjoyed countless facilities and in fact this is the basic reason of the progress and prosperity of country. In past the people used to travel by camels now they travels by Land Cruisers and Mercedes cars. The towering buildings and gardens in this desert shows his sincerity to the nation. Nation too, is satisfied with their leader. Except his many other grand projects, he paid his special attention to the education, in result there are several universities and colleges to educate the nation. There are also many hospitals well equipped with latest equipment's, where people are cured free of cost.

Q. In which trades, your business is seatteterd?

A. By the grace of Allah we deal in oil, well drilling, general constructing, construction, building, super market and agro farming.

There are above than 35 companies controlled by Bin Ham.

Q. Which country's manpower is working with your companies?

A. Including Pakistan, the manpower of various countries is working with my all companies.

Q. What is your opinion about manpower of Pakistan, How do you rate it?

A. Pakistan is our brother country. There is an ideal relationship between UAE and Pakistan. The manpower of Pakistan worked untiringly for the development of emerates. They are, no doubt, hardworking people and are greater in humble than the people of other countries, in my companies. Head of my three companies are Pakistani, Mirza Ghulam Mustafa the head of agriculture, Muhammad Abdul Saleem, head of Emerates Plaza Hotel and Plaza Residency and Ijaz Ahmed Sheikh head of Automobile feat company. I trust the people of Pakistan.

Q. Which countries, have you been travelled internationally?

A. Including America and Europe have travelled various countries of the world. For the business deals I have to visit abroad very often.

Q. Have you been Pakistan?

A. (Smile) Inspite of great affection for Pakistan I could not visit there. But its my desire to visit Pakistan, travel its heaven like vallies and to see my friends.

Q. Have you got any will to invest in Pakistan?

A. Yes, of course, I'm interested. In would like to invest there in Hoteling Banking and Industry, because the investment policy of prime minister of Pakistan is very good. We want to establish the grand, beautiful hotels in northern areas of Pakistan. If the Pakistani Government invites the leading investors of Emerates the investor of Emirates will be eager to invest in Pakistan.

Q. We have listened about the well fare institutions, you established for betterment of deserving people?

A. By the blessing of Allah, according to our capacity we constructed mosques, Madrases and wells in various countries. Being Muslim it is our duty and we try out level best to meet it. We always try to help the deserving countries.

Q. Would you like to tell us the secret of your success?

A. Established in 1980, Bin Ham group, by the Allah's favour, is one of most successful group of UAE, we thank H.H. Sheikh Zayed Bin Sultan Al-Nahyan, the president of UAE, crown prince, deputy supreme commander Armed forces H.H. Sheikh Mahnoon Bin Muhammad, the ruler's representative east zoon and our dearest father, with the appreciation and guidance of all these persons, our group captured this distinguishing place in the world of trade (business).

Q. Is there any message for the readers of Youth International?

A. I am the local resident of Al-Ain Abu-Dhabi and proud of our great leader. He is the "father of nation" of Arabs. We couldn't even think about the respect, which we obtained through his wise leadership, around the glob. Its my hearty wish that his kindness last till doom's day. May God grant him long life, go on serving the nation and Muslim Ummah.

پہلے آیئے ▬ پہلے پایئے

عصر حاضر کا جدید رہائشی و کاروباری منصوبہ

آبپارہ آرکیڈ

بہترین محل وقوع

فلیٹس اور دوکانیں بالائی حقوق یعنی Roof Rights کے ساتھ

کرم فرماؤں کی سہولت کے پیش نظر آبپارہ آرکیڈ کی تحریہ پیشکش اقساط کی ادائیگی کی مدت اب 1 سال کی بجائے 2 سال

اسلام آباد کے دل سیکٹر G-6/1 جہاں سے آبپارہ مارکیٹ، ہوٹل ہالی ڈے ان، بلیو ایریا میلوڈی مارکیٹ، لال مسجد اور کمیونٹی سنٹر صرف 2 منٹ کے فاصلے پر

اہم خصوصیات

- پینے کے پانی کیلئے واٹر فلٹر
- وسیع کار پارکنگ
- گرم پانی کیلئے انسٹنٹ گیس گیزر کنگ رینج
- کشادہ اور ہوادار دوکانیں ۔
- دوکانیں اور فلیٹس مکمل الیکٹرک فٹنگ کے ساتھ
- فلیٹ دو بیڈ روم ـ دو باتھ روم، کچن ڈرائنگ/ڈائننگ اور سٹور پر مشتمل معہ روم گیس ہیٹر اور ائیر کنڈیشنر

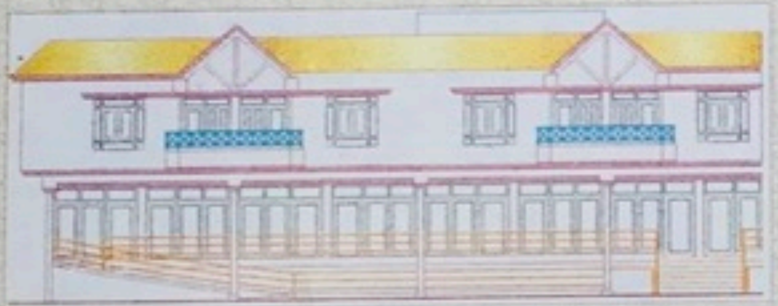

REVISE PAYMENT SCHEDULE.

	Size s.ft covered area	Total Price Rs.	Down Payment Rs.	Balance in 8 quarterly Instalments Rs.
Flat	940	14,40,000	2,88,000	1,44,000
Ground Floor Shop	10.5x33.5=348	8,10,000	1,62,000	81,000
Basement Shop	10.5x40=415	4,95,000	99,000	49,500
Complete Unit	One flat + 2 shops on ground floor + 2 shops in Basement	40,50,000	8,10,000	4,05,000

All payment in Pak Rupees.
5% discount on lumpsum payment.
10% discount on complete unit lumpsum payment.

انعامات بذریعہ قرعہ اندازی

فلیٹس کی بکنگ پر	آلٹو کار
گراؤنڈ فلور کی دوکانوں کی بکنگ پر	ایک لاکھ روپیہ
بیسمنٹ کی دوکانوں کی بکنگ پر	پچاس ہزار روپیہ
مکمل بکنگ پر	عمرہ کے دو ٹکٹ

معلومات اور بکنگ کے لیے

PED POTOHAR ESTATE DEVELOPERS

ARCHITECT ENGINEER, TOWN PLANNERS, CONTRACTORS, BUILDERS & REAL ESTATE DEVELOPERS

8-Civic Centre, Melody Market, Islamabd-Pakistan. Tel: 278212, Tel+Fax: 92-51-814049

Important Interview

Sh. Musallam Salam Bin Ham

Chairman Bin Ham Group of Companies Abu Dhabi U.A.E.

Interview By:Muhammad Siddique Al-Qadri (Editor-in-Chief)

THE WISE LEADERSHIP OF H.H. SHEIKH ZAYED BIN SULTAN AL-NAHYAN IS THE BASIC REASON OF PROGRESS AND PROSPERITY OF U.A.E.

Sheikh Mussalam Salim Bin Ham

One of the most popular businessman U.A.E., Sheikh Mussalam Salim Bin Ham belong to a local Arab family "Bin Ham" of Al-Ain, Abu-Dhabi. His father Sheikh Salim Musallim Bin Ham is one of the closest friends of H.H. Sheikh Zayed Bin Sultan Al-Nahyan's Childhood. Bin Ham family enjoys a honorable status not only in public but at the Govt. level.

Musallam most obedient and intelligent son of Sheikh Salim Bin Musallim Bin Ham, Sheikh Bin Ham is bestowed countless qualities by God. Putting his entire concentration in business, he has placed "Bin Ham" group on a distinguishing position in U.A.E. but throughout the world, as well, all the credit of this great success goes to this young, popular Arab.

YOUTH INTERNATIONAL LAHORE-PAKISTAN REGD. NO. L8503

BIN HAM GROUP

مجموعة بن حم

یو اے ای، پاکستان دوستی زندہ باد

ہم نواز شریف حکومت کی بیرونی سرمایہ کاری
کی پالیسی کو سراہاتے ہوئے پاکستان میں
ہوٹلنگ، ہکنگ انڈسٹریز کے شعبوں میں سرمایہ کاری میں
دلچسپی رکھتے ہیں۔ * منجانب *

شیخ مسلم بن حم

چیئرمین بن حم گروپ آف کمپنیز

Bin Ham Petroline
Bin Ham Well Drilling
Bin Ham General Contracting
Bin Ham Hydro-Agro-Consultants
Bin Ham Agricultural - Bin Ham Irrigation
Bin Ham General Trading & Importing
Bin Ham Motors (Fiat - Lancia)
Hamra Plaza Residence, Park Residence, Emirates Plaza
Bin Ham Travel & Tourizm Clearing Agency
Bin Ham Electro Mechanical Ent.Co.(L.L.C)
Bin Ham Quran Memorizing & Islamic Sciences Center
Al Bayan Islamic Sciences School
Dar Al Auloum Private School

بن حم بترولين
بن حم لحفر الآبار
بن حم للمقاولات العامة
بن حم للاستشارات الزراعية والمائية
بن حم الزراعية، بن حم للري
بن حم للتجارة العامة والاستيراد
بن حم للسيارات (فيات - لانسيا)
الحمرا بلازا ريزدنس، البارك ريزدنس، الإمارات بلازا
وكالات بن حم للسفر والشحن والتخليص
منشآت بن حم الكهربائية والميكانيكية
مركز بن حم لتحفيظ القرآن والعلوم الإسلامية
مدرسة البيان للعلوم الإسلامية
مدرسة دار العلوم الخاصة

ABU DHABI
Tel.: 784000
Fax: 763562
P.O.Box: 46844

AL AIN
Tel.: 641171
Fax: 654088
P.O.Box: 15155

العين
هاتف : ٦٤١١٧١
فاكس : ٦٥٤٠٨٨
ص.ب : ١٥١٥٥

أبوظبي
هاتف : ٧٨٤٠٠٠
فاكس : ٧٦٣٥٦٢
ص.ب : ٤٦٨٤٤